من یشاء الله یضلله ومن یشاء یجعله علی صراط مستقیم

1995 CHECKED

مجموعه فتاوی

و فتوی در بیان اثبات آمین

در مطبع ... صاحب باهتمام ... مطبع ... طبع شده ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال چہ می فرمایند علمای حنفیہ کثرہم اللہ تعالی اندرین مسئلہ مفصلہ ذیل کہ جمعی مردمان مذہب حضرت امام مالک بدست کشادہ نماز می خوانند عمل ایشان

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ سید المرسلین وعلی اصحابہ
الابرار ومجتہدی دینہ الاخیار اما بعد پس کیا فرماتی ہین علما اہل
سنت وجماعت اس مسئلہ مین کہ بعض لوگ جو لامذہب مشہور ہین اپنا نام
فرقہ محمدیہ رکھکر اپنی زعم مین عامل بالحدیث جانتی ہین اور مقلد مذہب خاص کو
مبدعتی اور مشرک قرار دیکر کسی مذہب کی مذاہب اربعہ سی تقلید نہین کرتے
جو چاہتی ہین عمل کرتی ہین آپ ہی آپ اجتہاد کرتی ہین مسایل مختلفہ مین کبھی
اسپر اور کبھی اوسپر عمل کرتی ہین اونکی معمولات مزعومہ مین ایسی صورت
سرزد ہوتی ہی کہ وہ عمل ائمہ اربعہ کی نزدیک فاسد یا مکروہ ہی اور کبھی ایسا
امر معمول اونکا مذہب حنفی مین یا مالکی مین یا شافعی مین یا حنبلی مین باطل یا
مکروہ ہوتا ہے آیا پیچھے ان لوگون مذکورین کی نماز درست ہی یا نہین

+ بینوا توجروا +

۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی مدح العلماء بالفقاہۃ والصلوۃ علی رسولہ الذی حض المجتہدین بالاصابۃ وعلی الہ الاتقیاء واصحابہ الانوار وعلماء ثم الاصفیاء وفقہائہ الکبار اما بعد پس جواب اس مسئلہ کا موقوف ہی ایک تمہید پر وہ یہہ ہی کہ نماز اہم اور اول یحاسب موردین کا ہی جیسا کہ صریح ہے اس حدیث شریف مین عن ابی ہریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول مایحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ صلوتہ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول اعمال کا کہ حساب کیا جاوی گا بندہ دن قیامت کی ساتہہ اوسکی وہ نماز اوسکی ہی پس اگر نماز اوسکی صحیح ہوئی تو تحقیق فلاح اور نجات پائی اوسنے اور اگر نماز اوسکی فاسد ہوئی تو خسارا اور نقصان پایا اوسنے روایت کیا اسکو ترمذی نے وعن نافع ان عمر بن الخطاب کتب الی عمالہ ان اہم امرکم عندی الصلوۃ فمن حافظہا وحافظ علیہا حفظ دینہ ومن ضیعہا فہو لما سواہا اضیع رواہ مالک فی الموطا روایت ہی نافع سی کہ عمر بن الخطاب نی لکہا اپنی کارندونکو کہ تحقیق اہم امر تمہاری کا نزدیک میری نماز ہی پس جسنی کہ محفوظ رکہا اوسکو اور محافظ ہوا اونکی اوقات پر محافظ ہوا دین اپنی کا اور جسنی ضایع کیا اوسکو پس واسطی ماسوا اوسکی کے نہایت ضایع کرنیوالا ہے روایت کیا اسکو امام مالک نی موطا اپنی مین پس ان حدیثون مذکورہ سے

صاف معلوم ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط چاہئے کیونکہ وہ اہم اور اولی [illegible]
اعمدۂ دین کا ہی پس ضرور ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط ہو بایں طور کہ پیچھے
اس ہی کہ فاسد یا مکروہ ہووی ائمہ اربعہ کی نزدیک کیونکہ حق اور صواب
منحصر ہی مذاہب اربعہ مین کما قال القاضی ثناء الله فی تفسیر المظہری تحت آیۃ
اربابا من دون الله فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون
الثلثة او الاربعة علی اربعة مذاهب ولم یبق فی الفروع سوی هذه
المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلها
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة و
قال الله تعالی ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم
وساءت مصیرا انتہی کہا قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین تحت آیۃ
اربابا من دون الله کی کہ تحقیق اہل سنت وجماعۃ فرقہ فرقہ ہو گئی ہین بعد
مقرر ہونی مذاہب اربعہ کی اوپر چار مذاہب کی اور نہین باقی رہا کوئی مذہب
مسائل فروع مین سوای ان مذاہب اربعہ کی پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب
اوپر بطلان اوس قول کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی کیونکہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع ہو ویگی امت میری اوپر ضلالت کے اور فرمایا اللہ
تعالی نی جو شخص تابعداری کری سوای راہ مومنین کی پھیرین گی ہم اوسکو
جسطرف پھرا ہی اور واصل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین کہ بہت بری بازگشت ہے
تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا پس بعد معلوم کرنے اس تمہید کے جواب سوال
اول سی یہ ہی کہ نماز پیچھے ان لوگون کی درست نہین نزدیک اہل سنت

سنت وجماعت کی واسطے ممنوع ہوئی اوس عمل کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
نزدیک اہل سنت وجماعت کے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز الدہلوی
فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ
وفی الاعراض عنہا کلہا مفسدۃ کبیرۃ الی ان قال کان اتباعہا اتباعا للسواد الاعظم
والخروج عنہا خروجا من السواد الاعظم انتہی کہا شاہ ولی اللہ والد شاہ
عبد العزیز دہلوی فی عقد الجید مین کہ جان لی تو یہہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنیکے مذاہب
اربعہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اعراض کرنی کے مذاہب اربعہ سی فساد بڑا ہے
یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک ائمہ اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہے
یہانتک کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت وجماعت کا ہے
اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت ہی اہل سنت وجماعت کے قال العلامۃ
ابن حجر المکی الشافعی فی فتح المبین شرح الاربعین فی شرح الحدیث الثامن و
العشرین اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ الشافعی
ومالک وابی حنیفۃ واحمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین لان ہؤلاء
عرفت قواعد مذاہبہم واستقرت احکامہم وقد تابعوہم وحرروہا فرعا
فرعا وحکما حکما فعن لا یوجد حکم الا وہو منصوص لہم اجمالا او تفصیلا
بخلاف غیرہم فان مذاہبہم لم تحرر ولم تدون کذلک فلا یعرف لہا قواعد
یستخرج علیہا احکامہ فلم یجز تقلیدہم فیما حفظ عنہم لانہ قد یکون مشروطا
بشروط اخری وکلوہا الی فہمہا من قواعدہم فقلت الثقۃ لخلو ما یحفظ عنہم
من قید وشرط فلم یجز التقلید حینئذ انتہی کلام ابن حجر کہا علامہ ابن حجر مکی

صاف معلوم ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط چاہئے کیونکہ وہ اہم اور اول ارکان
اسلام دین کا ہی پس ضرور ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط ہو بایں طور کہ بچی
اس سی کہ فاسد یا مکروہ ہووی ائمہ اربعہ کی نزدیک کیونکہ حق اور صواب
منحصر ہی مذاہب اربعہ مین کما قال القاضی ثناء الله فی تفسیر المظہری تحت آیة
اربابا من دون الله فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون
الثلثة او الاربعة علی اربعة مذاهب لم یبق فی الفروع سوی هذه
المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلها
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة و
قال الله تعالی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم
وساءت مصیرا انتهی کہا قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین تحت آیة
اربابا من دون الله کی کہ تحقیق اہل سنت وجماعة فرقہ فرقہ ہو گئی ہین بعد
قرون ثلثہ یا اربعہ کی اوپر چار مذاہب کی اور نہین باقی رہا کوئی مذہب
مسائل فروع مین سوای ان مذاہب اربعہ کی پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب
اوپر بطلان اوس قول کی کہ مخالف ہوا ئمہ اربعہ کی کیونکہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع ہو ویگی امت میری اوپر ضلالت کے اور فرمایا اللہ
تعالی نی جو شخص تابعداری کری سوای راہ مومنین کی پہیرینگی ہم اوسکو
جسطرف پہرای اور واصل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین کہ بہت بری بازگشت ہے
تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا پس بعد معلوم کرنے اس تمہید کے جواب سوال
اول یہی ہے کہ نماز پیچہے ان لوگون کی درست نہین نزدیک اہل سنت

ابو بکر بن ابی شیبہ نے مصنف ... از روایت ... وائل بن حجر ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... دست راست ...

... وائل بن حجر قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وضع یمینه علی شماله تحت السرة رواه ابو بکر بن ابی شیبه ... مصنف ... ابو بکر بن ابی شیبہ ... از علی رضی اللہ تعالی عنہ روایت کردہ ۴

عن علی قال السنة وضع الاکف فی الصلوة تحت السرة رواه ...

سنت وجماعت کی واسطے ممنوع ہوتی اوس عمل کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے نزدیک اہل سنت وجماعت کے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز الدہلوی فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ وفی الاعراض عنہا کلہا مفسدۃ کبیرۃ الی ان قال لما کان اتباعہا اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنہا خروجا من السواد الاعظم انتہی کہا شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز دہلوی فی عقد الجید میں کہ جان لی تو یہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنیکے مذاہب اربعہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اعراض کرنی کے مذاہب اربعہ سی فساد بڑا ہے یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک ائمہ اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہے یہانتک کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت وجماعت کا ہے اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت ہی اہل سنت وجماعت کے قال العلامۃ ابن حجر المکی الشافعی فی فتح المبین شرح الاربعین فی شرح الحدیث الثامن والعشرین اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ الشافعی ومالک وابی حنیفۃ واحمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین لان ہؤلاء عرفت قواعد مذاہبہم واستقرت احکامہم وقد تابعوہم وحرروہا فرعا فرعا وحکما حکما فعز ان لا یوجد حکم الا وہو منصوص لہم اجمالا او تفصیلا بخلاف غیرہم فان مذاہبہم لم تحرر ولم تدون کذلک فلا یعرف لہا قواعد یستخرج علیہا احکامہا فلم یجز تقلیدہم فیما حفظ عنہم لانہ قد یکون مشروطا بشروط اخری وکلوہا الی فہمہا من قواعدہم فقلت الثقۃ بخلو ما یحفظ عنہم من قید وشرط فلم یجز التقلید حینئذ انتہی کلام ابن حجر کہا علامہ ابن حجر مکی

سوای شافعی کے

شافعی المذہب فی فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی بیچ شرح حدیث اٹھائیسوین
کی کہ ہماری زمانہ مین کہا بعض ائمہ ہماری نی کہ نہین جائز تقلید کرنی سوای ائمہ
اربعہ کی یعنی امام شافعی اور امام مالک اور امام ابی حنیفہ اور احمد حنبل کی اسواسطے
کہ یہہ ائمہ اربعہ معروف اور معلوم ہوگئی قواعد مذہب اونکی کی اور قرار پاگئی
ہین احکام اونکی اور تحقیق تابع ہوگئی ہین لوگ اونکی اور صاف اور منقی کردی
علمانی مسائل اونکی تفصیل وار فرع فرع اور حکم حکم الگ الگ اور بہت نادر ہے
پایا جانا کسی حکم کا کہ وہ منصوص اونکا نہ ہوا اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے
کہ مذہب اونکی محفوظ اور مدون نہین ہین ایسی پس نہین معروف ہین اونکی قواعد
کہ مستنبط ہون احکام اونپر پس نہین جائز تقلید اونکی بیچ اوس چیز کی کہ اونسے
محفوظ ہی اسواسطے کہ کبہی ہوتی وہ چیز مشروط بشرائط دیگر کہ مفوض کیا ہے
اونہون نی طرف فہم کی قواعد اونکی ہی پس کم ہوا اعتبار واسطی کم ہونے
اوس چیز کی کہ وہ محفوظ ہوا اون سی قیدسی اور شرط سی پس نہ جائز ہوئی تقلید
اونکی اب تمام ہوا کلام ابن حجر کا قال الامام الاسنوائی فی شرح منہاج الاصول
للقاضی البیضاوی فی اخر کتابہ قال امام الحرمین فی البرہان اجمع المحققون
علی ان العوام لیس لہم ان یعملوا بمذاہب الصحابة بل علیہم ان یتبعوا مذاہب
الائمة الذین سبروا وبوبوا الابواب وذکروا اوضاع المسائل واوضحوا
طرق النظر وہذبوا المسائل وبینوہا وجمعوہا وذکر ابن الصلاح ایضا
ما حصلہ انہ متعین تقلید الائمة الاربعة دون غیرہم لان مذاہب
الائمة الاربعة قد انتشرت وعلم تقلید مطلقہا وتخصیص عمومہا وشروط

٦

شروط فروع عمها بخلاف غیرهم انتهی کہا امام اسنوائی نی شرح منہاج اصول قاضی
بیضاوی مین آخر کتاب اپنی مین کہ کہا امام الحرمین نی کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا
برہان ہی کہ اجماع کیا ہی مجتہدون نی اوپر اس امر کی کہ تحقیق عوام الناس کو
نہین جائز کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ واجب اور لازم ہی اوپر یہ کہ مقلد ہوین
مذاہب ائمہ کی کہ جنہونی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور باب باب
کئی مسایل اور ذکر کئی [illegible]عات مسایل و واضح اور روشن کئی طریق
قیاس اور استنباط کئی اور [illegible] منقح کردیا مسایل کو اور خوب بیان کردیا
[illegible] کردیا اون سب [illegible] کو ایک جا کتب فقہ مین اور ذکر کیا ابن صلاح نے
[illegible] کہ وہ رئیس محدثین ہی اور امام ائمہ اصول ہی کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ متعین
ہی تقلید ائمہ اربعہ کی نہ غیر کی اسواسطی کہ تحقیق مذہب ائمہ اربعہ کا پھیل گیا جہان
مین اور معلوم ہوگئی تقلید مطلق مسائل اونکی کی اور تخصیص عموم مسایل دیکھی
اور شروط فروع اونکی کی بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے قال الشیخ ابن الہمام
فی آخر تحریر الاصول **تتمہ** نقل الامام اجماع المحققین علی
منع العوام من تقلید اعیان الصحابة بل علیهم تقلید من بعدهم
الذین سبروا و وضعوا و دونوا وعلی هذا ما ذکر البعض المتأخرین
من منع تقلید غیر الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقیید
مسائلهم وتخصیص عمومها ولم یدر مثله فی غیرهم الان لانقراض
اتباعهم وهو الصحیح انتهی کہا شیخ ابن الہمام نی بیچ آخر تحریر الاصول کی
تتمہ نقل کیا امام الحرمین نے کہ اجماع کیا محققین نی اوپر منع کرنی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا الآیه حرمت دم سایل [illegible] محقق است [illegible] حرام است نجس است

شافعی المذہب فی فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی مین بیچ شرح حدیث انما [illegible]

کی کہ ہماری زمانہ مین کہا بعض ائمہ ہماری نی کہ نہین جائز تقلید کرنی سوای ائمہ

اربعہ کی یعنی امام شافعی اور امام مالک ور امام ابی حنیفہ اور احمد حنبل کی اسواسطے

کہ یہہ ائمہ اربعہ معروف ور معلوم ہوگئی قواعد مذہب اونکی کی اور قرار پاگئی

ہین احکام اونکی اور تحقیق تابع ہوگئی ہین لوگ اونکی اور صاف اور منقّی کردی

علمانی مسائل اونکی تفصیل وار فرع فرع اور حکم حکم الگ الگ ور بہت نادر ہے

پایا جانا کسی حکم کا کہ وہ منصوص اونکا نہو اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے

کہ مذہب اونکی محفوظ اور مدوّن نہین ہین ایسی پس نہین معروف ہین اونکی قواعد

کہ مستنبط ہون احکام اونپر پس نہین جائز تقلید اونکی بیچ اوس چیز کی کہ اونسے

محفوظ ہی اسواسطے کہ کبہی ہوتی وہ چیز مشروط بشرائط دیگر کہ مفوض کیا ہے

اونہون نی طرف فہم کی قواعد اونکی ہی پس کم ہوا اعتبار واسطے کم ہونے

اوس چیز کی کہ وہ محفوظ ہوا اون ہی قیدسی اور شرطسی پس نہ جائز ہوئی تقلید

اونکی اب تمام ہوا کلام ابن حجر کا قال الامام الاسنوائی فی شرح منہاج الاصول

للقاضی البیضاوی فی اخر کتابہ قال امام الحرمین فی البرہان اجمع المحققون

علی ان العوام لیس لہم ان یعملوا بمذاہب الصحابۃ بل علیہم ان یتبعوا مذاہب

الائمۃ الذین سبروا و بوّبوا الابواب وذکروا وضاع المسائل و اوضحوا

طرق النظر و ہذبوا المسائل و بینوہا وجمعوہا و ذکر ابن الصلاح ایضا

ملحصلہ انہ متعین تقلید الائمۃ الاربعۃ دون غیرہم لان مذاہب

الائمۃ الاربعۃ قد انتشرو علم تقلید مطلقہا و تخصیص عمومہا و شروط

شروط فروع عمہا بخلاف غیرهم انتهی کہا امام استوائی نے شرح منہاج اصول قاضی
بیضاوی مین آخر کتاب اپنی مین کہ کہا امام الحرمین نے کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا
برہان ہی کہ اجماع کیا ہی مجتہدون نے اوپر اس امر کی کہ تحقیق عوام الناس کو
نہین جائز کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ واجب اور لازم ہی اونپر یہ کہ مقلد ہون
مذاہب ائمہ کی کہ جنہون نے مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور باب باب
کئی مسایل اور ذکر کئی [illegible] ت مسایل اور واضح اور روشن کئی طریق
قیاس او استنباط کئی اور [illegible] منقح کردیا مسایل کو اور خوب بیان کردیا
[illegible] کردیا اون سب [illegible] نے ایک جا کتب فقہ مین اور ذکر کیا ابن صلاح نے
[illegible] کہ وہ رئیس محدثین ہی اور امام ائمہ اصول ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ متعین
ہی تقلید ائمہ اربعہ کی نہ غیر کی اسواسطی کہ تحقیق مذہب ائمہ اربعہ کا پہیل گیا جہان
مین اور معلوم ہوگئی تقلید مطلق مسائل اونکی کی اور تخصیص عموم مسایل ذیلکے
اور شروط فروع اونکی کی بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے قال الشیخ ابن الهمام
فی آخر تحریر الاصول **تتمة** نقل الامام اجماع المحققين على
منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل عليهم تقليد من بعدهم
الذين سبروا ووضعوا ودونوا وعلى هذا ما ذكر البعض المتأخرين
من منع تقليد غير الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقييد
مسائلهم وتخصيص عمومها ولم يدر مثله في غيرهم الان لانقراض
اتباعهم وهو الصحيح انتهى کہا شیخ ابن الہمام نے بیچ آخر تحریر الاصول کے
تتمہ نقل کیا امام الحرمین نے کہ اجماع کیا محققین نے اوپر منع کرنی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا الآیہ حرمت دم سایل علی الاطلاق متحقق است و هرچه حرام است نجس است

عوام کی تقلید صحابہ کی نہیں بلکہ لازم اور واجب ہی اونپر تقلید پچھلے ائمہ کی کہ جنہون نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور وضع کئی مسائل اپنی اپنی موضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نی منع کرنا تقلید کا سوای تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی منضبط ہوجانی مذاہب ائمہ اربعہ کی اور واسطی مقید ہوجانی مسائل اونکی کہ وہ مطلقہ تہی اور واسطی مخصوص ہوجانی مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ تہی اور نہین پایا گیا مثل اوسکی بیچ مذاہب اورونکی اب تک واسطی منقطع اور مفقود ہوجانی مقلدین اونکی کی نہین صحیح تقلید کرنی کسیکی سوای تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی اجماع مذکور کی پس قول اونکا وھو الصحیح صریح ہی اسمین کہ قول جائز ہونی تقلید بغیر ان غیر ان ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط محض ہی واسطی مخالفت اجماع کے

قال صاحب البحر الرائق فی الاشباہ فی القاعدۃ الاولی من النوع الثانی من الفن الاول وما خالف الائمۃ الاربعۃ فہو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف لغیرھم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذھب مخالف للائمۃ الاربعۃ انتھی کہا صاحب بحر الرائق نی اشباہ مین بیچ قاعدہ اولی کی کہ وہ نوع ثانی ہی کہ فن اول سی ہی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے وہ مخالف ہی اجماع کے اگرچہ اوس مین خلاف اورونکا بہی ہو کیونکہ تحقیق تصریح کی ہی تحریر مین کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا اوپر نہونی عمل کی کہ وہ عمل مخالف ہو مذہب ائمہ اربعہ کی قال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت آیۃ ففہمناھا سلیمان قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ الاربعۃ

الاربعة انتہی کہا شیخ احمد نے تفسیر احمدی میں تحت آیت ففہمناہا سلیمان

کی کہ تحقیق واقع ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق اتباع جائز نہین مگر ائمہ اربعہ کا

کہا طحطاوی نی شرح در المختار میں بیچ کتاب الذبایح کے قال بعض المفسرین

ان الفرقة المسماة باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم فی مذاهب

الائمة الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان

خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل البدعة و

النار انتهی کہا بعض مفسرین نی کہ تحقیق فرقہ اہل سنت وجماعت کا جمع ہوا ہے

آجکی دن مذاہب اربعہ میں کہ وہ حنفی ہیں اور مالکی اور شافعی اور حنبلی اور

جمع ہوئی ہیں اس میں کہ جو شخص کہ خارج ہی ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ میں

وہ اہل بدعت واہل نار ہی پس ثابت ہوا ان منقولات سی کہ نزدیک اہل سنت

وجماعت کی ممنوع ہی وہ عمل کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے اور جو عمل کہ مخالف

ہی ائمہ اربعہ کی وہ واجب ترجیح پر ہی ایک وہ عمل ہی کہ کوئی امام ائمہ اربعہ میں سے

قائل اوسکا نہو جیسا کہ مثلا ہاتھ باندھنا سینہ پر مردون کو کوئی امام ائمہ

اربعہ میں سی قائل اسکا نہین یا اول وقت میں سنت اور افضل جانکر پڑھنا

نماز کا گرمیون میں اور نہ ابراد کرنا کیونکہ امام ائمہ اربعہ میں سی اسکا قائل نہین

ہوا اور نزدیک سبکی ابراد مستحب ہے اور وہ جو منسوب ہی امام شافعی

کی طرف وہ غلط محض ہی اسواسطی کہ کہا امام نووی شافعی المذہب نے

شرح صحیح مسلم میں باب استحباب الابراد بالظہر والصحیح استحباب

الابراد وبه قال جمهور العلماء وهو المنصوص للشافعی وبه قال

۹

عوام کی تقلید صحابہ ہی بلکہ لازم اور واجب ہی اونپر تقلید پچھلے ائمہ کے
کہ جنہوں نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور وضع کئی مسائل
اپنی اپنی موضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر
مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نی منع کرنا تقلید کا سوای تقلید ائمہ اربعہ
کی واسطی منضبط ہو جانی مذاہب ائمہ اربعہ کی اور واسطی مقید ہو جانی مسائل اونکے
کہ وہ مطلقہ تہی اور واسطی مخصوص ہو جانی مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ تہی اور نہیں
پایا گیا مثل اوسکی بیچ مذاہب اوروںکی ابتک واسطی منقطع اور مفقود ہو جانی مقلدین
اونکی کی یعنی نہیں صحیح تقلید کرنی کسیکے سوای تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی اجماع
مذکور کی پس قول اونکا وہو الصحیح صریح ہی اسمین کہ قول جائز ہونی تقلید بغیر ائمہ
غیر ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط محض ہی واسطی مخالفت اجماع کے
قال ایضا البحر الرائق فی الاشباہ فی القاعدۃ الاولی من النوع الثانی من
الفن الاول وما خالف الائمۃ الاربعۃ فہو مخالف للاجماع وان کان فیہ
خلاف لغیرہم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذہب
مخالف للائمۃ الاربعۃ انتہی کہا صاحب بحر الرائق نی اشباہ مین بیچ
قاعدہ اولی کی کہ وہ نوع ثانی ہی کہ فن اول سی ہی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
وہ مخالف ہی اجماع کے اگرچہ اوس مین خلاف اوروںکا بہی ہو کیونکہ تحقیق
تصریح کی ہی تحریر مین کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا اوپر نہونی عمل کی کہ وہ عمل
مخالف ہو مذہب ائمہ اربعہ کی قال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت آیۃ
ففہمناہا سلیمان قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ الاربعۃ

الاربعة انتهى كما شيخ احمد نی تفسیر احمدی مین تحت آیۃ ففهمناها سلیمان
کی کہ تحقیق واقع ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق اتباع جائز نہین مگر ائمہ اربعہ کا
کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین بیچ کتاب الذبائح کے قال بعض المفسرین
ان الفرقة المسماة باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم فی مذاهب
الائمة الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان
خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل البدعة و
النار انتهى کہا بعض مفسرین نی کہ تحقیق فرقہ اہل سنت وجماعت کا جمع ہوا ہے
آجکے دن مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور شافعی اور حنبلی اور
جمع ہوئی ہین اب مین کہ جو شخص کہ خارج ہی ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ مین
وہ اہل بدعت واہل نار سی ہی پس ثابت ہوا ان منقولات سی کہ نزدیک اہل سنت
وجماعت کی ممنوع ہی وہ عمل کہ مخالف ہوا ئمہ اربعہ کے اور جو عمل کہ مخالف
ہی ائمہ اربعہ کی وہ وہ ہی جو کہ ایک وہ عمل ہی کہ کوئی امام ائمہ اربعہ مین سے
قائل اوسکا نہو جیسا کہ مثلا ہاتھ باندھنا سینہ پر مردون کو کوئی امام ائمہ
اربعہ مین سی قائل نہین یا اول وقت مین سنت اور افضل جانکر پڑھنا
نماز کا گرمیون مین اور نہ ابراد کرنا کیونکہ امام ائمہ اربعہ مین سی اسکا قائل نہین
ہوا بلکہ نزدیک سبکی ابراد مستحب ہے اور رد وہ جو منسوب ہی امام شافعی
کی طرف وہ غلط محض ہی اسواسطی کہ کہا امام نووی شافعی المذہب نے
شرح صحیح مسلم مین باب استحباب الابراد بالظهر والصحیح استحباب
الابراد وبه قال جمهور العلماء وهو المنصوص للشافعی وبه قال

جمہور الصحابۃ لکثرۃ الاحادیث الصحیحۃ فیہ المشتملۃ علی فعلہ والامر
بہ مواطن کثیرۃ انتہی یا وضو کرنا ہر پانی سے قلیل ہو یا کثیر متغیر ہو یا غیر متغیر
اگرچہ آمیزش کیا پانی کو کوئی اور جانور مرا ہو یا کوئی اور قسم کی نجاست پڑی ہو جیسا
کہ مذہب فرقہ ظاہریہ کا ہے نہ آئمہ اربعہ کا بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء لا ینجسہ شیء رواہ الطبرانی والشافعی
والطیالسی واحمد بن حنبل والدارقطنی والنسائی وابن حبان
والطحاوی والحاکم عن جماعۃ من الصحابۃ اور بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلعم الماء طہور لا ینجسہ شیء رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابوداؤد وغیرہم یا رفع یدین کرے نزدیک ہر تکبیر کے بعمل اس حدیث کے
عن ابی ہریرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ
فی الصلوۃ حین یفتتح وحین یرکع وحین یسجد رواہ ابن ماجہ وعن عمیر
بن حبیب قال کان رسول اللہ صلعم یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلوۃ
المکتوبۃ رواہ ابن ماجہ وعن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلعم
کان یرفع یدیہ عند کل تکبیرۃ رواہ ابن ماجہ کیونکہ یہ حدیثیں دلالت
کرتی ہیں اوپر رفع یدین کے نزدیک ہر تکبیر کے جیسا وہ مذہب بعض محدثین
کا ہے اور نہیں گیا کوئی امام آئمہ اربعہ سے اس رفع یدین کی طرف یا جمع
کرے نماز واسطے ہر حاجت کے جیسا وہ مذہب بعض محدثین کا ہے بغیر
خوف مرض اور مطر اور سفر کے بعمل حدیث ابن عباس کے عن ابن عباس
قال رسول اللہ صلعم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء

رضی اللہ عنہما قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ فقال انما ذالک عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی متفق علیہ

والعشاء من غير خوف ولا مطر بالمدينة قال اراد ان لا يحرج امته رواه مسلم وابو داود والترمذي والنسائي والطحاوي وغيرهم وعن ابن عباس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف ولا سفر رواه مسلم وغيره وعن ابن عباس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا بالمدينة في غير خوف ولا سفر قال اراد ان لا يحرج امته رواه مسلم اور دوسرا وہ عمل ہے کہ حاصل ہو تلفیق سے یعنی ملانی مذاہب کے اسی طرح کہ مستلزم ہو فساد عمل کو نزدیک ہر امام کے آئمہ اربعہ سے اگرچہ اوس عمل کے درست ہوں کوئی کسی امام کے نزدیک اور کوئی کسی امام کے نزدیک جیسا مثلا وضو کرے بعد اس کے پھر پڑھاوے بٹھا کر مقتدی کو باوجود قدرت قیام کے بعلت ان حدیث صحیحہ یعنی تکبیر جاری ہو اخرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون متفق عليه واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلعم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا سجد فاسجدوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون رواه مسلم واخرج عن جابر بن عبد الله قال رسول الله صلعم ان كدتم آنفا لتفعلون فعل فارس والروم ... ائتموا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا رواه مسلم

جمهور الصحابة لكثرة الاحاديث الصحيحة فيه المشتملة على فعله واذنه
في مواطن كثيرة انتهى يا وضو کرنا ہر پانی سے قلیل ہو یا کثیر متغیر ہو یا غیر متغیر
اگرچہ آدمی گیا یا اس کو کوئی اور جانور مرا ہو یا کوئی اور قسم کی نجاست پڑی ہو جیسا
کہ مذہب فرقہ ظاہریہ کا ہے نہ آئمہ اربعہ کا بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء لا ینجسہ شیء رواہ الطبرانی والشافعی
والطیالسی واحمد بن حنبل والدارقطنی والنسائی وابن حبان
والطحاوی والحاکم عن جماعۃ من الصحابۃ اور بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلعم الماء طہور لا ینجسہ شیء رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابوداؤد وغیرہم یا رفع یدین کرے نزدیک ہر تکبیر کے بعمل اس حدیث کے
عن ابی ہریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ
فی الصلوۃ حین یفتتح وحین یرکع وحین یسجد رواہ ابن ماجہ وعن عمیر
بن حبیب قال کان رسول اللہ صلعم یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلوۃ
المکتوبۃ رواہ ابن ماجہ وعن ابن عباس رضہ ان رسول اللہ صلعم
کان یرفع یدیہ عند کل تکبیرۃ رواہ ابن ماجہ کیونکہ یہ حدیثیں دلالت
کرتی ہیں اوپر رفع یدین کے نزدیک ہر تکبیر کے جیسا وہ مذہب بعض محدثین
کا ہے اور نہیں گیا کوئی امام آئمہ اربعہ سے اس رفع یدین کی طرف یا جمع
کرے نماز واسطے ہر حاجت کے جیسا وہ مذہب بعض محدثین کا ہے بغیر
خوف مرض اور مطر اور سفر کے بعمل حدیث ابن عباس کے عن ابن عباس
قال رسول اللہ صلعم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء

رضی اللہ عنہا قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ فقال لا انما ذلک عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی متفق علیہ

والعشاء من غير خوف ولا مطر بالمدينة قال اراد ان
لا يحرج امته رواه مسلم وابو داود والترمذي
والنسائي والطحاوي وغيرهم وعن ابن عباس
قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر و
العصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف
ولا سفر رواه مسلم وغيره وعن ابن عباس قال
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا
بالمدينة في غير خوف ولا سفر قال اراد ان لا يحرج امته رواه
مسلم اور دوسرا وہ عمل ہے کہ حاصل ہو تلفیق سے یعنی لائی مذاہب کے
سی سطرح کہ مستلزم ہو بعض اوعمل کو نزدیک ہر امام کے آئمہ اربعہ سے اگرچہ انہیں
اوس عمل کے درست ہوں کوئی کسی امام کے نزدیک اور کوئی کسی امام کے نزدیک جیسا
مثلا وضو کرے بعد ازاں پھر پڑھاوے بٹھا کر مقتدی کو باوجود قدرۃ قیام کے یعنی
ان حدیث صحیحہ یعنی کے جاری ہو اخرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم انما
جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن
حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا صلى قاعدا
فصلوا قعودا اجمعون متفق عليه واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول
الله صلعم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا سجد فاسجدوا واذا رفع فارفعوا
واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون رواه مسلم
واخرج عن جابر قال قال رسول الله صلعم ائتموا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا رواه

كما قال الامام النووي في شرح المسلم

واخرج عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام
ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا
جلوسا رواه مسلم جیسا کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل کا جیسا
تصریح کی ہی اسکی امام نووی نی شرح مسلم کی باب ایتمام ماموم بالامام کی مین
یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسواسطی باطل ہوئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک اونکی اور نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کی اسلئی فاسد ہی کہ اونکی نزدیک احادیث
صحیحہ مین یا وضو کری کم قلتین سی کہ اس مین نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہو اور مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسواسطی کہ یہہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
لیکن بعضوان ائمہ کی نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض تھا نزدیک امام
مالک کی وہ ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین سی کہ اس مین نجس مذکور ہو ویسے
ہی تمام سر کا مسح لاوکی پس یہہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور واسطی نزدیک امام مالک کے فرض تھا و ترک
ہو وضو کری ساتھ مسح ایک بال یا دو بال کی پہر مس ذکر کری پس یہہ نماز
فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد حنبل کے
وضو باطل ہی بسبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک
کی وضو باطل ہی بسبب ترک مسح فرض کی یا وضو کیا پہر مس ذکر کیا اور
رعاف جاری ہوئی پس یہہ نماز ہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

اس لئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور
مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی یا وضو کر کے
پھر بوسہ لیوی اور رعاف جاری ہووی پس یہہ نماز ہی باطل ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی کیونکہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ و احمد کے
اور بوسہ ناقض ہی نزدیک امام مالک و شافعی کی پس باطل ہوئی [illegible]
نزدیک کل کی یا وضو کیا پھر مس ذکر کیا او [illegible] پس یہہ نماز ہی فاسد ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک [illegible]
امام شافعی کی اور قی ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ و [illegible]
حنبل کی یا وضو کیا اور مس ذکر کیا اور مسح کیا [illegible] یا دو بال [illegible]
باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس ذکر ناقض [illegible]
امام شافعی اور احمد کی اور اکتفا کرنا بال دو بال پر مبطل ہی نزدیک [illegible]
ابو حنیفہ اور مالک کے یا وضو کیا پھر بوسہ لیا اور مسح کیا بال یا دو بال [illegible]
یہہ نماز فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقض وضو ہی نزدیک
امام شافعی اور احمد کے اور مسح ربع سر کا یا تمام سر کا فرض تہا نزدیک ابو حنیفہ اور
مالک کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتہہ ترک نیت کے اور کپڑا اسنے
آلودہ ہے پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسلئے کہ منی
نجس ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے اور
نیت فرض تہی نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی یا وضو کیا ساتہہ
ترک تسمیہ کے اور کپڑا منی آلودہ ہے پس یہہ نماز فاسد ہے نزدیک ائمہ

واخرج عن عائشة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام

لیوتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی جالسا فصلوا

[illegible] جلوسا رواه مسلم جیسا کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل کا جیسا

تصریح کی ہی اسکی امام نووی نی شرح مسلم کی باب ایتمام ماموم بالامام کی مین

یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے

[illegible] باطل ہوئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک انکی اور نزدیک امام

ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کی اسلئی فاسد ہی کہ انکی نزدیک احادیث

[illegible] یا وضو کری کم قلتین سی کہ اس مین نجاست ہو یا کوئی جانور مرا

[illegible] مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے

[illegible] کہ یہہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے

[illegible] کی نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض تہا نزدیک امام

[illegible] ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین سی کہ اس مین نجس مذکور ہو ویسے

[illegible] ترک [illegible] کی پس یہہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی

[illegible] ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور ولا نزدیک امام مالک کے فرض تہا و ترک

یعنی پی درپی دہونا اعضا وضو کا ۱۲

[illegible] وضو کری ساتھہ مسح ایک بال یا دو بال کی پہر مس ذکر کری پس یہہ نماز

[illegible] ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد حنبل کے

[illegible] وضو باطل ہی سبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک

کی وضو باطل ہی سبب ترک مسح فرض کی یا وضو کیا پہر مس ذکر کیا اور

[illegible] جاری ہوئی پس یہہ نماز ہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

اس لئی کہ رعاف ناقص وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور
مس ذکر ناقص وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی یا وضو کرے
پھر بوسہ لیوے اور رعاف جاری ہووے پس یہہ نماز بھی باطل ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی کیونکہ رعاف ناقص وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور احمد کے
اور بوسہ ناقص ہی نزدیک امام مالک و شافعی کی پس باطل [illegible]
نزدیک کل کی یا وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور [illegible] پس یہہ نماز بھی [illegible]
نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقص وضو ہی نزدیک [illegible]
امام شافعی کی اور قی ناقص وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ [illegible]
حنبل کی یا وضو کیا اور مس ذکر کیا اور مسح کیا [illegible] یا دو بال [illegible]
باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس ذکر ناقص [illegible]
امام شافعی اور احمد کی اور اکتفا کرنا بال دو بال پر مبطل ہی نزدیک [illegible]
ابو حنیفہ اور مالک کے یا وضو کیا پھر بوسہ لیا اور مسح کیا بال یا دو بال پس
یہہ نماز فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقص وضو ہی نزدیک
امام شافعی اور احمد کے اور مسح ربع سرکا یا تمام سرکا فرض تہا نزدیک ابو حنیفہ اور
مالک کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتہہ ترک نیت کے اور کپڑا پہنے
آلودہ ہے پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسلئے کہ منی
نجس ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے اور
نیت فرض تہی نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی یا وضو کیا ساتہہ
ترک تسمیہ کے اور کپڑا پہنے آلودہ ہے پس یہہ نماز فاسد ہے نزدیک ائمہ

واخرج عن عائشة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام
لیوتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی جالسا فصلوا
جلوسا رواہ مسلم جیسا کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل کا جیسا
تصریح کی ہی اسکی امام نووی نی شرح مسلم کی باب ایتمام ماموم بالامام کی مین
پس یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسواسطی باطل ہوئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک اونکی اور نزدیک امام
ابوحنیفہ اور مالک و شافعی کی اسلئی فاسد ہی کہ اونکی نزدیک احادیث
صحیح ہین یا وضو کری کم قلتین سی کہ اس مین نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہوا اور مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسواسطی کہ یہہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
پس وضو ان ائمہ کی نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض تہا نزدیک امام
مالک کی وہ ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین سی کہ اس مین نجس مذکور ہو ویسے
ہی ترتیب ترک کی پس یہہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور ولا نزدیک امام مالک کے فرض تہا وہ ترک
یعنی پی در پی دہونا اعضا وضو کا ۱۲
ہوا یا وضو کری ساتہہ مسح ایک بال یا دو بال کی پہر مس ذکر کری پس یہہ نماز
بھی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد حنبل کے
وضو باطل ہی سبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور امام مالک
کی وضو باطل ہی نسبت ترک مسح فرض کی یا وضو کیا پہر مس ذکر کیا اور
رعاف جاری ہوئی پس یہہ نماز بھی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

اس لئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور
مس فرج کرنا ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی یا وضو کرے
پہر بوسہ لیوی اور رعاف جاری ہووی پس یہہ نماز بہی باطل ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی کیونکہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ و احمد کے
اور بوسہ ناقض ہی نزدیک امام مالک و شافعی کی پس باطل ہوئی
نزدیک کل کی یا وضو کیا پہر مس ذکر کیا اور قے کی پس یہہ نماز بہی فاسد ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام مالک و
امام شافعی کی اور قے ناقض وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ و امام احمد بن
حنبل کی یا وضو کیا اور مس فرج کیا اور مسح کیا ایک یا دو بال پر پس یہہ نماز
باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس فرج کرنا ناقض وضو ہی نزدیک
امام شافعی اور احمد کی اور اکتفا کرنا بال دو بال پر باطل ہی نزدیک امام
ابوحنیفہ اور مالک کے یا وضو کیا پہر بوسہ لیا اور مسح کیا بال یا دو بال پس
یہہ نماز فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقض وضو ہی نزدیک
امام شافعی اور احمد کے اور مسح ربع سر کا یا تمام سر کا فرض تہا نزدیک ابوحنیفہ اور
مالک کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتہہ ترک نیت کے اور کپڑا منی
آلودہ ہے پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسلئے کہ منی
نجس ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے امام ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کے اور
نیت فرض ہی نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی یا وضو کیا ساتہ
ترک تسمیہ کے اور کپڑا منی آلودہ ہے پس یہہ نماز فاسد ہے نزدیک ائمہ

آئمہ اربعہ کے کیونکہ تسمیہ فرض تہا امام شافعی کے نزدیک وہ ترک ہوا
اور منی نجس ہے آئمہ ثلثہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کے
نزدیک یا وضو کیا ساتھہ ترک ترتیب کے اور کپڑا منی آلودہ ہے پس
نماز باطل ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے اسواسطے کہ نزدیک امام شافعی
کے ترتیب فرض تہی وہ ترک ہوئی اور منی نجس ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک اور امام احمد کے یا وضو کیا پہر بوسہ لیا اور کپڑا منی آلودہ ہے پس نماز
آئمہ اربعہ کے نزدیک باطل ہے کیونکہ منی نجس ہے آئمہ ثلثہ ابو حنیفہ اور
امام مالک اور احمد بن حنبل کے نزدیک اور بوسہ ناقض وضو ہے امام شافعی
کے نزدیک پس نماز فاسد ہوئی نزدیک آئمہ اربعہ کے یا وضو کیا پہر مس
ذکر کیا اور کپڑا منی آلودہ ہے پس یہ نماز باطل ہے ائمہ اربعہ کے نزدیک کیونکہ
منی نجس ہے آئمہ ثلثہ کے نزدیک اور منی اگرچہ پاک ہے نزدیک امام شافعی کے
لیکن مس ذکر ناقض وضو ہے اون کے نزدیک پس نماز نزدیک سب کے باطل ہوئی
اور اسیطرح بعض ایسے بندے ہیں ایک مذہب کے ہزارہا صورتیں آن پڑتی ہیں
کہ نماز اونکی فاسد اور باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جیسا کہ مشتے نمونہ
از خروارے واندکے از بسیارے امثلہ مذکورہ سے معلوم ہوا یہ
ظاہر ہے کہ یہ ہزارہا صورتیں کہ فاسد اور مکروہ آن پڑتی ہیں نزدیک ائمہ
اربعہ کے معرفت ان کے ہر ایک شخص کو ممکن نہیں بلکہ وہ کہ عالم ہو جمیع
مذاہب اربعہ کا کل فرائض کا اور کل شرائط کا اور کل مفاسد کا اور کل
نواقض کا اور کل واجبات کا اور کل محرمات کا اور کل مکروہات کا اور کل سنن کا

بوجہ اتم کتب فقہ ان آئمہ کے سے اور یہہ نہایت مشکل ہے بسبب
کثرۃ کے حتی قال الاستاد ابو الحسن الاسفرائنی نحن
نعلم اکثر من عشرۃ الف من اقوال المجتہدین یلزم من خلافھا
الکفر ذکرہ صاحب المواقف فی العضدی شرح مختصر الاصول ونحوہ
فی مسلم الثبوت پس معلوم ہوا مما ذکر سے کہ خلف لا مذہب کے نماز درست
نہیں کیونکہ لا مذہب کسی مذہب کا مذہب آئمہ اربعہ سے پابند نہیں ہوتا
اور جبکہ پابند کسی مذہب کے مذاہب آئمہ اربعہ سے نہو وے تو ہزار ہا صورتیں
ایسی آن پڑتی ہیں کہ نماز اون صورتوں میں فاسد یا مکروہ ہوتی ہے نزدیک
آئمہ اربعہ کے جیسا کہ گذرا پس ثابت ہوا ان نقول علماء ثقات اور
فضلاء ثقات سے کہ نماز پیچھے ان لوگوں کے درست نہیں ہے نزدیک
اہل سنت وجماعت کے اور یہ بھی روایات
مذہبیہ دلالت کرتے ہیں اس پر کہ نماز انکی پیچھے باتفاق فقہاء کے
درست نہیں کیونکہ جب باتفاق فقہاء کے نماز مالکی یا شافعی یا حنفی یا حنبلی کے
پیچھے مخالف مذہب اپنے کے درست نہیں ہے تو پیچھے مخالف کل کے آئمہ اربعہ
بطریق اولی درست نہو گی واللہ اعلم وعلمہ احکم اور جواب سوال ثانی کا
یہ ہے کہ نماز مقتدی کی پیچھے مخالف کے درست نہیں جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف نواقض اور
مفسدات نماز مقتدی کی سے اور مکروہ ہے جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف واجبات نماز مقتدی کی
بمقتضی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت کے اما کتاب اللہ فقال اللہ
تعالی ففہمناھا سلیمان الایۃ اس آیت سے لا مذکرہ یہ ہے کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی اور سنت

١٥

آئمہ اربعہ کے کیونکہ تسمیہ فرض تہا امام شافعی کے نزدیک وہ ترک ہوا
اور منی نجس ہی آئمہ ثلثہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کے
نزدیک یا وضو کیا ساتھہ ترک ترتیب کے اور کپڑا منی آلودہ ہی پس
نماز باطل ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے اسواسطے کہ نزدیک امام شافعی
کے ترتیب فرض تہی وہ ترک ہوئی اور منی نجس ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک اور امام احمد کے یا وضو کیا پہر بوسہ لیا اور کپڑا منی آلودہ ہی پس یہہ نماز
آئمہ اربعہ کے نزدیک باطل ہی کیونکہ منی نجس ہی آئمہ ثلثہ ابو حنیفہ اور
امام مالک اور احمد بن حنبل کے نزدیک اور بوسہ ناقض وضو ہی امام شافعی
کے نزدیک پس نماز فاسد ہوئی نزدیک آئمہ اربعہ کے یا وضو کیا پہر مس
ذکر کیا اور کپڑا منی آلودہ ہی پس یہ نماز باطل ہے ائمہ اربعہ کے نزدیک کیونکہ
منی نجس ہی آئمہ ثلثہ کے نزدیک اور منی اگرچہ پاک ہی نزدیک امام شافعی کے
لیکن مس ذکر ناقض وضو ہی اون کے نزدیک پس نماز فرد مذکور کی باطل ہوئی
اور اسیطرح بعض اسے منہی ایک مذہب کے ہزارہا صورتیں آن پڑتی ہیں
کہ نماز اور غیرہ فاسد اور باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جیسا کہ مشتی نمونہ
از خروارے واند کے از بسیارے اسئلہ مذکورہ سے معلوم ہوا یہہ
ظاہر ہے کہ یہہ ہزارہا صورتیں کہ فاسد اور مکروہ آن پڑتی ہیں نزدیک ائمہ
اربعہ کے معرفت ان کے ہر ایک شخص کو ممکن نہیں مگر وہ کہ عالم ہو جمیع
مذاہب اربعہ کا کل فرایض کا اور کل شرایط کا اور کل مفاسد کا اور کل
نواقض کا اور کل واجبات کا اور کل محرمات کا اور کل مکروہات کا اور کل سنن کا

بوجہ اتم کتب فقہ ان ائمہ کے سے اور یہہ نہایت مشکل ہے بسبب
کثرت کے حتی قال الاستاذ ابو الحسن الاسفرائنی نحن
اعلم اکثر من عشرین الف من اقوال المجتہدین یلزم من جحودہا
الرفع ذکرہ صاحب المواقف فی العضدی شرح مختصر الاصول ونحوہ
فی مسلم الثبوت پس معلوم ہوا مما ذکر سے کہ خلف لا مذہب کے نماز درست
نہیں کیونکہ لا مذہب کسی مذہب کا مذاہب آئمہ اربعہ سے پابند نہیں ہوتا
اور جبکہ پابند کسی مذہب کے مذاہب آئمہ اربعہ سے نہووے تو بہزار ہا صور
ایسی آن پڑتی ہیں کہ نماز ان صورتوں میں فاسد یا مکروہ ہوتی ہے نزدیک
آئمہ اربعہ کے جیسا کہ گذرا پس ثابت ہوا ان نقول علماء ثقات او
فضلاء ثقات سے کہ نماز پیچھے ان لوگوں کے درست نہیں ہے نزدیک
اہل سنت وجماعت کے اور ہے رد ا بات
بدنیت بدعت و ضلالت کے کرتے ہیں اسیر کہ نماز انکی پیچھے باتفاق فقہا کے
درست نہیں کیونکہ جب باتفاق فقہا کے نماز مالکی یا شافعی یا حنفی یا حنبلی کے
پیچھے مخالف مذہب اپنے کے درست نہیں ہے تو پیچھے مخالف کل کے آئمہ اربعہ
بطریق اولی درست نہوگی واللہ اعلم وعلمہ احکم اور جواب سوال ثانی کا
یہ ہے کہ نماز مقتدی کی پیچھے مخالف کے درست نہیں جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف نواقض او
مفسدات نماز مقتدی کی سے اور مکروہ ہے جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف واجبات نماز مقتدی کی
بمقتضی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و اجماع امت کے اما کتاب اللہ فقال
تعالی ففہمنہا سلیمان پس آیت دلالت کرتی ہے کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی

قالت ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... اصحابہ ... فلس ... اومذی ... فلیعمر ... وبیوتھا ...

رسول اللہ فقال علیہ الصلوۃ والسلام اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران
واذا حکم فاجتہد فاخطا فلہ اجر متفق علیہ پس یہہ حدیث متفق علیہ نص محکم ہے
اسمین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی آتا اجماع امت فقال الامام النووی
فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیۃ قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث
فی حاکم عالم اهل للحکم فان اصاب فلہ اجران اجر باصابتہ واجر باجتہادہ وان
اخطا فلہ اجر باجتہادہ انتہی پس یہہ اجماع امت صریح ہی اس مین کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی تب ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و اجماع
امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی تب ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ اور اجماع امت سی کہ مصیب بیچ مسائل مختلفہ اجتہادیہ کی واحد ہی
تب جب کہ ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے
کہ مصیب مسائل اجتہادیہ مختلفہ مین واحد ہی تو مقتدی مذاہب اوسکا
یا تو ہوگا موافق مذہب امام کے یا ہوگا مخالف مذہب امام کے پس اگر ہوا
مذہب مقتدی کا موافق مذہب امام کا تو اس مین کسی نوع کا کلام نہین ہے
درست ہونی مین واسطی متحد ہونی امام اور مقتدی کے اعتقاد اور عمل مین
جیسا کہ پڑہی نماز حنفی خلف حنفی کے یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف
شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور اگر ہو مذہب مقتدی کا مخالف مذہب
امام کے پس یہ مخالفت یا تو ہوگی فرائض مین باین طور کہ ترک کری امام
فرائض مقتدی کی یا ہوگی واجبات مین باینطور کہ ترک کری امام واجبات
مقتدی کی یا ہوگی سنن مین باین طور کہ ترک کری امام سنن مقتدی کی تب

... علی صلوتہا ... رواہ ابن ماجہ ... احادیث ... محقق ... مسائل ... 16 ...

پس مقتدی اعتقاد کرنی گا بحکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع
امت کی کہ صلوۃ میری صورت اولی مین فاسد ہی بسبب ترک فرائض کے
اور صورت ثانیہ مین مکروہ ہی بسبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ مین
مفضول ہی نہ افضل بسبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھہ کتاب اللہ او
سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف
کی فاسد ہی وقت ترک فرائض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
اور مفضول ہی نہ افضل وقت ترک سنن کی پس یہہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب
کی سی کہ مبنی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف سے کیونکہ مذہب
ائمہ اربعہ کا یہہ ہی کہ ان المجتہد قد یخطی و قد یصیب قال فی اخر مسلم الثبوت
وغیرہ ھذا ھو الصحیح عند الائمۃ الاربعۃ انتہی فلھذا قال الطحطاوی فی
شرح الدر المختار تحت قولہ لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعات لم یکرہ او عدمہا
لم یصح وان شک کرہ قولہ ولکن فی وتر البحر الخ ھذا ھو المعتمد لان المحققین جنحوا
الیہ و قواعد مذھب شاھدۃ لہ حلبی انتہی و قال الشامی فی شرح الدر المختار
قولہ لکن فی وتر البحر الخ ھذا المعتمد لان المحققین جنحوا الیہ و قواعد المذھب
شاھدۃ لہ ذکرہ سیدی انتہی پس ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ
اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے
باطل ہی فرائض و شرائط مین اور مکروہ ہی واجبات مین اور مفضول نہ افضل
سنن مین فلھذا قال الفقہاء ان صحۃ صلوۃ المقتدی و فسادھا علی رای المقتدی
و قال فی الھدایۃ فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ

17

رسول الله فقال علیه الصلوة والسلام اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران
واذا حکم فاجتهد فاخطا فله اجر متفق علیه پس یہہ حدیث متفق علیہ نص محکم ہے
اسمین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی آنا اجماع امت فقال الامام النووی
فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیة قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث
فی حاکم عالم اهل للحکم فان اصاب فله اجران اجر باصابته واجر باجتهاده وان
اخطا فله اجر باجتهاده انتهی پس یہہ اجماع امت صریح ہی اس مین کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب الله اور سنت رسول الله و اجماع
امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب الله و سنت
رسول الله اور اجماع امت سی کہ مصیب بیچ مسائل مختلفہ اجتہادیہ کی واحد ہی
پس جب کہ ثابت ہوا کتاب الله و سنت رسول الله اور اجماع امت سے
کہ مصیب مسائل اجتہادیہ مختلفہ مین واحد ہی تو مقتدی مذہب اوسکا
یا تو ہوگا موافق مذہب امام کے یا ہوگا مخالف مذہب امام کے پس اگر ہوا
مذہب مقتدی کا موافق مذہب امام کا تو اس مین کسی نوع کا کلام نہین ہے
درست ہونی مین واسطی متحد ہونی امام اور مقتدی کے اعتقاد اور عملاً مین
جیسا کہ پڑہی نماز حنفی خلف حنفی کے یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف
شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور اگر ہو مذہب مقتدی کا مخالف مذہب
امام کے پس یہ مخالفت یا تو ہوگی فرائض مین باین طور کہ ترک کری امام
فرائض مقتدی کی یا ہوگی واجبات مین باینطور کہ ترک کری امام واجبات
مقتدی کی یا ہوگی سنن مین باین طور کہ ترک کری امام سنن مقتدی کی اور

پس مقتدی اعتقاد کرنے کا بحکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع
امت کی کہ صلوۃ میری صورت اولی مین فاسد ہی بسبب ترک فرائض کے
اور صورت ثانیہ مین مکروہ ہی بسبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ مین
مفضول ہی افضل بسبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھہ کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف
کی فاسد ہی وقت ترک فرائض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
اور مفضول ہی افضل وقت ترک سنن کی پس یہہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب
کی سی کہ مبنی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف سے کیونکہ مذہب
ائمہ اربعہ کا یہہ ہی کہ ان المجتہد قد یخطی و قد یصیب قال فی اخر مسلم الثبوت
وغیرہ ھذا ھو الصحیح عند الائمۃ الاربعۃ انتہی فلھذا قال الطحطاوی فی
شرح الدر المختار تحت قولہ لکن فی وتر البحران تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمہا
لم یصح وان شک کرہ قولہ ولکن فی وتر البحر الخ ھذا ھو المعتمد لان المحققین جنحوا
الیہ وقواعد مذہب شاھدۃ لہ حلبی انتہی وقال الشامی فی شرح الدر المختار
قولہ لکن فی وتر البحر الخ ھذا المعتمد لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذھب
شاھدۃ لہ ذکرہ سیدی انتہی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے
باطل ہی فرائض اور شرائط مین اور مکروہ ہی واجبات مین اور مفضول ہی افضل
سنن مین فلھذا قال الفقہاء ان صحۃ صلوۃ المقتدی و فسادھا علی رای مقتدی
وقال فی الھدایۃ فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ

رسول اللہ فقال علیہ الصلوۃ والسلام اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران
واذا حکم فاجتہد فاخطا فلہ اجر متفق علیہ پس یہ حدیث متفق علیہ نص محکم ہے
اسمین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی اما اجماع امت فقال الامام النووی
فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیۃ قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث
فی حاکم عالم اہل للحکم فان اصاب فلہ اجران اجر باصابتہ واجر باجتہادہ وان
اخطا فلہ اجر باجتہادہ انتہی پس یہ اجماع امت صریح ہی اس مین کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و اجماع
امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ اور اجماع امت سی کہ مصیب بیچ مسائل مختلفہ اجتہادیہ کی واحد ہے
پس جب کہ ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع امت سے
کہ مصیب مسائل اجتہادیہ مختلفہ مین واحد ہی تو مقتدی مذاہب اربعہ کا
یا تو ہوگا موافق مذہب امام کے یا ہوگا مخالف مذہب امام کے پس اگر ہوا
مذہب مقتدی کا موافق مذہب امام کا تو اس مین کسی نوع کا کلام نہین ہے
درست ہونی مین واسطی متحد ہونی امام اور مقتدی کے اعتقاد اور عمل مین
جیسا کہ پڑھی نماز حنفی خلف حنفی کے یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف
شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور اگر ہو مذہب مقتدی کا مخالف مذہب
امام کے پس یہ مخالفت یا تو ہوگی فرائض مین باین طور کہ ترک کری امام
فرائض مقتدی کی یا ہوگی واجبات مین باینطور کہ ترک کری امام واجبات
مقتدی کی یا ہوگی سنن مین باین طور کہ ترک کری امام سنن مقتدی کی پس

پس مقتدی اعتقاد کرنی کا بحکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع
امت کی کہ صلوۃ میری صورت اولی مین فاسد ہی بسبب ترک فرائض کے
اور صورت ثانیہ مین مکروہ ہی بسبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ مین
مفضول ہی افضل بسبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھہ کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف
کی فاسد ہی وقت ترک فرائض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
اور مفضول ہی افضل وقت ترک سنن کی پس یہہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب
کی سی کہ مبنی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف سے کیونکہ مذہب
ائمہ اربعہ کا یہہ ہی کہ ان المجتہد قد یخطی و قد یصیب قال فی آخر مسلم الثبوت
وغیرہ هذا هو الصحیح عند الائمة الاربعة انتهی فلهذا قال الطحطاوی فی
شرح الدر المختار تحت قوله لكن في وتر البحران تيقن المراعات لم يكره او عدمها
لم يصح وان شك كره قوله ولكن في وتر البحر الخ هذا هو المعتمد لان المحققين جنحوا
اليه وقواعد مذهب شاهدة له حلبي انتهى وقال الشامي في شرح الدر المختار
قوله لكن في وتر البحر الخ هذا المعتمد لان المحققين جنحوا اليه وقواعد المذهب
شاهدة له ذكره سيدي انتهى پس ثابت ہوا کتاب اللہ وسنت رسول اللہ
اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے
باطل ہی فرائض اور شرائط مین اور مکروہ ہی واجبات مین اور مفضول ہی افضل
سنن مین فلهذا قال الفقهاء ان صحة صلوة المقتدي وفسادها على رأى المقتدي
وقال في الهداية في باب الوتر اذا علم المقتدي ما يزعم منه فساد صلوته

17

صلوته كالفصد وغيره لا يجوز به الاقتداء انتهى كها نهاية
کے باب الوتر میں. کہ جس وقت معلوم کرے مقتدی امام شافعی المذہب سے
وہ چیز کہ گمان کرتا ہے فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز
ہے ساتھ اوسکے اقتدا تمام ہوا کلام صاحب ہدایہ کا قال فی النہایۃ فی باب
الوتر والاقتداء بشافعی المذہب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع
الخلاف کذا فی الفتاوی العالمگیریہ کہا نہایہ میں باب الوتر میں کہ اقتدا
ساتھ شافعی المذہب کے نہیں صحیح مگر اوس وقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع
خلافیہ سے ذکر کیا اس عبارت نہایہ کو فتاوی عالمگیریہ میں. قال فی الکفایۃ
فی باب الوتر قولہ اذا علم منہ ما یزعم فیہ فساد صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی
ان الاقتداء انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا ١٨
من الخارج النجس من غیر السبیلین کالفصد وغیرہ وان یتقلد الامام
القبلۃ مستویا ولا ینحرف انحرافا فاحشا ولا یکون شاکا فی ایمانہ وان
لا یتوضا فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی ویفرک
الیابس منہ وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان
یمسح ربع راسہ انتہی کہا صاحب کفایہ نے باب الوتر میں قولہ اذا علم ما یزعم فیہ فساد
صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی تحقیق اقتدا ساتھ شافعی المذہب کے
نہیں صحیح مگر اوس وقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کیسی بایں طور کہ
وضو کر لیوی نجس سے کہ خارج ہو سوای سبیلین کے ہی جیسا کہ فصد وغیرہ
اور کھڑا ہو امام طرف قبلہ کی سیدھا ہو کر بغیر انحراف فاحش کے اور نہ ہو وہ امام

متعصب یعنی نہ ہووی جفا کرنے والا آئمہ دین سے مانند روافض اور خوارج کی اور نہ ہو شک کرنے والا ایمان میں بایں طور کہ کہے خدا جانے میں مومن ہوں یا نہیں اور نہ وضو کرے پانی قلیل سے اور پاک کرے کپڑے ہی کو منی سے اور نہ قطع کرے وتر کو ساتھ سلام کے اور رعایت کرے ترتیب فوایت کی اور مسح کرے ربع سر کا تمام ہوا کلام صاحب کفایہ کا قال فی العنایۃ قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ یعنی ان الاقتداء بہ انما یصح اذا یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا فی الخارج النجس من غیر السبیلین وبان لا ینحرف عن القبلۃ انحرافا فاحشا ولا یکون شاکا فی ایمانہ وان لا یتوضا فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی ان کان رطبا ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر ویراعی الترتیب فی الفوائت وان یمسح ربع راسہ فان علم منہ شیء من ہذہ الاشیاء لا یصح الاقتداء وان لم یعلم جاز ویکرہ ہذا حکم الفساد راجع الی زعم المقتدی وقد اختلف مشایخنا فی ذلک فقال الہندوانی وجماعۃ ان المقتدی ان یری امامہ مس امراۃ ولم یتوضا لا یصح الاقتداء بہ وذکر التمرتاشی ان اکثر مشایخنا جوزوہ وقال صاحب النہایۃ وقول الہندوانی اقیس لما ان زعم الامام ان صلوتہ لیست بصلوۃ وکان الاقتداء حینئذ بناء الموجود علی المعدوم فی زعم الامام وھو الاصل فلا یصح الاقتداء بہ انتہی کلام صاحب العنایۃ کما عنایہ میں قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ یعنی تحقیق اقتدا ساتھ شافعی المذہب کی نہیں صحیح مگر اوس وقت کہ پرہیز کرنے والا ہووے مواضع اختلاف کا بایں طور کہ وضو کر لیوے خارج نجس سے بھی کہ وہ خارج غیر

19

صلوتہ کالقصد وغیرہ لایجوز بہ الاقتداء انتھی کہ ہدایہ
کے باب الوتر میں . کہ جس وقت معلوم کرے مقتدی امام شافعی المذہب سے
وہ چیز کہ گمان کرتا ہے فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز
ہے ساتھ اوسکے اقتدا تمام ہوا کلام صاحب ہدایہ کا قال فی النہایۃ فی باب
الوتر والاقتداء بشافعی المذہب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع
الخلاف کما فی الفتاوی العالمگیریہ کہ نہایہ میں باب الوتر میں کہ اقتدا
ساتھ شافعی المذہب کے نہیں صحیح مگر اوس وقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع
خلافیہ سے ذکر کیا اس عبارت نہایہ کو فتاوی عالمگیریہ میں . قال فی الکفایۃ
فی باب الوتر قولہ اذا علم منہ ما یزعم فیہ فساد صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی
ان الاقتداء بہ انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا ۱۸
من الخارج النجس من غیر السبیلین کالفصد وغیرہ وان یقف الامام
القبلۃ مستویا ولا یتحرف انحرافا فاحشا ولا یکون شاکا فی ایمانہ وان
لا یتوضا فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی ویفرک
الیابس منہ وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان
یمسح ربع راسہ انتھی کہ کفایہ کے باب الوتر میں قولہ اذا علم ما یزعم فیہ فساد
صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی تحقیق اقتدا ساتھ شافعی المذہب کے
نہیں صحیح مگر اوس وقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کیسی بطور کہ
وضو کر لیوے نجس سے کہ خارج ہو سوای سبیلین سے یعنی جیسا کہ فصد وغیرہ
اور کھڑا ہو امام طرف قبلہ کی سیدھا ہو کر بغیر انحراف فاحش کے اور نہ ہووے امام

متعصب یعنی نہ ہووی جفا کرنے والا ائمہ دین سے مانند روافض اور خوارج
کی اور نہ ہو شک کرنے والا ایمان میں بایں طور کہ کہے خدا جانے میں مومن ہوں یا
نہیں اور نہ وضو کرے پانی قلیل سے اور پاک کرے کپڑے منی کو ملنے سے اور نہ قطع
کرے وتر کو ساتھ سلام کے اور رعایت کرے ترتیب فوائت کی اور یہ کہ مسح کرے
ربع سر کا تمام ہوا کلام صاحب کفایہ کا قال فی العنایہ قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم
منہ فساد صلوتہ یعنی ان الاقتداء بہ انما یصح اذا تحامی مواضع الخلاف بان
یتوضأ فی الخارج النجس من غیر السبیلین وبان لا ینحرف عن القبلۃ انحرافا فاحشا
ولا یکون شاکا فی ایمانہ وان لا یتوضأ فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ
من المنی ان کان رطبا ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر ویراعی الترتیب فی الفوائت
19 وان یمسح ربع راسہ فان علم منہ شیء من ہذہ الاشیاء لا یصح الاقتداء وان
لم یعلم جاز ویکرہ ہذا حکم الفساد راجع الی زعم المقتدی وقد اختلف مشایخنا فی
ذلک فقال الہندوانی وجماعۃ ان المقتدی ان یری امامہ مس امرأۃ ولم یتوضأ
لا یصح الاقتداء بہ وذکر التمرتاشی ان اکثر مشایخنا جوزوہ وقال صاحب
النہایۃ وقول الہندوانی اقیس لانہ ان زعم الامام ان صلوتہ لیست
بصلوۃ وکان الاقتداء حینئذ بناء الموجود علی المعدوم فی زعم الامام
وہو الاصل فلا یصح الاقتداء بہ انتہی کلام صاحب العنایۃ
کما غنایہ میں قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ یعنی تحقیق
اقتدا ساتھ شافعی المذہب کی یعنی صحیح ہوا اس وقت کہ پرہیز کرنے والا ہو مواضع
اختلاف کا بایں طور کہ وضو کرلیوے خارج نجس سے بھی کہ وہ خارج غیر

غیر سبیلین سی ہی اور نہ منحرف ہو وی قبلہ سی انحراف کثیر اور نہ شک
کرنیوالا ایمان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل ہی اور پاک کر لیوی کپڑی
اپنی کو منی سی اور کہرچ ڈالی منی خشک کو اور نہ قطع کرے وتر کو بیچ
ساتہہ سلام کے اور رعایت کرنیوالا ہو ترتیب فوایت مین اور مسح کری
ربع سر کا پس اگر معلوم کری اوس سی کوئی شی ان اشیا مین سی تو نہین
صحیح ہوگا اقتدا ساتہہ اوسکی اور اگر نہ علم ہو صدور کسی شی کا ان اشیا مین
سی تو جائز ہوگا اقتدا ساتہہ اوسکی لیکن مکروہ ہوگا اس صورت مین اور یہ حکم
فساد صلوۃ مقتدی کا راجع ہی طرف زعم مقتدی کی یعنی مقتدی کے
نزدیک نماز فاسد ہے اور امام کے نزدیک فاسد نہین تو اس صورت
مین فاسد ہو جاویگی نماز مقتدی کی اور اگر مقتدی کی نزدیک نماز فاسد
نہین ہی اور امام مقتدی کی نزدیک فاسد ہی تو اس صورت مین نماز
مقتدی کی صحیح ہوگے واسطے اعتبار مذہب مقتدے کے صحت اور
فساد مین اور مختلف ہوئی ہین مشایخ ہماری اس مین پس کہا ہندوانی
اور ایک جماعت نی کہ تحقیق مقتدی نی اگر دیکہا امام اپنی کو مس کرتی ہوئے
عورت کو پہر وضو نکیا تو نہین صحیح اقتدا ساتہہ اس امام کے اور ذکر کیا
تمرتاشی نی کہ تحقیق اکثر مشایخ ہماری نی جائز رکہا ہی اقتدا کو ساتہہ اس
امام کی اور کہا صاحب نہایہ نی قول ہندوانی کا اقیس ہی اسواسطے
یعنی قریب القیاس ہی ۱۲
کہ زعم امام کا یہ ہے کہ صلوۃ میری نہین ہے صلوۃ پس نہین ہوگا اقتدا
اسوقت بنا موجود کے اوپر معدوم کے زعم امام مین اور حالانکہ وہ

وہ فصل ہی اس نماز مین بیش صحیح ہوا اقتدا کرنا ساتھہ اس امام کے تمام
ہوا کلام صاحب عنایہ کا حاصل کلام کا یہہ ہی کہ رای امام کی صحت اور فساد
نماز میں ہی معتبر ہی نزدیک اس جماعت کے جیسا کہ عنقریب معلوم ہو دیگا
انشاء اللہ تعالی قال صاحب الکنز فی الکافی باب الوتر واذا علم المقتدی من
الشافعی ما یفسد صلوتہ کالفصد والحجامۃ وغیرھما لم یجز الاقتداء بہ
انتہی کہا صاحب کنز نے کافی کی باب الوتر مین کہ جس وقت معلوم کری مقتدی
امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ مفسد ہی نماز اوسکی کا مانند فصد وغیرہ کے
تو نہین جائز اقتدا اوسکی ساتھہ اوسکی قال الامام الزیلعی فی تبیین الحقایق شرح
کنز الدقایق فی باب الوتر دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشافعیۃ اذا
کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف بان یجدد الوضوء من الحجامۃ والفصد
ویغسل ثوبہ من المنی ولا یکون شاکا فی ایمانہ بالاستثناء ولا منحرفا عن
القبلۃ ولا یقطع وترہ بالسلام وھو الصحیح انتہی کہا امام زیلعی نے
بیچ تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق کے باب الوتر مین کہ دلالت کرتا ہے
یہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا کے ساتھہ شافعیہ کے جبکہ ہووی وہ امام شافعی
المذہب احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف مین باین طور
کہ نیا کری وضو پچھنے سے اور فصد سے اور پاک کری کپڑا اپنا منی
سی اور نہ ہووے شک کرنیوالا ایمان مین باین طور کہ کہی انا مومن ان شاء اللہ تعالی
اور نہ ہو منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کرے وتر کو ساتھہ سلام کے وہو
الصحیح یعنی اگر امام شافعی المذہب وتر کو ساتھہ سلام کے قطع نکری گا

غیر سبیلین سی ہی اور نہ منحرف ہو دی قبلہ سی انحراف کثیر اور نہو شک کرنیوالا ایمان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل ہی اور پاک کرلیوی کپڑی اپنی کو منی سی اور کہرچ ڈالی منی خشک کو اور نہ قطع کریے وتر کو یعنے ساتہہ سلام کے اور رعایت کرنیوالا ہو ترتیب فوایت مین اور مسح کری ربع سر کا پس اگر معلوم کری اوس سی کوئی شی ان ہشیاء مین سی تو نہین صحیح ہوگا اقتدا ساتہہ اوسکی اور اگر نہ علم ہو صدور کسی شی کا ان اشیاء مین سی تو جائز ہوگا اقتدا ساتہہ اوسکی لیکن مکروہ ہوگا اس صورت مین اور یہ حکم فساد صلوۃ مقتدی کا راجع ہی طرف زعم مقتدی کی یعنی مقتدی کے نزدیک نماز فاسد ہے اور امام کے نزدیک فاسد نہین تو اس صورت مین فاسد ہووینگی نماز مقتدی کی اور اگر مقتدی کی نزدیک نماز فاسد نہین ہی اور امام مقتدی کی نزدیک فاسد ہی تو اس صورت مین نماز مقتدی کی صحیح ہوگے واسطے اعتبار مذہب مقتدے کے صحت اور فساد مین اور مختلف ہوئی ہین مشایخ ہماری اس مین پس کہا ہندوانی اور ایک جماعت نی کہ تحقیق مقتدی نی اگر دیکہا امام اپنی کو مس کرتی ہوئے عورت کو پہر وضو نکیا تو نہین صحیح اقتدا ساتہہ اس امام کے اور ذکر کیا تمرتاشی نی کہ تحقیق اکثر مشایخ ہماری نی جائز رکہا ہی اقتدا کو ساتہہ اس امام کی اور کہا صاحب نہایہ نی قول ہندوانی کا اقیس ہی اسواسطے یعنی قریب القیاس ہی ۱۲ کہ زعم امام کا یہ ہے کہ صلوۃ میری نہین ہے صلوۃ پس نہوگا اقتدا اسوقت مبنا موجود کے اوپر معدوم کے زعم امام مین اور حالانکہ دم

وہ مفسد ہی اس نماز میں پس صحیح ہوا اقتدا کرنا ساتھہ اس امام کے تمام
ہوا کلام صاحب عنایہ کا حاصل کلام کا یہہ ہی کہ رای امام کی صحت اور فساد
نماز میں ہی معتبر ہی نزدیک اس جماعت کے جیسا کہ عنقریب معلوم ہویگا
انشاء اللہ تعالی قال صاحب الکنز فی الکافی باب الوتر واذا علم المقتدی من
الشافعی ما یفسد صلوته کالفصد والحجامة وغیرهما لم یجز الاقتداء به
انتہی کہا صاحب کنز نے کافی کی باب الوتر میں کہ جس وقت معلوم کری مقتدی
امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ مفسد ہی نماز اوسکی کا مانند فصد وغیرہ کے
تو نہیں جائز اقتدا اوسکی ساتہہ اوسکی قال الامام الزیلعی فی تبیین الحقایق شرح
کنز الدقایق فی باب الوتر دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعیة اذا
کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف بان یجدد الوضوء من الحجامة والفصد
ویغسل ثوبه من المنی ولا یکون شاکا فی ایمانه بالاستثناء ولا منحرفا عن
القبلة ولا یقطع وتره بالسلام وهو الصحیح انتہی کہا امام زیلعی نے
بیچ تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق کے باب الوتر میں کہ دلالت کرتا ہے
یہہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا کے ساتہہ شافعیہ کے جبکہ ہووی وہ امام شافعی
المذہب احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف میں باین طور
کہ نیا کری وضو پچھنے سے اور فصد سے اور پاک کری کپڑا اپنا منی
سی اور نہو شک کرنیوالا ایمان میں باین طور کہ کہی انا مومن ان شاء اللہ تعالی
اور نہ ہو منحرف قبلہ سیے اور نہ قطع کرے وتر کو ساتھہ سلام کے وہو
الصحیح یعنی اگر امام شافعی المذہب وتر کو ساتھہ سلام کے قطع نکری گا تو

تو اقتدا اوسی صحیح ہی اور یہہ قول صحیح ہی اوس قول سی کہ اوسمین ہی عدم جواز
اقتدا کا مطلقا قال فی المستخلص شرح الکنز فی باب الوتر ثم قال ای صاحب
الہدایۃ دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشافعیۃ وعلی المتابعۃ فی
قراءۃ القنوت فی الوتر لکن اذا علم المقتدی منہ ما یزعم بہ فساد صلوتہ
کالفصد وغیرہ لم یجز بہ الاقتداء ثم قال ولو شہد انہ مس
امراۃ ولم یتوضا یجوز الاقتداء بہ عند عامۃ العلماء وقال الہندوانی
لا یجوز ہذا من الکفایۃ انتہی کلام المستخلص کہا بیچ مستخلص شرح کنز کے
باب الوتر مین کہ کہا صاحب ہدایہ نی کہ دلالت کرتا ہی یہہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا کی
کی ساتھہ شافعی المذہب کی اور اوپر جواز متابعۃ قراءۃ قنوت کی وترمین لیکن
جبکہ معلوم کری مقتدی اوس امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان کرتا ہی
اوسی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہین جایز اقتدا ساتھہ اوسکے
پھر کہا صاحب مستخلص نے اگر دیکھہ لے کہ تحقیق امام نی مس عورت کو کیا اور وضو
نہین کیا تو جایز ہی اقتدا ساتھہ اوسکی نزدیک جماہیر علما کی اور کہا ہندوانی
نے کہ نہین جایز یہہ اقتدا یہہ کفایہ سی منقول ہی تمام ہوا کلام صاحب مستخلص کا قال
فی تنویر الابصار فی باب الوتر وصح الاقتداء فیہ بشافعی لم یفصلہ
بسلام علی الاصح انتہی کہا تنویر الابصار کے باب الوتر میں کہ صحیح ہے
وترمین اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے جب تک کہ نہ قطع کری وتر کو ساتھہ
سلام کے اوپر اصح قول کے قال فی منح الغفار شرح تنویر الابصار
فی باب الوتر دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشافعی اذا کان

يحتاط في مواضع الخلاف بأن كان يجدد الوضوء من الحجامة والفصد
ويغسل ثوبه من المني ولا يكون شاكا في ايمانه بان قال انا مومن انشاء
الله تعالى ولا منحرفا عن القبلة ولا يقطع الوتر بالسلام وهو الصحيح و
اعلم ان الاقتداء بالشافعي على ثلثة اقسام الاول ان يعلم منه الاحتياط
في مذهب الحنفي فلا كراهة في الاقتداء به والثاني ان يعلم منه عدمه فلا
صحة والثالث ان لا يعلم شيئا فالكراهة ولا خصوصية لمذهب الشافعي بل
اذا صلى الحنفي خلف كل مخالف مذهبه فالحكم كذلك وظاهر الهداية
ان الاعتبار لاعتقاد المقتدي ولا اعتبار لاعتقاد الامام حتى شاهد
الحنفي مس امرأة ولم يتوضأ ثم اقتدى به فان اكثر المشائخ قالوا يجوز وهو الاصح
كما في فتح القدير وغيره وقال الهندواني وجماعة لا يجوز ورجح في النهاية بانه
فليس لما ان زعم الامام ان صلوته ليست بصلوة فكان الاقتداء حينئذ
بناء الموجود على المعدوم في زعم الامام وهو الاصل في الاقتداء فلا يصح
انتهى ورد بان المقتدي يرى جوازها والمعتبر في حقه رأى نفسه لا غيره انتهى كلام
صاحب منح الغفار مختصرا کہ منح الغفار شرح تنویر الابصار کے باب الوتر مین لکہا ہے
کی مسئلہ نے اوپر جواز اقتدا کی ساتھ امام الشافعی المذہب کے جبکہ ہووے یہہ امام
احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کے سی بان طور کہ نیا کرے وضو بخون
اور فصد سی اور دہووے کپڑا اپنا منی سے اور نہ ہووے شاک ایمان مین بایطور
کرکہے انشاء اللہ تعالی اور نہ ہووے منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کرے
وتر کو ساتھ سلام کے و ہو الصحیح اور جان یہہ بات کہ اقتدا

عن علي قال كنت رجلا مذاء فامرت رجلا ان يسأل النبي صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته فسأل فقال توضأ واغسل ذكرك رواه البخاري ومسلم

٢٣

اور بیان اس بات کا کہ اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے تین قسم پر ہے اول
یہ کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہ امام شافعی المذہب احتیاط حنفے مذہب مین
کرتا ہی بایں طور کہ نہین کرتا وہ چیز کہ موجب فساد یا کراہت تحریمہ کا ہو
تو اس قسم مین کچہ کراہت نہین اقتدا مین ساتھہ شافعی المذہب کے اور ثانی
یہ کہ معلوم ہو مقتدی کو عدم احتیاط شافعی بیچ نماز حنفے مین تو اس قسم مین
نہین درست اقتدا ساتھہ اوسکے اور ثالث یہ ہی کہ نہ معلوم ہو مقتدی کو
کوئی چیز نہ احتیاط اور نہ عدم احتیاط پس اس قسم مین بہی کراہت نہین
اور نہین خصوصیت ان امور مذکورہ مین شافعی المذہب کے بلکہ جب پڑہے
نماز حنفی المذہب پیچہے ہر مخالف مذہب اپنی کی تو بہی یہی حکم ہی بلا فرق
اور ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ معتبر صحت اور فساد نماز مقتدی مین مذہب ۲۴
مقتدی کا ہی نہ مذہب امام کا یہان تک کہ دیکہا حنفے نے کہ مس کیا
شافعی المذہب نے عورت کو اور وضو نکیا پہر اقتدا کا کیا اوس حنفی نے
ساتھہ اوسکی پس تحقیق جمہور مشایخ قایل ہین جواز اس اقتدا کے وہو
الاصح جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ مین ہی اور کہا ہندوانے نے اور ایک
جماعت نے کہ نہین جائز یہ اقتدا اور ترجیح دی ہی اسکو ہدایہ مین بایں طور
کہ یہ عدم جواز اس اقتدا کا قیاس ہے اسواسطے کہ تحقیق گمان امام کا یہ ہے
کہ تحقیق نماز میری نہین ہے نماز بسبب مس عورت کے پس ہوگا
اقتدا اسوقت بنا موجود کی معدوم پر زعم امام مین اور حال آنکہ وہ
اصل ہی اقتدا مین پس نہ صحیح ہوگا یہ اقتدا تمام ہوا کلام صاحب ہدایہ کا اور

اور رد کیا گیا ہی یہہ قول ایں طور کہ تحقیق مقتدی کا مذہب جواز اس نماز کا ہی اور معتبر
اوسکی حق میں اعتقاد اوسکا ہی نہ اعتقاد غیر کا تمام ہوا کلام صاحب منح الغفار کا مختصرا
قال فی الدر المختار شرح تنویر الابصار فی باب الامامة وزاد ابن مالک مخالف
کالشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاة لم یکره او عدمها لم یصح وان
شک کره انتهی کہا بیچ در المختار شرح تنویر الابصار کی باب الامامۃ میں کہ زیادہ کیا
ابن ملک نے و مخالف کشافعی کو لیکن بحر کی باب الوتر میں یہہ ہی کہ اگر یقین کری مقتدی مراعاۃ
کا تو نہیں مکروہ اقتدا ساتھہ اس مخالف المذہب کی اور اگر یقین عدم مراعاۃ کا ہو تو نہیں صحیح
اقتدا ساتھہ اسکی اور اگر شک کری مراعاۃ کا تو مکروہ ہی اقتدا ساتھہ اسکی قال فی الدر
المختار فی باب الوتر تحت قوله وصح الاقتداء فیه ففی غیره اولی ان لم یتحقق
٢٥
منه ما یفسدها فی اعتقاده فی الاصح کما بسط فی البحر بشافعی مثلا انتهی
یعنی کہا در مختار کے باب الوتر میں تحت قول مصنف کی وصح الاقتداء فیہ بشافعی فیہ
پس غیر اوسکی میں بطریق اولی درست ہی اقتدا جب تک کہ نہ محقق ہوا ہی وہ چیز کہ وہ
مفسد نماز مقتدی کی ہی بحسب اعتقاد اوسکی اصح قول میں جیسا کہ بسط کیا بحر میں قال
الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی باب الوتر ودلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعی
لکنه مشروط بان یحتاط فی موضع الخلاف بان لا یتوضأ من قلتین فیهما نجاسة
وان یغسل ثوبه من المنی الرطب ویفرکه الیابس ای اذا کان قدرا مانعا وان یراعی
الترتیب بین الفوائت وان یمسح ربع راسه وان یتوضأ من القهقهة والفصد وان
لا یکون الامام صلی الوتر قبل الاقتداء به والجامع لهذه الامور ان لا یتحقق منه ما
یفسد صلوته فی اعتقاده بناء علی ان المعتبر هو رای المقتدی وهو الصحیح الذی علیه

الاکثر وقیل رای الامام انتهی کہا طحطاوی نی بیچ شرح درالمختار کی باب الوتر مین کہ دلالت

کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی ساتہہ امام شافعی المذہب کی لیکن یہ جواز مشروط ہی ساتہہ اسطور

کہ پرہیز کری یہ امام مواضع اختلاف کی سی باین طور کہ نہ وضو کری قلتین سی وقت وقوع

نجاست کی اور پاک کری کپڑی اپنی کو منی سی اگر ہو بقدر مانع نماز کے اور رعایت کری

ترتیب مین فوایت کی اور مسح کری ربع سر کا اور وضو کری قہقہہ اور فصد سی ورنہ

برہ چکا ہو صلوۃ وقتیہ کو پہلی اقتدا کرنیکی ساتہہ اوسکی قاعدہ کلیہ ان سب امور کا یہہ ہی

کہ بتحقیق ہو اوی وہ چیز کہ وہ مفسد ہو نماز مقتدی کی مذہب اوسکی مین اسواسطی کہ

معتبر صحت اور فساد نماز مین مذہب مقتدی ہی اور یہی قول صحیح ہی ایسا صحیح کیا ہی

اوسپر جمہور علمار کی اور بعض نی کہا کہ معتبر مذہب امام کا ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال

الطحطاوی فی الشرح المذکور فی باب الامامۃ قولہ لکن فی وتر البحر الخ هذا هو المعتمد

لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذهب شاهدة لہ حلبی قولہ ان تیقن المراعاة ای

الفرایض والواجبات والسنن قولہ او عدمها لم یصح هذا اذا لم یراع فی الفرایض

واما فی الواجبات کزیادة الصلوة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدة الاولی

فیحسب الکراهۃ لا الفساد الظاهر ان الکراهۃ للتحریم وان راعی فیما دون السنن

لا یترک الاقتداء لانہ واجب علی ارجح الاقوال ورعایۃ الواجب مقدمۃ علی ترک

التنزیہ قالہ الحلبی تفقها انتهی کہا طحطاوی نی شرح مذکور کی باب الوتر مین قولہ لکن فی

وتر البحر الخ یہی قول معتمد علیہ ہی اسواسطی کہ محققون نی اسکی طرف رجوع کیا اور قواعد مذہب

کی شاہد ہین اسکی معتمد علیہ ہونی پر ذکر کیا اسکو حلبی نی قول اوسکا ان تیقن المراعاة

ای فرایض اور واجبات اور سنن مین یعنی اگر یقین ہو کہ مراعاة کرتا ہی فرایض و واجبات

اور سنن مین بایں طور کہ پرہیز کرتا ہی مواقع اختلاف کا تو نہین ہی کراہت قول وسکا اور
عدم صحت تو صحیح ہی اوسوقت ہی کہ نہ رعایت کری فرائض مین اما واجبات مین جیسا کہ زیادہ کرنا
درود کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قعدہ اولی مین یس واجب کرتا ہی کراہت کو نہ فساد نماز
کو یعنی ترک واجب سی نماز فاسد نہین ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد اور
ظاہر یہی ہی کہ تحقیق مراد کراہت سی کراہت تحریمیہ ہی اور اگر رعایت کریگا واجبات مین نہ سنن مین
تو اس صورت مین نہ ہوگا حرج اقتدا سی کہ اقتدا اوسکا واجب ہی اوپر اقوی اقوال
کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اوپر ترک کرنی کروہ تنزیہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نے
از روی تقاسیت کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال الشامی فی شرح الدر المختار فی
باب الوتر قوله كما بسط في البحر حيث ذكر ان الحاصل انه ان علم الاحتياط في
مذهبنا فلا كراهة في الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم يعلم شيئا
كره ثم قال وظاهر الهداية ان الاعتبار لاعتقاد المقتدي ولا اعتبار لاعتقاد
الامام حتى لو اقتدى بشافعي راه مس امراة ولم يتوضا فالاكثر على الجواز
وهو الاصح كما في الفتح وغيره وقال الهندواني وجماعة لا يجوز ورجحه في النهاية
بانه اقيس لان الامام ليس بمصل في زعمه وهو الاصل فلا يصح الاقتداء به ورد
بان المعتبر في حق المقتدي راى نفسه لا غيره انتهى کہا شامی نی شرح در المختار
کی باب وتر مین قول اوسکا کما بسط فی البحر جسوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہوا اسی احتیاط
مذہب ہمارا ہی کا تو نہین کراہت اقتدا مین ساتھہ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا تو نہین
صحیح اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر نہ معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط سی تو مکروہ
ہی اقتدا ساتھہ اوسکی پھر کہا کہ ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ اعتبار صحت اور فساد نماز مین مقتدی

۲۷

(سوال سوم) جواب

الاکثر وقیل رای الامام انتہی کہا طحطاوی نی بیچ شرح درالمختار کی باب الوتر مین کہ دلالت
کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی ساتھ امام شافعی المذہب کی لیکن یہ جواز مشروط ہی ساتھ اسطور
کہ پرہیز کری یہ امام مواضع اختلاف کی سی بایں طور کہ نہ وضو کری قلتین سی وقت وقوع
نجاست کی اور پاک کری کپڑی اپنی کو منی سی اگر ہو بقدر مانع نماز کے اور رعایت کری
ترتیب مین فوایت کی اور مسح کری بیچ سر کا اور وضو کری قہقہہ اور فصد سی ورنہ
پڑھ چکا ہو صلوۃ وقتیہ کو پہلی اقتدا کی اسکی ساتھ اور سکی قاعدہ کلیہ ان سب امور کا یہ ہی
کہ بتحقیق ہو اوسی وہ چیز کہ وہ مفسد ہو نماز مقتدی کی مذہب اوسکی مین اسواسطی کہ
معتبر صحت اور فساد نماز مین مذہب مقتدی ہی اور یہی قول صحیح ہی ایسا صحیح کرا ہی
اوسکو جمہور علماء کی اور بعض نی کہا کہ معتبر مذہب امام کا ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال
الطحطاوی فی شرح المذکور فی باب الامامۃ قولہ لکن فی وتر البحر الخ ہذا ہو المعتمد
لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذہب شاہدۃ لہ حلبی قولہ ان تیقن المراعاۃ ای
الفرائض والواجبات والسنن قولہ او عدمہا لم یصح ہذا اذا لم یراع فی الفرائض
واما فی الواجبات کزیادۃ الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدۃ الاولی
فیحسب الکراہۃ لا الفساد الظاہر ان الکراہۃ للتحریم وان راعی فیہا دون السنن
لا یترک الاقتداء لانہ واجب علی ارجح الاقوال ورعایۃ الواجب مقدمۃ علی ترک
التنزیہ قالہ الحلبی تفقہا انتہی کہا طحطاوی نی شرح مذکور کی باب الوتر مین قولہ لکن فی
وتر البحر الخ یہی قول معتمد علیہ ہی اسواسطی کہ محققون نی اسکی طرف رجوع کیا اور قواعد مذہب
کی شاہد ہین اسکی معتمد علیہ ہونی پر ذکر کیا اسکو حلبی نی قول اوسکا ان تیقن المراعاۃ
ای فرایض اور واجبات اور سنن مین یعنی اگر یقین ہو کہ مراعاۃ کرتا ہی فرایض و واجبات

اور سنن مین باین طور کہ پرہیز کرتا ہی جو اثر ع اختلاف کا تو نہین ہی کراہت قول اول وسکا اور
عدم ہمالم لیصح ہا وسوقت ہی کہ نہ رعایت کری فرائض مین اما واجبات مین جیسا کہ زیادہ کرنا
درود کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قعدہ اولی مین پس واجب کرتا ہی کراہت کو نہ فساد نماز
کو یعنی ترک واجب سی نماز فاسد نہین ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد اور
ظاہر یہی کہ تحقیق مراد کراہت سی کراہت تحریمیہ ہی اور اگر رعایت کریگا واجبات مین نہ سنن مین
تو اس صورت مین مذہب ہمارا جاری اقتدا اسواسطی کہ اقتدا کرنا واجب ہی اور برا قوی اقوال
کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اوپر ترک کرنی مکروہ تنزیہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نے
از روی فقاہت کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال الشامی فی شرح الدر المختار فی
باب الوتر قوله كما بسط فى البحر حيث ذكر ان الحاصل انه ان علم الاحتياط فى
مذهبنا فلا كراهة فى الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم يعلم شيئا
كره ثم قال وظاهر الهداية ان الاعتبار لاعتقاد المقتدى ولا اعتبار لاعتقاد
الامام حتى لو اقتدى بشافعى راه مس امراة ولم يتوضا فالاكثر على الجواز
وهو الاصح كما فى الفتح وغيره وقال الهندوانى وجماعة لا يجوز ورجحه فى النهاية
بانه اقيس لان الامام ليس بمصل فى زعمه وهو الاصل فلا يصح الاقتداء به ورد
بان المعتبر فى حق المقتدى راى نفسه لا غيره انتهى كما شامى فى شرح در المختار
کی باب الوتر مین قول اوسکا کما بسط فی البحر جسوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہوا احتیاط
مذہب ہمارے کا تو نہین کراہت اقتدا مین ساتھ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا تو نہین
صحیح اقتدا ساتھ اوسکی اور نہ اگر معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط سی تو مکروہ
ہی اقتدا ساتھ اوسکی پھر کہا کہ ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ اعتبار صحت اور فساد نماز مین مذہب

٢٧

(سوال سوم) جواب

الا اکثر وقیل رای الامام انتہی کہا طحطاوی نی بیچ شرح در المختار کی باب الوتر میں کہ دلالت
کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی ساتھہ امام شافعی المذہب کی لیکن یہ جواز مشروط ہی ساتھ
کہ پرہیز کرے یہ امام مواضع اختلاف کی سی بایں طور کہ نہ وضو کرے قلتین سی وقت وقوع
نجاست کی اور پاک کرے کپڑی اپنی کو منی سی اگر ہو بقدر مانع نماز کے اور رعایت کرے
ترتیب میں فوایت کی اور مسح کرے بیچ سر کا اور وضو کرے قہقہہ اور فصد سی ورنہ
پڑھ چکا ہو صلوۃ وقتیہ کو پہلی اقتدا کرنے کی ساتھہ اوسکی قاعدہ کلیہ ان سب کا یہ ہی
کہ بتحقیق ہو اوسی وہ چیز کہ وہ مفسد ہو نماز مقتدی کی مذہب اوسکی میں اسواسطی کہ
معتبر صحت اور فساد نماز میں مذہب مقتدی ہی اور یہی قول صحیح ہی ایسا صحیح کہا ہی
اوسیپر جمہور علماء کی اور بعض نی کہا کہ معتبر مذہب امام کا ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال
الطحطاوی فی الشرح المذکور فی باب الامامة قوله لکن فی وتر البحر الخ هذا هو المعتمد
لان المحققین جنحوا الیه وقواعد المذهب شاهدة له حلبی قوله ان تیقن المراعاة فی
الفرائض والواجبات والسنن قوله وعن هذا لم یصح هذا اذا لم یراع فی الفرائض
واما فی الواجبات کزیادة الصلوة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القعدة الاولی
فیجب الکراهة لا الفساد والظاهر ان الکراهة للتحریم وان راعی فیها دون السنن
لایترک الاقتداء لانه واجب علی ارجح الاقوال ورعایة الواجب مقدمة علی ترک
التنزیه قال الحلبی تفقها انتهی کہا طحطاوی نی شرح مذکور کی باب الوتر میں قوله لکن فی
وتر البحر الخ یہی قول معتمد علیہ ہی اسواسطی کہ محققون نی اسکی طرف رجوع کیا اور قواعد مذہب
کی شاہد ہیں اسکی معتمد علیہ ہونی پر ذکر کیا اسکو حلبی نی قول اوسکا ان تیقن المراعاة
ای فرائض اور واجبات اور سنن میں یعنی اگر یقین ہو کہ مراعاۃ کرتا ہی فرائض اور واجبات

۲۷

اور سنن میں باین طور کہ پرہیز کرتا ہی مواضع اختلاف کا تو نہین ہی کراہت قول وسکا او
عدم ہمارا صحیح ہا وسوقت ہی کہ رعایت کری فرائض میں اما واجبات مین جیسا کہ زیادہ کرنا
درود کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قعدہ اولی مین پس واجب کرتا ہی کراہت کو نہ فساد نماز
کو نہیں ترک واجب ہوتی نماز فاسد نہین ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد اور
ظاہر یہی کہ تحقیق مراد کراہت سی کراہت تحریمیہ ہی اور اگر رعایت کریگا واجبات مین نہ سنن مین
تو اس صورت مین نہ ہوگا ہمارا قتدا اسواسطی کہ اقتدا کرنا واجب ہی اوپر اقوی الاقوال
کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اوپر ترک کرنی مکروہ تنزیہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نے
اور وہی تقاضہ کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال الشامی فی شرح الدر المختار فی
باب الوتر قولہ کما بسط فی البحر حیث ذکر ان الحاصل انہ ان علم الاحتیاط فی
مذہبنا فلا کراہۃ فی الاقتداء بہ وان علم عدمہ فلا صحۃ وان لم یعلم شیئا
کرہ ثم قال وظاہر الہدایۃ ان الاعتبار لاعتقاد المقتدی ولا اعتبار لاعتقاد
الامام حتی لو اقتدی بشافعی راہ مس امراۃ ولم یتوضا فالاکثر علی الجواز
وھو الاصح کما فی الفتح وغیرہ وقال الہندوانی وجماعۃ لا یجوز ورجحہ فی النہایۃ
بانہ اقیس لان الامام لیس بمصل فی زعمہ وھو الاصل فلا یصح الاقتداء بہ ورد
بان المعتبر فی حق المقتدی رای نفسہ لا غیرہ انتہی کہا شامی نی شرح در المختار
کی باب الوتر مین قول وسکا کما بسط فی البحر جسوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہوا احتیاط
مذہب ہمارے کا تو نہین کراہت اقتدا مین ساتھہ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا تو نہین
صحیح اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر نہ معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط سی تو مکروہ
ہی اقتدا ساتھہ اوسکی پھر کہا کہ ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ اعتبار صحت اور فساد نماز مین مذہب

سوال سوم جواب

مقتدی کا ہی نہ مذہب امام کا یہان تک کہ اگر اقتدا کیا حنفی نی ساتھہ اوس شافعی کی کہ دیکھا
اوسکو مس کرتا سوا عورت کو اور پھر وضو نہ کیا پس جمہور علما کی اوپر جواز کی ہین اور یہی صحیح
تر ہی جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ مین ہی اور کہا ہندوانی اور ایک جماعۃ نی کہ نہین جائز
اقتدا اور نماز اور ترجیح دی ہی اسکو نہایہ مین بایں طور کہ اقیس ہے کیونکہ امام نہین
مصلی زعم اپنی مین اور حال آنکہ وہ اصل ہی پس صحیح ہوا اقتدا ساتھہ اوسکی اور رد
کیا گیا یہ بایں طور کہ معتبر حق مقتدی مین مذہبا وسکا ہے نہ مذہب غیر کا تمام ہوا کلام شامی کا
قال الشامی فی شرح الدر المختار فی باب الامامة قوله لكن فی البحر الخ هذا هو المعتمد
لان المحققين جنحوا اليه وقواعد المذهب شاهدة عليه وقال كثير من المشائخ ان كان
عادته عادة مراعاة مواضع الاختلاف جاز والا فلا ذكره السندي قلت هذا بناء
على ان العبرة لرأي المقتدي وهذا هو الاصح وقيل لرأي الامام وعليه جماعة قال
في النهاية وهو اقيس عليه فيصح الاقتداء وان كان لا يحتاط كما ياتي في الوتر
قوله ان تيقن المراعاة لم يكره الخ اي المراعاة في الفرائض من شروط واركان في
تلك الصلوة وان لم يراع في الواجبات والسنن كما هو سياق كلام البحر وظاهر كلام
شرح المنية ايضا قال واما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز ما لم يعلم
منه ما يفسد الصلوة على اعتقاد المقتدي عليه الاجماع انما اختلف في الكراهة
انتهى فيفسد بالمفسد دون غيره كما ترى انتهى کہا شامی نی شرح در المختار کے
باب امامت مین قول وسکا لکن فی البحر الخ یہ وہی معتمد علیہ واسطی میلان محققین کے
طرف اسکی اور واسطی شہادۃ قواعد مذہب کے اوپر اور کہا بہت مشائخ نے کہ اگر
ہو عادۃ اوسکی عادۃ احتیاط مواضع اختلاف مین تو جائز ہی اقتدا اور اگر نہین تو نہین

۲۹

ذکر کیا اور سند میری یہ کہتا ہوں میں کہ یہ مبنی ہے اسپر کہ عبرت مذہب مقتدی کی ہے
اور یہی صحیح ہے کہا گیا ہے کہ عبرت مذہب امام کی ہے اور اسی پر ہے ایک جماعت کہا
نہایہ میں و ہو اقیس یعنی یہ قول قیاس تر ہے پس اسپر متفرع ہوتا ہے یہ کہ صحیح ہو اقتدا
اگرچہ نہ احتیاط کرے جیسا کہ آوے گا ذکر میں یعنی اگرچہ نہ احتیاط کرے اپنے مذہب کے
فرائض اور شرائط اور نواقض اور مفاسد کی کیونکہ عنقریب آوے گا بیان اسبات کا
کہ اعتبار مذہب مقتدی کا صحت و فساد نماز میں متفق علیہ ہے اور اعتبار مذہب امام
کا مختلف فیہ ہے بایں طور کہ نزدیک جمہور علما کے نہیں اعتبار صحت اور فساد نماز
میں مگر راے مقتدی کو اور نزدیک ایک جماعت کے راے امام کا بھی معتبر ہے قال فی
الفتاوی العالمگیریۃ فی الفصل الثالث من الباب الخامس فی الامامۃ والاقتداء بشافعی
المذهب انما يصح اذا كان يتحامى مواضع الخلاف بان يتوضأ من الخارج النجس من
غير السبيلين كالفصد وان لا ينحرف عن القبلة انحرافا فاحشا ولا متعصبا ولا
شاكا في ايمانه وان لا يتوضأ في ماء الراكد القليل وان يغسل ثوبه من المني
ويفرك اليابس منه وان لا يقطع الوتر وان يراعي الترتيب في الفوائت وان يمسح
ربع رأسه هكذا في النهاية والكفاية في باب الوتر انتهى کہا فتاوی عالمگیری کے
تیسری فصل میں کہ وہ باب خامس فی الامامۃ سے ہے اقتدا ساتھ شافعی المذہب کے
نہیں ہے صحیح مگر جبکہ پرہیز کرے مواضع اختلاف سے بایں طور کہ وضو کرے خارج نجس سے
غیر سبیلین سے مانند فصد اور نہ منحرف ہو قبلہ سے انحراف فاحش اور نہ متعصب ہو
اور نہ شاک ہو ایمان میں اور نہ وضو کرے پانی قلیل سے اور پاک کرے اپنے
کپڑے کو منی سے اور نہ قطع کرے وتر کو اور مراعی ہو ترتیب فوائت کا اور مسح کرے

ربع سر کا اسی طرح ذکر کیا ہی ہدایہ اور کفایہ میں قال فی فتاوی قاضی خان فی
فصل من یصح به الاقتداء ومن لا یصح به الاقتداء اما الاقتداء بشفعوی المذهب
قالوا لا باس به اذا لم یکن متعصبا ولا شاکا فی ایمانه ولا متحرفا فاحشا وان یکون
متوضیا من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یتوضا بالماء الراکد القلیل الذی
یقع فیه النجاسة انتهی کہا فتاوی قاضی خان کی فصل من یصح به الاقتداء ومن
لا یصح به الاقتداء میں ایسا اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کی کہا فقہانی کہ نہیں کچہ خوف
جبکہ نہو متعصب اور نہ ہو شاک ایمان میں اور نہ ہو منحرف بہت یعنی قبلہ سی اور ہو وضو
کرنیوالا خارج نجس سے کہ غیر سبیلین سی نکلی اور نہ وضو کری پانی قلیل سی کہ اوسمیں
نجاست ہو تمام ہوا کلام قاضی خان کا قال الحلبی فی شرح شرح الوقایه فی باب الوتر
دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بشافعی المذهب وعلی المتابعة فی قراءة القنوت
فی الوتر واذا علم المقتدی ما یزعم فساد صلوته کالفصد وغیره لا یجوز له الاقتداء
کذا فی الهدایه انتهی یعنی کہا حلبی نی شرح شرح وقایہ کی باب الوتر میں کہ دلالت
کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی شافعی المذہب سے اور اوپر جواز متابعت قراءۃ
قنوت کی وتر میں اور جبکہ معلوم کری مقتدی اس شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان
کرتا ہی اوس سی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز اقتدا ساتھہ
اوسکی اسی طرح ہی ہدایہ میں قال القہستانی فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی باب
الوتر والاکتفاء مشیرا الی انه لا یکره امامة الشافعی لکن فی الزاهدی انها
مکروهة وفی وتر النهایه انها غیر جائزة فالاحوط ان لا یصلی خلفه کما فی الجواهر
هذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شک فی الاحتراز لم یجز الاقتداء

مطلقا کما فی النظم انتہی کما قہستانی فی نقایہ شرح مختصر وقایہ کی باب الوتر
مین کہ اکتفا اشارہ کرتا ہی کہ اقتدا خلف امام شافعی المذہب کی مکروہ نہین لاکن
زاہدی مین ہی کہ وہ نماز مکروہ ہی اور وتر ہدایہ مین ہی کہ وہ نماز نہین جائز پس
احوط یہہ ہی کہ نہ پڑہی نماز پیچہی امام شافعی المذہب کے جیساکہ جواہر مین ہی اور یہہ
اوسوقت ہی کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہہ امام شافعی المذہب پرہیز کرتا ہی مواضع
اختلاف سی پس اگر شک کریگا اوسکے پرہیز مین تو نہین جائز اقتدا ساتہہ اوسکی مطلقا
تمام ہوا کلام قہستانی کا قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوٰۃ خلف
الشافعیۃ فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا
فالاقتداء صحیح والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلاۃ خلف کل مخالف
کذلک انتہی کما بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین کہا پر نماز پیچہی شافعیہ کی حاصل
اوس خبر کا جو کہ مجتبی مین ہی یہہ ہی کہ ہو وہ امام شافعی المذہب رعایت کرنیوالا شرائط
اور ارکان ہماری مذہب کا تو اقتدا صحیح ہی اور اگر نہو تو نہین صحیح ہی اور کچہہ خصوصیت
شافعیہ کی نہین بلکہ نماز پیچہی ہر مخالف کی ایسا ہی حکم رکہتی ہی قال الحلبی فی الکبیر
شرح منیۃ المصلی فی فصل الامامۃ اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز
ما لم یعلم منہ ما یفسد الصلوٰۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی
الکراہۃ قیل یکرہ وقیل لا یکرہ حتی قالوا لو شاہد من الشافعی انہ توضأ ثم
[illegible] ولم یتوضأ یجوز لہ الاقتداء بہ او علم منہ المقتدی ما یفسد الصلوٰۃ
فی اعتقاد الامام کما لو رای الشافعی مس ذکرہ او امرأۃ ثم یصلی ولم یتوضأ
یجوز لہ الاقتداء بہ فالاکثر علی انہ یجوز وہو الاصح واختار الہندی والحمد [illegible]

ربع سر کا اسی طرح ذکر کیا ہی ہدایہ اور کفایہ مین قال فی فتاوی قاضی خان فی
فصل من یصح به الاقتداء ومن لا یصح به الاقتداء اما الاقتداء بشفعوی المذهب
قالوا لا باس به اذا لم یکن متعصبا ولا شاکا فی ایمانه ولا منحرفا فاحشا وان یکون
متوضیا من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یتوضا بالماء الراکد القلیل الذی
یقع فیه النجاسة انتهی کہا فتاوی قاضی خان کی فصل من یصح به الاقتداء ومن
لا یصح به الاقتداء مین اپر اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کی کہا فقہا نی کہ نہین کچھہ خوف
جبکہ نہو متعصب اور نہ ہو شاک ایمان مین اور نہ ہو منحرف بہت یعنی قبلہ سی اور ہو وضو
کرنیوالا خارج نجس سے کہ غیر سبیلین سی نکلی اور نہ وضو کری پانی قلیل سی کہ اوسمین
نجاست ہو تمام ہوا کلام قاضی خان کا قال الحلبی فی شرح شرح الوقایه فی باب الوتر
دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بشافعی المذهب وعلی المتابعة فی قراءة القنوت
فی الوتر واذا علم المقتدی ما یزعم فساد صلوته کالفصد وغیره لا یجوز له الاقتداء
کذا فی الهدایة انتهی یعنی کہا حلبی فی شرح شرح وقایہ کی باب الوتر مین کہ دلالت
کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی شافعی المذہب سے اور اوپر جواز متابعت قراءة
قنوت کی وتر مین اور جبکہ معلوم کری مقتدی اس شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان
کرتا ہی اوس سی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہین جائز اقتدا ساتھہ
اوسکی اسی طرح ہی ہدایہ مین قال قهستانی فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی باب
الوتر والاکتفاء مشیرا الی انه لا یکره امامة الشافعی لکن فی الزاهدی انها
مکروهة وفی وتر النهایة انها غیر جائزة فالاحوط ان لا یصلی خلفه کما فی الجواهر
هذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شک فی الاحتراز لم یجز

مطلقا کما فی النظم انتھی کما قہستانی فی نقایہ شرح مختصر وقایہ کی باب الوتر
مین کہ اکتفا اشارہ کرتا ہی کہ اقتدا خلف امام شافعی المذہب کی مکروہ نہین لاکن
زاہدی مین ہی کہ وہ نماز مکروہ ہی اور وتر نہایہ مین ہی کہ وہ نماز نہین جائز پس
احوط یہہ ہی کہ نہ پڑھی نماز پیچھی امام شافعی المذہب کے جیسا کہ جواہر مین ہی اور یہہ
اوسوقت ہی کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہہ امام شافعی المذہب پرہیز کرتا ہی مواضع
اختلاف سی پس اگر شک کریگا اس پرہیز مین تو نہین جائز اقتدا ساتھہ اوسکی مطلقا
تمام ہوا کلام قہستانی کا قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوۃ خلف
الشافعیۃ فی اصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا
فالاقتداء صحیح والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف
کذلک انتھی کما بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین کہ اوپر نماز پیچھی شافعیہ کی حاصل
اوس چیز کا جو کہ مجتبی مین ہی یہ ہی کہ ہو وہ امام شافعی المذہب رعایت کرنیوالا شرائط
اور ارکان ہماری مذہب کا تو اقتدا صحیح ہی اور اگر نہو تو نہین صحیح ہی اور کچھہ خصوصیت
شافعیہ کی نہین بلکہ نماز پیچھی ہر مخالف کی ایسا ہی حکم رکھتی ہی قال الحلبی فی الکبیری
شرح منیۃ المصلی فی فصل الامامۃ اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز
ما لم یعلم منہ ما یفسد الصلوۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما الخلاف فی
الکراھۃ قیل یکرہ وقیل لا یکرہ حتی قالوا لو شاھد من الشافعی انہ ... ثم
... صلی یجوز الاقتداء بہ الا ... المقتدی ما یفسد الصلوۃ
فی اعتقاد الامام کما لو رای الشافعی مس ذکرہ او امراۃ ثم یصلی ولم یتوضأ
یجوز لہ الاقتداء بہ فالاکثر ... وھو الاصح واختار الہندوانی ...

جماعت منہم صاحب النہایۃ عدم الجواز لان اعتقاد الامام انه ليس في الصلوٰة

والبناء على المعدوم قلنا المقتدي يرى جوازها والمعتبر في حقه راي نفسه لا

راي غيره انتہی کہا حلبی نے کبیری شرح منیۃ المصلی کی فصل الامامت مین اقتدا

ساتھہ مخالف فی الفروع کی مانند شافعی المذہب کی جائز ہی جبتک کہ نہ معلوم

ہوا سی وہ چیز کہ وہ مفسد نماز ہی مذہب مقتدی پر اسپر ہی اجماع علما کا اور جیسا

علما کا نہین کراہت مین نہ فسادمین باین طور کہ کہا گیا ہی مکروہ ہی اور کہا گیا ہی

کہ مکروہ نہین ہی یہانتک کہ کہا فقہانی کہ حنفی اگر دیکھی شافعی المذہب کو کہ فصد کہلوائی

پھر غایب ہوگیا وہ دیکھا اوسکو نماز پڑہتا تو جائز ہی اس حنفی کو اقتدا ساتھہ اس شافعی

المذہب کی اور اگر معلوم کری مقتدی اوس سی وہ چیز کہ مفسد نماز کی ہی مذہب امام مین

نہ مذہب مقتدی مین جیسا کہ دیکھی حنفی شافعی کو مس کرتا ذکر کو یا عورت کو پھر پڑہی

نماز بغیر وضو کی آیا جائز ہی ساتھہ اسکی اقتدا پس جمہور علما کا اوپر جواز کی ہین اور یہی

صحیح تر ہی اور اختیار کیا ہندوانی نی اور ایک جماعۃ نی کہ اون مین سی صاحب نہایہ

ہی عدم جواز کو اسواسطی کہ اعتقاد امام کا یہہ ہی کہ مین نہین ہون نماز مین واسطی

نہ ہونی وضو کے اور نہین بنا اوپر شی معدوم کی کہتی ہین ہم یعنی جمہور علما کہ مقتدی

قایل ہی جواز کا اور معتبر حق اوسکی مین مذہب اوسکا ہی نہ مذہب امام کا تمام ہوا کلام

حلبی کا جاننا چاہیے کہ معتبر صحت اور فساد نماز مقتدی مین مذہب اوسی اعتقاد

مقتدی کا ہی بالاتفاق جیسی کہ تصریح کی ہی شامی نی شرح درالمختار کی ان لفظون مین

ذکر العلامة نوح آفندي ان اعتبار راي المقتدي في الجواز وعدمه متفق

عليه وان الخلاف انما هو في اعتبار راي الامام ايضا فالحنفي اذا راي في ثوب

امام شافعی میں لا یجوز اقتداء وہ بہ اتفاق ہے اور اعتبار کرنا مذہب امام کی

اسمین اختلاف ہے علماء کا جمہور علما کی قائل ہین اسکی کہ فقط مذہب مقتدی کا

معتبر ہی نہ مذہب امام کا اور ہندوانی اور ایک جماعت نے یہ اختیار کیا ہی کہ اعتبار

مذہب امام کا ہی چاہیئے پس اس سے تین صورتین حاصل ہوئین ایک متفق علیہ فساد

مین اور ایک متفق علیہ صحت مین اور ایک مختلف فیہ ہی درمیان جمہور اور جماعت

کی تیسری صورت کہ متفق علیہ ہی فساد مین وہ ہی کہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ وہ مذہب

مقتدی مین موجب فساد نماز کی ہی اور وہ صورت کہ متفق علیہ ہی صحت مین

وہ ہی کہ نہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی مقتدی کی مذہب

مین یا امام کی مذہب مین اور وہ صورت کہ مختلف فیہ ہی درمیان جمہور اور

جماعت کی وہ ہی کہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ امام کی مذہب مین موجب فساد نماز

کی ہی نہ مقتدی کی مذہب مین پس اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو وضو کرکی امام ہوا بعد

سیلان خون کی تو اس صورت مین اقتدا صحیح نہین ہی بالاتفاق کیونکہ صادر

ہوئی امام سی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب مین اور وہ چیز کہ

صادر ہوا امام سی کہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب مین وہ نماز فاسد

اور اقتدا باطل ہی بالاتفاق اور اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر دم سایل

یا مس ذکر اوس سی ہوا پھر وضو جدید کر لیا تو اس صورت مین اقتدا صحیح ہی بالاتفاق

کیونکہ کوئی چیز صادر نہین ہوئی امام سی کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب

مین یا امام کی مذہب مین اور اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر مس ذکر کرکی

امام ہوا حنفی کا تو اس صورت مین اقتدا صحیح ہی نزدیک جمہور کی کیونکہ امام سے

اعتقاد رائے ہیں ما صرح بہ الغزنوی فی رسالتہ المسماۃ لغایۃ التحقیق

نہیں صادر ہوئی کوئی چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب میں اور
نزدیک ہندوانی وغیرہ کی یہ قید صحیح نہیں ہی کیونکہ صادر ہوئی امام سی وہ چیز کہ
موجب فساد نماز کی ہی امام کی مذہب مین پس ثابت ہوا ان نقول علماء ثقات و
فضلای ثقات سی اور کتب متداولہ معتبرہ سی کہ نماز پیچھی ان لوگون کی درست نہین ہے
نزدیک جمیع فقہا کی خاص کر اوسوقت کہ اعتقاد رکھتا ہو باین طور کہ مقلدین مذہب
خاص کی بدعتی اور مشرک ہین اسوقت بطریق اولی درست نہین کیونکہ یہ اعتقاد
مخالف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اہل سنت وجماعت کی ہے
اما کتاب اللہ پس فرمایا اللہ جل شانہ نی فاسألوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
یعنی پوچھو تم اہل ذکر سی اگر نہین ہو تم اہل علم پس حکم اور امر کیا اللہ تعالی نی ساتھ
تقلید اہل ذکر کی لیکن اتباع جمیع افراد اہل ذکر غیر مراد ہین باجماع امت قال
الطحاوی فی شرح الدر المختار والشامی فی رد المحتار شرح الدر المختار وصاحب
البحر الرائق فی رسائل الزینیة قال الشیخ ابن الهمام فی فتح القدیر قد استقر
رأی الاصولیین علی ان المفتی هو المجتهد واما غیر المجتهد ممن حفظ اقوال
المجتهد فلیس بمفت فوجب علیه ان یذکر قول المجتهد کالامام علی جهة الحکایة
انتهی قال فی الفتاوی الظهیریة فی کتاب القضاء اجمع الفقهاء علی ان
المفتی یجب ان یکون من اهل الاجتهاد وان لم یکن من اهل الاجتهاد لا یحل له
ان یفتی الا بطریق الحکایة انتهی قال شیخ الاسلام العینی فی شرح الکنز فی
شرح الکنز فی کتاب القضاء قال البزدوی فی اصوله اجمع العلماء ای الفقهاء
علی ان المفتی یجب ان یکون من اهل الاجتهاد وان لم یکن من اهل الاجتهاد فان

فلا یحل له ان یفتی الا بطریق الحکایة انتهی قال الامام الاسفرائنی فی شرح منهاج
الاصول للقاضی البیضاوی انهم اجمعوا علی ان العامی لا یجوز له ان یستفتی الا
من غلب علی ظنه انه من اهل الاجتهاد والورع انتهی قال الشیخ ابن الهمام فی تحریر
الاصول مسئلة الاتفاق علی حل الاستفتاء ممن عرف من اهل الاجتهاد والعدالة و
علی منعه ان ظن احدهما انتهی فاذا عرفت ان جمیع افراد اهل الذکر غیر مراد بالاجماع
فالمطلق یحمل علی الفرد الکامل لان المطلق یحمل علی الفرد الکامل غالبا کما قال الچلپی
فی بحث الاوقات قلنا المطلق ینصرف الی فرد الکامل غالبا انتهی یعنی کہتی ہین ہم
کہ مطلق پھیرا جاتا ہی طرف فرد کامل کی غالبا پس چونکہ اتباع جمیع افراد اہل ذکر کے
غیر مراد ہی باجماع امت تو متعین ہوا فرد کامل نہ فرد ناقص پس مامور بہا ورواجب
ہوئی تقلید فرد کامل کے نہ فرد ناقص کی ساتھہ کتاب اللہ کی واما سنۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نضر اللہ عبدا سمع
مقالتی فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی
من هو افقه منه رواه احمد والترمذی والدارمی وابوداؤد وابن ماجه
یعنی تروتازہ کری اللہ تعالی اوس بندی کو کہ سنا اوسنی حدیث میری کو پس حفظ
کیا اوسکو اور نگاہ رکھا اوسکو اور پہنچایا اوسکو اسواسطی کہ بسا اوقات حامل حدیث
کا غیر فقیہ ہوتا ہی اور بسا اوقات حامل حدیث کا پہنچاتا ہی طرف اوسکی کہ وہ بہت
فقیہ ہوتا ہی اوس سی پس اس حدیث نی دلالت کی اسپر کہ مصداق نضر اللہ کا وہ شخص
ہی کہ تغلیب کری افقہ کی یعنی فرد کامل کی واخرج عن ابن عباس قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من تولی من امر المسلمین شیئا فاستعمل علیهم رجلا

وهو يعلم ان فيهم من هو اولى بذلك و اعلم منه بكتاب الله وسنة رسوله فقد
خان الله ورسوله وجماعة المسلمين رواه الطبرانی ذکره عبد الحکیم فی حاشیة
الهدایه ومثله فی الهدایة یعنی روایت ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ جو شخص متولی ہو کسی امر کا امور مسلمانون مین سی پس مقرر کیا اون پر
کسی شخص کو حال آنکہ وہ جانتا ہی کہ اون مین اور کوئی بہتر اولی ہی ساتھ اوسکے
اور بہت علم رکھتا ہی اوس سی کتاب اللہ کا اور سنت رسول اللہ کا پس تحقیق خیانت کے
اوسنی اللہ اور رسول اوسکی کی اور جماعت مسلمانون کی روایت کیا اوسکو طبرانی نے
اور مثل اوسکی مذکور ہی ہدایہ مین پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو سب سے اعلم ہو اوسکی
تقلید لازم اور واجب ہے پس ثابت ہوئی ساتھ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے تقلید فرد
کامل کی نہ فرد ناقص کی پس ضرور تھی یہ بات کہ ہو تیہ فرد کامل ائمہ اربعہ مین منحصر
ہی باجماع اہل سنت کی جیسا کہ گذرا پس جب اختیار کریگا مقلد مذہب فرد کامل کا ائمہ
اربعہ مین سی تو واجب ہوگا اوسپر دوام اور استمرار ساتھ اس آیت اور ان حدیثون کا
کی پس واجب ولازم ہوا اوسپر دوام و استمرار مذہب امام اپنی پر بحکم اس آیت اور
ان احادیث کی پس جو اس مقلد کو بدعتی یا مشرک کہی وہ مخالف کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ کی ہی اما اجماع اهل السنت والجماعة فقال الامام الغزالی فی احیاء
العلوم فی الرکن الثانی من الباب الثانی بل علی مقلد اتباع مقلده فی کل تفصیل
فاذا المخالفة للمقلد متفق علی کونه منکرا بین المحصلین وهو عاص بمخالفته
انتهی کہا امام غزالی نی احیاء العلوم کی رکن ثانی مین باب ثانی سی ملکہ واجب
ولازم ہی ہر مقلد پر اتباع امام اپنی کا ہر مسئلہ مین اسواسطی کہ مخالفت اپنی امام کی

٣٦

منکر اور مذموم اور قبیح ہی باتفاق علماء کی اور وہ کنندہ کا ـ ہی بسبب مخالفت کرنی کے
تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال الامام الغزالی فی کیمیاء السعادة فی بحث آداب
الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فی بیان شروط المحتسب اگر شافعی مذہب نکاح
بی ولی کند یا نبیذ خرما خورد او را منع کردن روا بود کہ مخالفت کردن صاحب مذہب خود
نزدیک ہیچکس روا نبود انتہی کہا امام غزالی نی کہ اگر شافعی مذہب نکاح بغیر ولی کی کری
یا نبیذ خرما پیوی تو محتسب کو بھی روا ہی منع کرنا اسواسطی کہ مخالفت کرنی مذہب امام اپنی کے
نزدیک کسی کی درست نہیں تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال شاہ ولی اللہ فی عقد الجید
والمرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لہ مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ انتہی کہا
شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید میں کہ مفتی بہ نزدیک فقہا کی یہہ ہی کہ عامی جو منسوب ہے
طرف مذہب کی کہ وہ اوسکا مذہب ہی نہیں جائز اوسکو مخالفت اوس مذہب امام
اپنی کی تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ دہلوی کا قال عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان
الخضریۃ واعلم انہ لا ینافی ما ذکرنا من الزام العلماء للعامۃ بالتزام مذہب معین
لانہم انما الزموہم بذلک لاجل انہم لو لا الزامہم العامی بمذہب معین لضل
عن طریق الہدی انتہی کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان خضری میں کہ جان
یہ بات کہ نہیں منافی اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہم نی اس سی کہ علما نی لازم اور واجب کیا ہے
عامی کی واسطی لازم پکڑنا مذہب معین کا اسواسطی کہ ان علما نی نہیں لازم کیا ان کے
واسطی لازم پکڑنا مذہب معین کا مگر واسطی مہربانی کی اون پر اسلئے کہ اگر نہوتا واجب لازم
کر دینا علما کا عامی کی واسطی مذہب معین تو البتہ گمراہ ہوتا طریق ہدایت سی قال
عبد الوہاب الشعرانی فی موضع آخر بعدہ واما من لم یصل الی شہود عین الشریعۃ

الاولى فيجب عليه التقليد بمذهب احد كما مر تقريره خوفا من الوقوع في الضلال وعليه عمل الناس اليوم انتهى كما عبد الوهاب شعرانى نى اور جگہ اپر جو شخص کہ نہ پہونچے طرف مشاہدہ عین شریعت ظاہر کی یعنی مرتبہ اجتہاد کی تو واجب ہی اوسپر تقلید مذہب احد کی جیسا کہ گذری تقریر اوسکی واسطی خوف وقوع کی ضلالت مین اور یہی پر عمل لوگون کا اب تمام ہوا کلام عبد الوہاب شعرانی کا قال القہستانی فی النقایۃ شرح مختصر الوقایۃ قبیل الاشربۃ واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی التخيار فی الاخذ من کل مذهب ما يهواه ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذهب ما يباح صار فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی فيجب فی المذهب الصلابة ای اعتقاد کونه حقا وصوابا کما فی الجواهر ومشايخنا قالوا ان مذهبنا صواب يحتمل الخطاء ومذاهب غيرنا خطا يحتمل الصواب کما فی المصفی انتهى کہا قہستانی نی نقایہ شرح مختصر وقایہ مین تہوڑا سا پہلی کتاب الاشربہ کی جان تو یہ بات کہ جو شخص کہ کرتا ہی حق کو متعدد باین طور کہ قایل ہی کل مجتہد مصیب کا مانند فرقہ معتزلہ کی تو ثابت کرتا ہی عامی کی لئی اختیار عمل کرنے مین ہر مذہب سی جو چاہے اور وہ شخص کہ کرتا ہی حق کو واحد باین طور کہ وہ قایل ہی ان المجتہد قد یصیب وقد یخطی کا مانند ہماری علما کی تو وہ لازم کرتا ہی عامی کو امام واحد جیسا کہ کشف مین ہی پس اگر اخذ کریگا ہر مذہب سی مباحات اوسکی ہوگا وہ فاسق پورا جیسا کہ شرح طحاوی مین ہے پس واجب ہی مذہب مین صلابت یعنی اعتقاد کرنا مذہب ہمارا حق اور صواب ہے یعنی بہ نسبت اور مذاہب کے جیسا کہ کتاب جواہر مین ہی اور علما ہماری فرماتی ہین کہ مذہب ہمارا صواب ہی احتمال ہی خطا کا اور مذہب غیر ہمارے کا خطا ہی احتمال

محمد کریم الله

محمد منصور

محمد بہاء الدین | محمد محمد طالب الدین

ہی صواب کا جیسا کہ مصفے مین ہی تمام ہوا کلام قہستانی کا قال الشیخ عبد الحق الدہلوی

فی مرج البحرین ہمہ در فقہ وکلام وچہ در تصوف امام ومتبوع وشیخ یکی باید بس انچہ گفتہ

اند اصنفی لا مذہب لہ صحیح نباشد مگر باعتبار اخذ اولی واحوط از روایات مذہب احد

کہ التزام واتباع آن کردہ است اگرچہ قول جمہور ائمہ آن مذہب باشد وجمیع ائمہ طریقت

واساطین ملت تابع مذہب فقہا بودہ اند چنانچہ سید الطایفہ جنید بغدادی در مذہب

ابو ثور بود وغوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی در مذہب امام احمد بن حنبل وشبلی

مالکی وحریری حنفی ومحاسبی شافعی قدس اللہ اسرارہم ورضی اللہ عنہم اجمعین انتہے

قال العارف الحقانی الشیخ عبد الحق الدہلوی فی الصراط المستقیم شرح سفر

السعادۃ فی دیباجۃ الکتاب قرار داد علما بمصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین

وتخصیص مذہب است وضبط وربط کار دین ودنیا ہمدرین صورت بود از اول مخیر

است ہر کدام راکہ اختیار نماید صورت دارد لیکن بعد از اختیار یکی بجانب دیگری رفتن

بی توہم سوء ظن وتفرق وتشتت در اعمال واحوال نخواہد بود قرار داد متاخرین علما

برین است وہو المختار وفیہ الخیر انتہی یعنی شرح سفر السعادۃ کی دیباچہ مین ہی کہ متفق ہی

علما کا اور مصلحت دین اونکی تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور ضبط اور ربط کا

دین ودنیا کا بہی اسی صورت مین ہی اول مرمین مخیر ہی جسکو چاہی اختیار کری لیکن

بعد اختیار ایک مذہب کے مذاہب اربعہ سی بجانب دوسری کی جانا بغیر توہم

بدظنی کی اور پراگندہ ہونی اعمال اور اقوال دین کی نہو گا قرار داد متاخرین علما کا

یہی ہی اور یہی مختار ہی اور اسی مین خیر ہی تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا قال الشیخ

عبد الحق فی موضع اخر خانہ دین این چہار ست وہر کہ راہی ازین راہہا وزری

عبدہ محمد یوسف

الاجوبۃ المرقومۃ حقیق بالتصدیق عند ذوی التحقیق کتبہ عبدہ مسکین محمد عبد القادر

محمد عبد القادر

من اجاب فقد اصاب

محمد شاہ

۳۹

لا ریب فی ان نتیجۃ الجواب اصاب من اجاب فقط

محمد یوسف علی

محمد ... الدین

ابراہیم

صلع ... ۱۵ ماہ ... ۱۲ ...

ازین در اختیار خود در راه دیگر رفتن و در پی دیگر گرفتن عبث و یاوه باشد کارخانهٔ
عمل از ضبط بیرون افکندن و از راه مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک
طریق ورع و احتیاط دارد بیم از مذهب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی
و فائده اش اعم و اتم و احتیاط در ان اکثر باشد فرود اختیار کند و براه رخصت عمل
ساختن و حیله اندوزی نرود و این طریق متاخران است و شک نیست که این طریق
محکم تر و مضبوط تر است و گویند که طریق پیشینیان بر خلاف این بود و ایشان تعیین
مذهب و اتباع مجتهد واحد را از واجبات نمیدانستند انتهی کہا شیخ عبد الحق نی تحقیق
خانہ دین کا یہ چار مذہب ہیں اور ہر شخص جو ان چار مذاہب سے ایک مذہب
اختیار کرے اوسکو مذہب دیگر کا عبث اور بیاوہ ہے اور کارخانہ عمل کا ضبط اور
ربط سے باہر پھینکنا ہے اور راہ مصلحت سے باہر ڈالنا ہے اور جو شخص قصد سلوک ۴۰
طریق ورع اور احتیاط کا رکھی ہے اوسی مذہب واحد سے مختار روایت کہ دلیل
اوسکی احسن اور اقوی ہو اور فائدہ اوسکا عام اور تمام ہو اور احتیاط اوس میں اکثر
اور زیادہ ہو اختیار کرے اور براہ رخصت اور حیلہ اندوزی نہ جاوے اور یہ طریق متاخرین
کا ہے اور شک نہیں کہ یہ طریق محکم تر اور مضبوط تر ہے اور کہتے ہیں کہ طریق متقدمین
کا برخلاف طریق متاخرین کی تہا متقدمین تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا
واجبات سے نہیں جانتے تھے تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا یعنی علماء متاخرین
تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے جانتے ہیں اور علماء متقدمین
تعیین مذہب کا اور اتباع مذہب احد کا واجبات سے نہیں جانتے تھے لیکن طریق
علماء متاخرین محکم تر اور مضبوط تر ہے و ہو المختار و فیہ الخیر لا فی غیرہ ہیہ خلاصہ

کلام شیخ عبدالحق کا اور مرزا دمتاخرین نے بھی علماء زمانہ اقرب مذاہب اربعہ کی ہیں ✤

قال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الانصاف فی باب حکایۃ حال الناس علم ان الناس

کانوا قبل المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ

وبعد المأتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی

مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی کہا شاہ ولی اللہ

دہلوی نے اپنی کتاب میں کہ مسمی بانصاف ہے باب حکایت حال الناس میں کہ جان

یہہ بات کہ لوگ پہلی سینکڑے اور دوسری سینکڑے میں نہیں جمع تھے تقلید پر ساتھ

مذہب واحد بعینہ کی اور بعد دو سو برس کی ظاہر ہوا مذہب پکڑنا مجتہدین معینوں کا

اور قلیل تہا وہ شخص کہ نہ اعتماد کرے اوپر مذہب مجتہدین کی اور یہی یہہ واجب

اس زمانہ میں تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ کا قال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب

التعزیر وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب آخر یستوجب التعزیر انتہی

یعنی کہا فقہا نے کہ تحقیق انتقال کرنے والا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے

گنہگار ہے مستحق تعزیر کا ہے قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ ارتحل الی

مذہب الشافعی یعزر فان العلماء حاشاہم اللہ تعالیٰ ان یریدوا الازدراء بمذہب

الشافعی وغیرہ بل یطلقون تلک العبارات المنع من الانتقال خوفا من التلاعب

بمذاہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی القنیۃ وامر بعض الکتب المذہبیۃ لیس

للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی کہا شامی نے

شرح در المختار میں نیچے اس قول کی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر کہ تحقیق علماء پاک

اور منزہ کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] ہیں کہ ارادہ کریں وہ تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ

ازین در با اختیار خود در براه دیگر رفتن و دری دیگر گرفتن عبث و یاوه باشد کار خانه عمل از ضبط بیرون افکندن و انداختن مصلحت بیرون افتادن ہست واگر مقصد سلوک طریق ورع و احتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی و فائده اش اعم و اتم و احتیاط در آن اکثر باشد فرا گرفته اختیار کند و براه رخصت و مسامحه و حیله اندوزی نرود و این طریق متاخران ہست و شک نیست که این طریق محکم تر و مضبوط تر ہست و گویند که طریق پیشینیان برخلاف این بود و ایشان تعیین مذہب و اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمیدانستند انتہی کہا شیخ عبد الحق نے کہ کارخانہ دین کا یہ چار مذہب ہیں اور ہر شخص جو ان چار مذاہب سے ایک مذہب اختیار کرے اوسکو مذہب اور دیگر کا عبث اور بیہودہ ہے اور کارخانہ عمل کا ضبط اوس سے باہر پھینکنا ہے اور راہ مصلحت سے باہر ڈالنا ہے اور جو شخص مقصد سلوک طریق ورع اور احتیاط کا رکھے ہے اوسی مذہب واحد سے مختار روایت کہ دلیل اوسکی احسن اور اقوی ہو اور فائدہ اوسکا عام اور تمام ہو اور احتیاط اوس میں اکثر اور رواف ہو اختیار کرے اور براہ رخصت اور حیلہ اندوزی نہ جاوے اور یہ طریق متاخرین کا ہے اور شک نہیں کہ یہ طریق محکم تر اور مضبوط تر ہے اور کہتے ہیں کہ طریق متقدمین کا برخلاف طریق متاخرین کے تہا متقدمین تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے نہیں جانتے تھے تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا یعنی علماء متاخرین تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے جانتے ہیں اور علماء متقدمین تعیین مذہب کا اور اتباع مذہب احد کا واجبات سے نہیں جانتے تھے لیکن طریق علماء متاخرین محکم تر اور مضبوط تر ہے و ہو المختار رونیۃ الخیر لا فی غیرہ یہ ہے خلاصہ

۴۰

کلام شیخ عبد الحق کا اور مرزا د متاخرین سے علماء زمانہ تقریر مذاہب اربعہ کی ہیں ＊

قال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الانصاف فی باب حکایۃ حال الناس اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ وبعد المأتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی کتاب میں کہ مسمی بانصاف ہے باب حکایت حال الناس میں کہ جان تو یہہ بات کہ لوگ پہلی سینکڑی اور دوسری سینکڑی میں نہیں جمع تھے تقلید پر ساتھ مذہب واحد معینہ کی اور بعد دو سو برس کی ظاہر ہوا مذہب پکڑنا مجتہدین معینوں کا اور قلیل تہا وہ شخص کہ نہ اعتماد کرے اوپر مذہب مجتہدین کی اور وہی یہہ واجب اس زمانہ میں تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ کا قال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب التعزیر وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب آخر یستوجب التعزیر انتہی یعنی کہا فقہا نے کہ تحقیق انتقال کرنے والا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے گنہگار ہے مستحق تعزیر کا ہے قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر فان العلماء حاشاہم اللہ تعالی ان یریدوا الازدراء بمذہب الشافعی وغیرہ بل یطلقون تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذاہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی القنیۃ رامزا لبعض الکتب لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی کہا شامی نے شرح در المختار میں بیچ اس قول کی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر کہ تحقیق علماء پاک اور منزہ کیا ان کو اللہ تعالی نے یہہ بات سے کہ ارادہ کریں وہ تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ

۱۴
باعث طلاق وغیرہ کے سوال ایات قرآن در باب نجاست وغیرہ اور در باب طلاق وارد ہوئیں ہیں اور حکم مجتہد کا بعد چار سال کے کسی آیت یا حدیث مشہور سے ثبوت کو نہیں پہونچا اور ...

از یکی در بعضی اختیار خود و براه دیگر رفتن و دری دیگر گرفتن عبث و بیهوده باشد کار
عمل از ضبط بیرون افکندن و از رابطهٔ مصلحت بیرون افتادن است و اگر مقصد سلوک
طریق ورع و احتیاط دارد هم از مذهب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی
و فائده اش اعم و اتم و احتیاط دران اکثر باشد فرا گیرد و اختیار کند و براه رخصت
مسامحه و حیله اندوزی نرود و این طریق متاخران است و شک نیست که این طریق
محکم تر و مضبوط تر است و گویند که طریق پیشینیان برخلاف این بود و ایشان تعیین
مذهب و اتباع مجتهد واحد را از واجبات نمی‌دانستند انتهی کہا شیخ عبد الحق نے کہ تحقیق
خاندان دین کا یہ چار مذہب ہیں اور ہر شخص جو ان چار مذاہب سے ایک مذہب
اختیار کرے اوسکو مذہب دیگر پر جانا عبث اور بیہودہ ہے اور کارخانہ عمل کا ضبط اور
رابطے سے باہر پھینکنا ہے اور راہ مصلحت سے باہر ڈالنا ہے اور جو شخص مقصد سلوک
طریق ورع اور احتیاط کا رکھے ہے اوسی مذہب واحد سے مختار روایت کہ دلیل
اوسکی احسن اور اقوی ہو اور فائدہ اوسکا عام اور تمام ہو اور احتیاط اوس میں اکثر
اور وافر ہو اختیار کرے اور براہ رخصت اور حیلہ اندوزی نہ جاوے اور یہ طریق متاخرین
کا ہے اور شک نہیں کہ یہ طریق محکم تر اور مضبوط تر ہے اور کہتے ہیں کہ طریق متقدمین
کا برخلاف طریق متاخرین کے تھا متقدمین تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا
واجبات سے نہیں جانتے تھے تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا یعنی علماء متاخرین
تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے جانتے ہیں اور علماء متقدمین
تعیین مذہب کا اور اتباع مذہب احد کا واجبات سے نہیں جانتے تھے لیکن طریق
علماء متاخرین محکم تر اور مضبوط تر ہے دیکھو المختار و فیہ الخیر الا فی غیرہ ... خلاصہ

۴۰

کلام شیخ عبد الحق کا اور مراد متاخرین سے علماء زمانہ اقرب بعد اسبیاء اربعہ کی ہیں ۔

قال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الانصاف فی باب حکایۃ حال الناس اعلم ان الناس
کانوا قبل المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ
وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی
مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی کہا شاہ ولی اللہ
دہلوی نے اپنی کتاب میں کہ مسمّٰی بانصاف ہے باب حکایت حال الناس میں کہ جان
یہہ بات کہ لوگ پہلی سینکڑی اور دوسری سینکڑی میں نہیں جمع تھے تقلید پر تقلید
مذہب احد بعینہ کی اور بعد دو سو برس کے ظاہر ہوا مذہب پکڑنا مجتہدین معینوں کا
اور قلیل تہا وہ شخص کہ نہ اعتماد کرے اوپر مذہب مجتہدین کی اور یہی یہہ واجب
اس زمانہ میں تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ کا قال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب
التعزیر وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب آخر یستوجب التعزیر انتہی
یعنی کہا فقہا نے کہ تحقیق انتقال کرنے والا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے
گنہگار ہے مستحق تعزیر کا ہے قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ ارتحل الی
مذہب الشافعی یعزر فان العلماء حاشاہم اللہ تعالی ان یریدوا الازدراء بمذہب
الشافعی وغیرہ بل یطلقون تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب
بمذہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی القنیۃ رامزا لبعض الکتب لیس للمذہب
للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی کہا شامی نے
شرح در المختار میں بیچ اس قول کی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر کہ تحقیق علماء پاک
اور منزہ کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اس سے کہ ارادہ کریں وہ تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ

یعنی مذاہب اربعہ سے ملکہ جاری کیا ہے اونہوں نے عبارات کو واسطے منع کرنیکے
انتقال سے واسطے خوف کرنے تلاعب فی الدین کی ساتھہ مذہب مجتہدین کی اور
دلالت کرتا ہے اوس پر وہ جو ہے قنیہ مین اثر روہی بحوالہ بعض کتب مذہب کی بہنچنے
سیحا سے عامی کو یہ کہ انتقال کرے ایک مذہب سے طرف دوسری مذہب کی اور
برابر ہے اس مین حنفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدر
المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اهل السنة والجماعة قد اجتمعت
الیوم فی المذاهب الاربعة هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن
کان خارجا من هذه المذاهب فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهى
کہا طحاوی نے شرح در المختار کی کتاب الذبح مین کہ کہا بعض مفسرین نے کہ تحقیق
اہل سنت وجماعت مجتمع ہوئی ہین اب مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور
شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہب اربعہ سے ہی تو اہل بدعت اور
نار سے ہی تمام ہوا کلام طحاوی کا قال صاحب البحر الرائق فی الرسائل الزینیة فوجب
علی مقلد ابی حنیفة ان یعمل بقوله ولا یجوز له العمل بقول غیره لما نقله الشیخ قاسم فی
تصحیحه عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق
وهو المختار فی المذهب انتهى کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ مین کہ واجب
ہے مقلد ابی حنیفہ پر یہ کہ عمل کرے ساتھہ قول اونکی کے اور نہین جائز اوسکو
عمل کرنا ساتھہ قول غیر اونکی کے واسطے اوس دلیل کی کہ نقل کیا ہے اوسکو شیخ
قاسم نے تصحیح اپنی مین جمیع اصولیین سے کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل
کی بالاتفاق اور یہی مختار ہے مذہب مین تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

یعنی اگرچہ بعضے لوگون سے جواز رجوع کرنیکا تقلید سے بعد عمل کی آیا ہے لیکن مختار اور مقرر
یہی ہے کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کے بالاتفاق لیس ثابت ہوا کلام امام غزالی
اور عبدالوہاب شعرانی اور قہستانی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ عبدالحق اور حموی کے
اور شامی اور صاحب بحرالرائق وغیرہم سے اتفاق علماء اہل سنت وجماعت کا
اوپر تقلید مذہب واحد کے مذاہب اربعہ سے بطریق وجوب کے جیسا کہ مخفی نہین
ناظرین عبارات مذکورہ پر قال الملا علی القاری فی الرسالة فی جواب القفال بل
یجب حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع
الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفة وغیرہم ولیس له
ان ینتحل من مذہب الشافعی فی البعض ما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی
ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصله
انه یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم شئ ومذہب
غیرہ اباحة ذلک الشئ بعینه وعلی العکس فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء
مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة وذلک باطل انتہی کہا ملا علی قاری نے
رسالہ مین جو جواب قفال مین ہے کہ بلکہ واجب ہے اوسپر کہ معین کرے ایک
مذہب ان مذاہب سے یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسائل مین یا مذہب مالک کا
یا مذہب ابوحنیفہ وغیرہم کا اور نہین جائز اوسکو کہ لیوے مذہب شافعی سے
کچھہ جو چاہے اور مذہب غیر اوسکے سے باقی مین جو پسند کرے اسواسطے کہ
تحقیق ہم اگر جائز کہین اسکو تو البتہ پہونچاوے گا یہہ طرف خبط کی اور طرف
خروج کی ضبط سے کہ حاصل اوسکا رجوع کرے ہے طرف نفی تکلیف کی ...

۴۳

ان اتقی بجعل مع الحسن معقود کبشہ المکی فی ذبیحہ لم جالحی ہوتا ہو تی کا ابرہ السلام

یعنی مذاہب اربعہ سے ملکہ جاری کیا ہے اونہوں نے عبارات کو واسطے منع کرنیکے

انتقال سے واسطے خوف کرنے تلاعب فی الدین کے ساتہہ مذہب مجتہدین کے اور

دلالت کرتا ہے اوس پر وہ جو کہ تنبیہ مین اندروے بحوالہ بعض کتب مذہب کے نہین

سمجہا ہے عامی کو یہ کہ انتقال کرے ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے اور

برابر ہے اس مین حنفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدر

المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اہل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت

الیوم فی المذاہب الاربعۃ ہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن

کان خارجا من ہذہ المذاہب فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی

کہا طحاوی نے شرح در المختار کی کتاب الذبح مین کہ کہا بعض مفسرین نے کہ تحقیق

اہل سنت وجماعت مجتمع ہوئے ہین اب مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور

شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہب اربعہ سے ہے وہ اہل بدعت اور

نار سے ہے تمام ہوا کلام طحاوی کا قال صاحب البحر الرائق فی الرسائل الزینیۃ فوجب

علی مقلد ابی حنیفۃ ان یعمل بقولہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقلہ الشیخ قاسم فی

تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق

وہو المختار فی المذہب انتہی کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ مین کہ واجب

ہے مقلد ابی حنیفہ پر یہ کہ عمل کرے ساتہہ قول اونکے کے اور نہین جائز اوسکو

عمل کرنا ساتہہ قول غیر اونکے کے واسطے اس دلیل کے کہ نقل کیا ہے اوسکو شیخ

قاسم نے تصحیح اپنی مین جمیع اصولیین سے کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل

کے بالاتفاق اور یہی مختار ہے مذہب مین تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

ت اتقی بیشی ستمکار قصہ کا باعث ہی جادوی لیس تا وقتیکہ احمان زندگی نرینج کا باقی ہی وہ عورت محصنہ ہے کیونکہ نکاح عورت کا منعقد ہوے بعینہ سی کیے اور عورت منعقد وسکے بعد کہ زنا کار حامل ۴۲

[illegible]

یعنی اگرچہ بعضی لوگون سے جواز رجوع کرنیکا تقلید سے بعد عمل کی آیا ہے لیکن مختار اور محقق یہ ہے کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق لیس ثابت ہوا کلام امام غزالی اور عبدالوہاب شعرانی اور قہستانی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ عبدالحق اور حموی اور شامی اور صاحب بحرالرائق وغیرہم سے اتفاق علماء اہل سنت وجماعت کا اوپر تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سے بطریق وجوب کی جیسا کہ مخفی نہین ناظرین عبارات مذکورہ پر قال الملا علی القاری فی الرسالۃ فی جواب القفال بل یجب حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس له ان ینتحل من مذہب الشافعی فی البعض ما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصلہ انہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم شیء ومذہب غیرہ اباحۃ ذلک الشیء بعینہ وعلی العکس فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ وذلک باطل انتہی کہا ملا علی قاری نے رسالہ مین جو جواب قفال مین ہے کہ بلکہ واجب ہے اوسپر کہ معین کرے ایک مذہب ان مذاہب سے یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسایل مین یا مذہب مالک کا یا مذہب ابوحنیفہ وغیرہم کا اور نہین جائز اوسکو کہ لیوے مذہب شافعی سے کچھ جو چاہے اور مذہب غیر اوسکی سے باقی مین جو پسند کرے اسواسطے کہ تحقیق ہم اگر جائز رکھین اسکو تو البتہ ہو پہنچاوے گا یہہ طرف خبط کی اور طرف خروج کی ضبط سے کہ حاصل اوسکا رجوع کرے ۔۔۔ نفی تکلیف ۔۔۔

۴۳

یعنی مذاہب اربعہ سے ملکہ جاری کیا ہے اونہوں نے عبارات کو واسطے منع کرنیکے
انتقال سے واسطے خوف کرنے تلاعب فی الدین کی ساتھہ مذہب مجتہدین کی اور یہ
دلالت کرتا ہے اوس پر وہ جو ہے قنیہ میں اور روی بحوالہ بعض کتب مذہب کی پہنچتا
پہنچتا ہے عامی کو یہ کہ انتقال کرے ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کی اور یہ
برابر ہے اس میں حنفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدر
المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اهل السنة والجماعة قد اجتمعت
الیوم فی المذاهب الاربعة هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن
کان خارجا من هذه المذاهب فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهی
کہا طحاوی نے شرح در المختار کی کتاب الذبح میں کہ کہا بعض مفسرین نے کہ تحقیق
اہل سنت وجماعت مجتمع ہوئے ہیں اب مذاہب اربعہ میں کہ وہ حنفی ہیں اور مالکی اور
شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہب اربعہ سے ہے وہ اہل بدعت اور
نار سے ہے تمام ہوا کلام طحاوی کا قال صاحب البحر الرائق فی الرسائل الزینیة فوجب
علی مقلد ابی حنیفة ان یعمل بقوله ولا یجوز له العمل بقول غیره لما نقله الشیخ قاسم فی
تصحیحه عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق
وهو المختار فی المذهب انتهی کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ میں کہ واجب
ہے مقلد ابی حنیفہ پر یہ کہ عمل کرے ساتھہ قول اونکی کے اور نہیں جائز اوسکو
عمل کرنا ساتھہ قول غیر اونکی کے واسطے اس دلیل کی کہ نقل کیا ہے اوسکو شیخ
قاسم نے تصحیح اپنی میں جمیع اصولیین سے کہ نہیں صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل
کی بالاتفاق اور یہی مختار ہے مذہب میں تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

یعنی اگرچہ بعضی لوگون سی جواز رجوع کرنیکا تقلید سی بعد عمل کی آیا ہی لیکن مختار اور تحقیق
یہی ہی کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق نہیں ثابت ہوا کلام امام
اور عبد الوہاب شعرانی اور قہستانی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ عبد الحق او حموی
اور شامی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم سی اتفاق علما اہل سنت وجماعت کا
اوپر تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی بطریق وجوب کی جیسا کہ مخفی نہین
ناظرین عبارات مذکورہ پر قال الملا علی القاری فی الرسالة فی جواب القفال بل
یجب حتما ان یعین مذهبا من هذه المذاهب اما مذهب الشافعی فی جمیع
الوقایع والفروع واما مذهب مالك واما مذهب ابی حنیفة وغیرهم ولیس له
ان ینتحل من مذهب الشافعی فی البعض ما یهواه ومن مذهب غیره فی الباقی
ما یرضاه لانا لو جوزنا ذلك لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصله
انه یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریم شئ ومذهب
غیره اباحة ذلك الشئ بعینه وعلی العکس فهو ان شاء مال الی الحلال وان شاء
مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة وذلك باطل انتهی کہا ملا علی قاری نے
رسالہ مین جو جواب قفال مین ہی کہ بلکہ واجب ہی اوسپر کہ معین کری ایک
مذہب ان مذاہب سی یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسایل مین یا مذہب مالک کا
یا مذہب ابو حنیفہ وغیرہم کا اور نہین جائز اوسکو کہ لیوی مذہب شافعی سی
کچھہ جو چاہی اور مذہب غیر اوسکی سی باقی مین جو پسند کری اسواسطی کہ
تحقیق ہم اگر جائز رکھین اسکو تو البتہ پہونچا دیگا یہہ طرف خبط کی اور طرف
خروج کی ضبط سی کہ حاصل اوسکا رجوع کریگا طرف نفی تکلیف کے اسواسطے

کہ مذہب شافعی کا چاہتا ہو تحریم ایک شی کو اور مذہب غیر کا چاہتا ہو اباحت اس شی
کو بعینہ یا بالعکس پس وہ اگر چاہی تو مایل ہو طرف حلال کی اور اگر چاہی تو
مایل ہو طرف حرام کی پس متحقق ہوئی حلت او رنہ حرمت اور اس مین انتفا کرنا
تکلیف کا ہی اور باطل کرنا قاعدہ اس تکلیف کا اور جڑ اوکھیڑ دینا ہے قاعدہ اس
تکلیف کا اور یہہ باطل ہی یعنی بالاجماع لان حفظ الدین واجب وذلک لم یحصل
الا بہ فیکون واجبا لان مقدمۃ الواجب واجب بالاجماع یعنی اگر یار نہ ہم اتباع
مذہب واحد کا واجب تو اسوقت مباح ہوگا یہہ کہ عمل کری کسی مجتہد کی قول پر
جو چاہی اقوال مجتہدین سی صحابہ سی لیکر آخر تک پس اسوقت سوای مسئلہ اجماعیہ
کی کوئی شخص کسی مسئلہ مین مکلف نرہیگا نہ حلت مین اور نہ حرمت مین پس نکا ر خانہ
دینکا اسوقت برہم درہم ہوجاویگا سب کچہہ حلال اور مباح ہوجاویگا سوا
امر مجمع علیہ کی حاصل اسکا یہہ ہی کہ اگر تقلید مذہب واحد کی واجب نہو تو سب
تکالیف شرعیہ سوای امر مجمع علیہ کی منتفی اور باطل ہوجاوینگی فثبت ان تقلید
المذہب الواحد واجب لان حفظ الدین واجب وذلک لم یحصل الا بہ فیکون
واجبا لان مقدمۃ الواجب واجب قال الشیخ احمد فی تفسیرہ الاحمدی تحت
ایت ففہمناہا سلیمن اذا التزم احد مذہبا وجب علیہ ان یدوم علی مذہب
التزمہ ولا ینتقل عنہ الی اخر انتہی کہا شیخ احمد نی بیچ تفسیر احمدی کے
اس آیت ففہمناہا سلیمان کی نیچی جبکہ لازم پکڑا کسی شخص نے مذہب کو تو واجب ہے
اوسپر کہ دوام کرے مذہب ملتزم پر اور نہ انتقال کری طرف مذہب اور کے
قال فی الفتاوی العالمگیریۃ فی کتاب التعزیر حنفی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر

كذا في جواهر الاخلاطي انتهى كما فتاوى عالمگيري كى كتاب التعزير مين كه جو حنفى
انتقال كرى طرف مذهب شافعى كى تو تعزير ديا جاوى جيسا كه جواهر اخلاطى مين هے
قال في الدر المختار في كتاب التعزير ارتحل الى مذهب الشافعي يعزر كذا في السراجيه
انتهى كما در مختار كى كتاب تعزير مين كه جو حنفى انتقال كرى طرف مذهب شافعى كے
تعزير ديا جاوى جيسا كه سراجيه مين هے قال في القنية ليس للعامي ان يتحول من مذهب الى
مذهب ويستوى فيه الحنفي والشافعي انتهى كما قنيه مين كه نهين جائز عامى كو
كه انتقال كرى ايك مذهب سى طرف دوسرى مذهب كى اور برابر هے اس حكم مين
حنفى اور شافعى ايضا قال صاحب البحر الرائق في الرسائل الزينية قال ابن
الهمام في فتح القدير بعد ما ظهر ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل
على مقلديه واجب لافتاء بغيره لا يحل لهم انتهى كما صاحب بحر الرائق نے رسائل
زينيه مين كه كها ابن الهمام نے فتح القدير مين بعد سبب اسكى ظاهر هوا كه صواب وهى هے
كه گئى هين طرف اسكى ابو حنيفه اور تحقيق عمل اوپر مقلدين ابو حنيفه كى واجب هے
اور نهين جائز هوتى فتوى دينا مقلدين ابو حنيفه كو ساتهه قول غير ابو حنيفه كى تمام هوا كلام
ابن الهمام صاحب فتح القدير كا قال الطحطاوي في شرح الدر المختار في بحث الشفق
قال صاحب الهداية في التجنيس الواجب عندي ان يفتى بقول ابي حنيفة على كل حال
يعنى كها طحطاوى نے شرح در مختار كى بحث شفق مين كه كها صاحب هدايه نے تجنيس مين
كه واجب هے نزديك ميرى كه فتوى ديا جاوى ساتهه قول ابى حنيفه كے بهر حال قال
في الدر المختار في كتاب القضاء وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي قضى من ليس
مجتهدا كالحنفية زماننا بخلاف مذهبه عامدا لا ينفذ اتفاقا انتهى

کہا درمختار کی کتاب قضا میں کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی میں ہی کہ حکم کیا مقلد نے
جیسا کہ حنفیہ ہماری زمانہ کی ہیں مخالف مذہب اپنی کی عمدا تو نہ نافذ ہوگا یہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنة فی شرح منظومة ابن وہبان فی فصل ادب القاضی
اشتمل البیتان علی مسئلة قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اهل الاجتهاد
کحنفیة زماننا بخلاف مذهب من یقلده هل یصح ام لا حاصل ما فی المسئلة
انهم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذهبه ذاکرا مذهبه لا یصح حکمه قال
فی خزانة الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان هذا بلا خلاف بین اصحابنا انتهی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی میں کہ شامل ہیں دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانہ ہماری کی مخالف
مذہب امام اپنی کی صحیح ہی یا نہیں حاصل ما فی المسئلہ یہہ ہی کہ تحقیق علما کہتی ہیں
جس وقت حکم کری قاضی مقلد مخالف مذہب اپنی کی درحالیکہ ذاکر ہو مذہب اپنی کا
تو نہیں جائز ہیہ حکم اوسکا کہا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر سی کہ یہہ متفق علیہ ہے
درمیان ہماری ائمہ کی قال فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء
ذکر ابو بکر الرازی انه لو قضی بخلاف مذهبه مع العلم لم یجز عندنا فی قولهم انتهی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا میں کہ ذکر کیا ابو بکر رازی نی کہ اگر حکم کری
قاضی مخالف مذہب اپنی کی جانکر تو نہیں جائز ہیہ حکم بالاتفاق قال فی التصحیح
فی بحث التسمیع لا خیر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل
کما عرف فی مسائل التقلید انتهی وعلیه سواد علماء مکة المعظمة والمدینة
المنورة حرسهما الله تعالی کہا تصحیح کی بحث تسمیع میں کہ نہیں خیر اسمیں کہ ہو

حنفی بعض مسائل میں اور شافعی بعض مسائل میں اور اسی عبارت پر مہریں
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہیں کہ نگاہ رکھی اونکو اللہ تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلاء ثقات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ میں تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہے واسطے حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتے ہیں اور عمل بہ کرتے ہیں کہ بسا اوقات خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہوتا ہے تو یہ لوگ فرقہ اہل بدعت سے ہیں جیسا کہ عبارت طحطاوی سے مفہوم اور
مصرح ہے اور مردود اور گمراہ ہیں جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب ثانی ہیں
باوجود اسکے کہ وہ لوگ خود اقرار کرتے ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہمارے پیشوا
اور مقتدا ہیں اس باب میں اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی مہری
یہہ ہے .. کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہے وہ مردود اور گمراہ ہے (مہر: سید محمد نذیر حسین) جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبوں کی پیچھے نماز پڑھنی نادرست ہے اور تقلید
امام واحد کی واجب ہے اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالوں کو برا کہنے والے
مردود و گمراہ ہیں خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

ضیاء الدین احمد خیرخواہ | محمد کرم اللہ | عبدہ محمد یوسف

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب واللہ اعلم بالصواب

عبدہ ام الکتاب | ابو القادر الخالق | عبدہ محمد قطب الدین

الجواب صحیح والمجیب وہو المولوی محمد شاہ نجیح والبیان فصیح وخلاف الحق

الہ قبیح واتباع الحق واہلہ حسن وبریح کما ہو من اجلاح اہل الحق الجواب صحیح محمد

محمد ہاشم | سبحان بخش | چونکہ جناب مولوی محمد سید نذیر حسین صاحب

فتوی ہیں کہ فقیر کی پاس ہی اسقدر ترقیم اپنی ہاتھ سے فرماکر

فرمایا ہی عبارت ہکذا بعینہ جو شخص مذہب خاص کی پیروی کرے

کہتا ہی وہ مردود وہ گمراہ ہی آپ جانتے وہ مردود

تو بیشک اسکی بھی نماز جائز ہے | مولوی ...

اور مجیب رحمۃ اللہ نے کتب معتبرہ کا ... نام فرمایا

فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین کا اولی اور احسن ہے

جاہلا سہل ہوجاتا ہے لیکن جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد کا دی

کیوں تقلید کری تقلید تو واسطی بے علمون کے ہے جو درجہ تحقیق و اجتہاد کو نہ پہنچے

ہوں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی بھی شافعی کی پاس ہے

کی بھی حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت کرے الا شرائط اور ارکان مقتدی

مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوۃ خلاف

فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء بہ صحیح

والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف کذلک انتہی کلامہ

واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب | محمد عبد الحکیم | محمد عبد القادر

الجواب صحیح وعلیہ العمل فی المکۃ المعظمۃ زادہا اللہ شرفا والمجیب المو...

محمد شاہ کہ صاحب رسالہ مدار الحق کے ہیں بعد رسالہ یوسف بہت خوب لکھا

بروایات معتمدہ سیظہر علی الناظرین حسنہا اذ قد تم بعون اللہ جواب میں معیار الحق کی
جو مصنف مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ ہی رد مقدمہ لامذہبی
میں بی نظیر ہی من شا فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب [محمد منصور علی]
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومنقولا + واقتدار
الحنفی خلف الشافعی لاحتیاط لیس مقبولا ومن لامذہب لہ فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل فی یوم الجزاء کان مسؤلا ومن یقول ان متبع المجتہد من المجتہدین
لاسیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
الاخرۃ مخذولا ومن لا ینسب الی ثقولا ولا مؤلا فلن یجد لہ سبیلا
مقبولا وجواب المجیب حق ولا قبل وقال [الملقب حکیم محمد مسعود] اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نے میرے پاس بہیجا اور میں نے اول سی آخر تک بنظر غور دیکہا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات منقولہ بہی نہایت مستند اور مملو اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو جزا دیوی یعنی عند اللہ ماجور اور عند
الناس مشکور کری اسواسطی مجہہ احقر الناس نے بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
[حکیم غلام علی خان] رأیت وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و
مطابقا بفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مد ظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہولاء
ولا الی ہؤلاء ودخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
واحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا وبالفضل اولینا مولانا مولوی

الجواب صحیح و المجیب ہو المولوی محمد شاہ نجیح و البیان فصیح و خلاف الحق [illegible]
ابلہ قبیح و اتباع الحق و ابلہ احسن و ارجح کما ہو من اجماع اہل الحق صحیح محمد [illegible]

محمد ہاشم — سبحان بخش

جو کہ جناب مولوی محمد سید نذیر حسین [illegible]
فتوی ہیں کہ فقیر کی پاس بھی اسقدر ترقیم اپنی ہاتھ سے فرما کر [illegible]
فرمایا ہی عبارت ہکذا بعینہ جو شخص مذہب خاص کی پیروی [illegible]
کہتا ہی وہ مردود و اور گمراہ ہی [illegible]
تو بی شک اوسکی بھی نماز جائز ہو گیت [illegible]
اور مجیب رحمۃ اللہ [illegible] کتب معتبرہ [illegible] تمام فرمایا [illegible]
فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین کا اولی اور احسن [illegible]
جلتا سہل ہو جاتا ہے لیکن جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد کا دیوے وہ
کیوں تقلید کرے تقلید تو واسطی بی علموں کے ہے جو درجہ تحقیق و اجتہاد کو نہ پہنچے
ہوں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی پیچھے شافعی کی یا شافعی
کی پیچھے حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت شرائط او ارکان مقتدی کے
مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوۃ خلف [illegible]
فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء صحیح
والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف کذلک انتہی کلامہ
واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

محمد عبد الحکیم — محمد عبد القادر

الجواب صحیح وعلیہ العمل فی المکۃ المعظمۃ زادہا اللہ شرفا و المجیب [illegible]
محمد شاہ کہ صاحب رسالہ مدار الحق ہیں یہ رسالہ [illegible] بہت خوب [illegible]

۴۹

بروایات معتمدہ یسنیر علی الناظرین حسنہا اذ اتم بعون اللہ جواب معیار الحق کی
جو مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ بہی رد مقدمہ لامذہبی
مین بی نظیر ہی من شاء فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب محمد مسعود علی عفی عنہ
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا و منقولا و اقتدار
الحنفی خلف الشافعی لا لاحتیاط لیس قولا مقبولا و من لا مذہب لہ فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل و فی یوم الجزاء کان مسؤلا و من یقول ان متبع المجتہد من المجتہدین
لاسیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا و فی
~~الاخرۃ مردود~~ ~~او مخذولا~~ و من لا ینسب الی ہؤلاء و لا ہؤلاء فلن یجد لہ سبیلا
مقبولا و جواب المجیب حق و لا قبل و قال الملقب حکیم محمد مسعود اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نے میرے پاس بہیجا اور مینے اول سے آخر تک بنظر غور دیکہا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہ بہی نہایت مستند اور مملو اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو جزا دیوے یعنی عند اللہ ماجور اور عند
الناس مشکور کرے اسواسطے مجہلہ احقر الناس نے بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
رأیت و قرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و حکیم عالم علی خان
مطابقا لفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا و علیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہؤلاء
و لا الی ہؤلاء و دخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ لہ و لوالدیہ
و احسن الیہما و الیہ من احقر التلمیذ مولانا و بالفضل اولینا مولانا مولوی

محمد اسحاق مهاجر فی سبیل الله قدس الله سره العزیز | خواجه محمد شریف | محمد عباد الدین

الجواب صحیح کمن تتبع الدلائل الفقه والاصول وختمت علی کلمة الرواب الفقهیة المعتبر | محمد یوسف علیخان

تمت الکتاب

بسم الله الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس امر میں کہ مقتدی کو
پس امام آمین آہستہ کہنی اولی اور انسب ہے یا پکار کی **جواب** برماہران تفاسیر
قرآنی اور احادیث نبوی مخفی اور محتجب نہ ہی کہ لفظ آمین کا جو کہ بعد ولا الضالین
کی کہتے ہیں دعا ہی قرآن میں سی نہیں ہی کیونکہ حضرت موسی اور امین ہارون کو الله تعالی
کما فی الجلالین دعا علیهم وامن هارون علی دعائه قال الله تعالی
قد اجیبت دعوتکما پس اس آیت سی ثابت ہوا کہ آمین دعا میں سی ہے
اور اخفاء اسکا اولی ہی جیسا کہ کہا ہی صاحب تفسیر مدارک نی کان موسی
علیه السلام یدعو وهارون یؤمن فثبت ان التامین دعاء فکان اخفاءه
اولی انتهی ما فی المدارک اور دوسری جای تفسیر سوره فاتحه میں صاحب مدارک نی
لکھا ہی کہ آمین قرآن میں سی نہیں ہی وقال علیه السلام لقننی جبریل امین
عند فراغی من قرأة الفاتحه الکتاب وقال انه کالختم علی الکتاب ولیس من
القران بدلیل انه لم یثبت فی المصاحف مدارک اور یہی کہا ہی صاحب

معالم التنزیل نے کہ آمین دعا ہے اجیبت دعوتکما انما نسب الیہما والدعا
کان من موسی لانہ روی ان موسی کان یدعوا وہارون یومن والتامین دعاء
اور اسی طرح سے کہا ہے صاحب تفسیر حسینی نے ہے اور کہا علماء نے کہ آمین دعا ہے
جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہے اور اسی سبب سے کہ آمین قرآن میں سے نہیں ہے
کتابت ہے آمین کی قرآن میں درست نہیں ہے اور نہ حبتک کوئی لکھتا ہے جبکہ
یہہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ اصل دعا میں اخفا ہے یعنی
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالی سے طلب کرے جیسا کہ خود اللہ تعالی قرآن شریف میں
فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ اسواسطے کلام الہی سے آہستہ کہنا آمین کا
ثابت ہے نہ کہ پکار کے کیونکہ آیت مطلق ہے چاہیے دعا بیرون نماز ہو اور چاہے اندرون
نماز پس حسب قاعدہ اصول فقہ مطلق اوپر اطلاق اپنے کے عمل کریگا تاوقتیکہ تخصیص اس
مثل آیت وحدیث متواتر ـــــــ . . . وحدیث مشہور نہ پائی جاوے اور تخصیص
آمین کی کسی آیت یا حدیث مشہور سے نہیں پائی گئی پس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون
نماز کے آہستہ سے کہنا چاہیے جیسا کہ کہا ہے ملا علی قاری نے قلت مع ان الاصل
فی الدعاء بقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ الخ اخفا ولاشک ان امین دعاء
ولان امین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیہ صوت القرآن کما انہ
لا ینبغی کتابتہ فی المصحف ولہذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ بکونہ لیس من القران مرقات
مختصرا یعنی اصل دعا میں اخفا ہے اور بیشک کہ آمین دعا ہے پس آمین میں بھی
اخفا چاہیے اور دلیل دوسری یہہ کہ آمین بالاجماع قرآن میں سے نہیں ہے تو لائق
نہیں ہے کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کے ہو اسواسطے اجماع کیا ہے اس امر پر کہ

کہا درمختار کی کتاب قضا مین کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی مین ہی کہ حکم کیا مقلد نے
جیسا کہ حنفیہ ہماری زمانی کی ہین مخالف مذہب اپنی کی عمداً تو نہ نافذ ہوگا یہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنة فی شرح منظومة ابن وہبان فی فصل آداب القاضی
اشتمل البیتان علی مسئلة قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اهل الاجتهاد
کحنفیة زماننا بخلاف مذهب من یقلده هل یصح ام لا حاصل ما فی المسئلة
انهم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذهبه ذاکراً لمذهبه لا یجوز حکمه قال
فی خزانة الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان هذا بلا خلاف بین اصحابنا انتهی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی مین کہ شتمل ہین دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانی ہماری کی مخالف
مذہب اوس امام اپنی کی صحیح ہی یا نہین حاصل ما فی المسئلہ یہہ ہی کہ تحقیق علما کہتی ہین
جسوقت حکم کری قاضی مقلد مخالف مذہب اپنی کی درحالیکہ ذاکر ہو مذہب اپنی کا
تو نہین جائز ہیہ حکم اوسکا کہا خزانہ اکمل مین شرح جامع کبیر سی کہ یہہ متفق علیہ ہے
درمیان ہماری ائمہ کی قال فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء
ذکر ابوبکر الرازی انه لو قضی بخلاف مذهبه مع العلم لم یجز فی قولهم انتهی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا مین کہ ذکر کیا ابوبکر رازی نی کہ اگر حکم کرے
قاضی مخالف مذہب اپنی کی جانکر تو نہین جائز ہیہ حکم بالاتفاق قال فی التوضیح
فی بحث التسمیع لا حجر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل
کما عرف فی مسائل التقلید انتهی وعلیه مواعید علماء مکة المعظمة والمدینة
المنورة رحمهما الله تعالی کہا توضیح کی بحث تسمیع مین کہ نہین حرج اسمین کہ ہو

۴۶

[illegible]

حنفی بعض مسائل میں اور شافعی بعض مسائل میں اور اسی عبارت پر مہرین
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہیں کہ نگاہ کی اونکو اسد تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلای ثقات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ میں تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہی واسطی حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذاہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتی ہیں اور عمل بعد کرتی ہیں کہ بسا اوقات خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہوتا ہی وہ لوگ فرقہ اہل بدعت سی ہین جیسا کہ عبارت طحطاوی سی منصوص اور
مصرح ہی اور مردود اور گمراہ ہیں جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب فتاوی میں
باوجود اسکی کہ وہ لوگ خود اقرار کرتی ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہماری پیشوا
اور مقتدا ہیں اس باب میں اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی مہری
یہہ ہی کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی

(مہر: سید محمد نذیر حسین)

جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبوں کی پیچھی نماز پڑھنی نا درست ہی اور تقلید
امام واحد کی واجب ہی اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالون کو برا کہنے والے
مردود و گمراہ ہیں خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

(مہر: ضیاء الدین احمد خیر خواجہ) (مہر: محمد کرم اللہ) (مہر: عبدہ محمد یوسف)

لقد اصاب من اجاب جزاه الله حسن المآب والله اعلم بالصواب

عبدہ ام الکتاب (مہر: عبد القادر الخالق) (مہر: عبدہ محمد قطب الدین)

[illegible]

کہا در مختار کی کتاب قضا میں کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی میں ہی کہ حکم کیا مقلد نے
جیسا کہ حنفیہ ہمارے زمانے کی ہیں مخالف مذہب اپنے کی عمدا تو نہ نافذ ہوگا یہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنة فی شرح منظومة ابن وہبان فی فصل ادب القاضی
اشتمل البیتان علی مسئلة قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اهل الاجتهاد
کحنفیة زماننا بخلاف مذهب من یقلده هل یصح ام لا حاصل ما فی المسئلة
انهم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذهبه ذاکرا مذهبه لا یصح حکمه قال
فی خزانة الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان هذا بلا خلاف بین اصحابنا انتهی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی میں کہ شامل ہیں دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانے ہمارے کی مخالف
مذہب امام اپنے کی صحیح ہی یا نہیں حاصل ما فی المسئلہ یہہ ہی کہ تحقیق علما کہتے ہیں
جس وقت حکم کرے قاضی مقلد مخالف مذہب اپنے کی درحالیکہ ذاکر ہو مذہب اپنے کا
تو نہیں جائز ہیہ حکم اوسکا کہا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر سے کہ یہہ متفق علیہ ہے
درمیان ہماری ائمہ کی قال فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء
ذکر ابو بکر الرازی انه لو قضی بخلاف مذهبه مع العلم لم یجز هذا فی قولهم انتهی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا میں کہ ذکر کیا ابو بکر رازی نے کہ اگر حکم کرے
قاضی مخالف مذہب اپنے کی جانکر تو نہیں جائز ہیہ حکم بالاتفاق قال فی التوضیح
فی بحث التسمیع لا حیران یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل
کما عرف فی مسائل التقلید انتهی وعلیه مواجید علماء مکة المعظمة والمدینة
المنورة رحمهما الله تعالی کہا توضیح کی بحث تسمیع میں کہ نہیں خیر اسمیں کہ ہو

خفی بعض مسایل مین اور شافعی بعض مسایل مین اور اسی عبارت پر مہرین
علمار مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہین کہ نگاہ رکھی اونکو اسد تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علمار ثقات اور فضلای ثقات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ مین تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہی واسطی حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتی ہین اور عمل بہ کرتی ہین کہ بسا اوقات خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہوتا ہی وہ لوگ فرقہ اہل بدعت سی ہین جیسا کہ عبارت طحطاوی سی منصوص اور
مصرح ہی اور مردود اور گمراہ ہین جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب تابع ہین
باوجود اسکی کہ وہ لوگ خود اقرار کرتی ہین کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہماری پیشوا
اور مقتدا ہین اس باب مین اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی مہری
یہہ ہی ۔ کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی ۔ سید محمد نذیر حسین ۔ جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبون کی پیچھی نماز پڑھنی نادرست ہی اور تقلید
امام واحد کی واجب ہی اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالون کو برا کہنے والے
مردود وگمراہ ہین خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

ضیاء الدین احمد خیر خواجہ	محمد کریم اللہ	عبدہ محمد یوسف

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب اللہ اعلم بالصواب
عندہ ام الکتاب

عبدہ محمد قطب الدین ۔ عبد القادر الخالق

علی منافیا بیان حلفوا منها خرقا الاجماع ... فہذا اسوا الحق والحق یعلو ولا یعلی

کہا در مختار کی کتاب قضا میں کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی میں ہی کہ حکم کیا مقلد نے
جیسا کہ حنفیہ ہماری زمانی کی ہیں مخالف مذہب اپنی کی عمداً تو نہ نافذ ہوگا یہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنة فی شرح منظومة ابن وہبان فی فصل آداب القاضی
اشتمل البیتان علی مسئلة قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اہل الاجتہاد
کحنفیة زماننا بخلاف مذہب من یقلدہ ہل یصح ام لا حاصل ما فی المسئلة
انہم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذہبہ ذاکراً مذہبہ لا یجوز حکمہ قال
فی خزانة الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان ہذا بلا خلاف بین اصحابنا انتہی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی میں کہ مشتمل ہیں دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانی ہماری کی مخالف
مذہب امام اپنی کی صحیح ہی یا نہیں حاصل ما فی المسئلہ یہہ ہی کہ تحقیق علما کہتی ہیں ۴۶
جس وقت حکم کری قاضی مقلد مخالف مذہب اپنی کی درحالیکہ ذاکر ہو مذہب اپنی کا
تو نہیں جائز ہے یہہ حکم اوسکا کہا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر سی کہ یہہ متفق علیہ ہے
درمیان ہماری ائمہ کی قال فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء
ذکر ابو بکر الرازی انہ لو قضی بخلاف مذہبہ مع العلم لم یجز ہذا فی قولہم انتہی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا میں کہ ذکر کیا ابوبکر رازی نی کہ اگر حکم کری
قاضی مخالف مذہب اپنی کی جانکر تو نہیں جائز ہے یہہ حکم بالاتفاق قال فی التوضیح
فی بحث التسمیع لا حیر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل
کما عرف فی مسائل التقلید انتہی وعلیہ مواجید علماء مکة المعظمة والمدینة
المنورة حرسہما اللہ تعالی کہا توضیح کی بحث تسمیع میں کہ نہیں خیر اسمین کہ ہو

حنفی بعض مسائل میں اور شافعی بعض مسائل میں اور اسی عبارت پر مہریں
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہیں کہ نگاہ رکھی اونکو اللہ تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلائے ثقات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ میں تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہے واسطے حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتے ہیں اور عمل یہ کرتے ہیں کہ بسا اوقات خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہو جاتے وہ لوگ فرقہ اہل بدعت سے ہیں جیسا کہ عبارت طحطاوی کی منصوص اور
مصرح ہے اور مردود اور گمراہ ہیں جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب [illegible] ہیں
باوجود اسکی کہ وہ لوگ خود اقرار کرتے ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہمارے پیشوا
اور مقتدا ہیں اس باب میں اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی مہری
یہہ ہے کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہے وہ مردود اور گمراہ ہے (مہر: سید محمد نذیر حسین) جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبوں کی پیچھے نماز پڑھنی نادرست ہے اور تقلید
امام واحد کی واجب ہے اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالوں کو برا کہنے والے
مردود گمراہ ہیں خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

ضیاء الدین احمد خیر خواجہ	محمد کریم اللہ	عبدہ محمد یوسف

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب واللہ اعلم بالصواب

عبدہ ام الکتاب — ابو القادر عبد الخالق — عبدہ محمد قطب الدین

الجواب صحیح و المجیب وہو المولوی محمد شاہ نجیح والبیان [illegible]

الہ فصیح واتباع الحق [illegible] [illegible] [illegible]

محمد ہاشم | سبحان [illegible]

[illegible] جناب مولوی محمد [illegible]

فتوی ہیں کہ فقیر کی پاس [illegible] مترجم [illegible]

فرمایا ہی عبارت بکذا [illegible] مذہب شافعی [illegible]

کہتا ہی [illegible]

تو بی شک و بیکی [illegible]

اور مجیب رحمہ اللہ [illegible]

فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین [illegible] اولی اور [illegible]

چلنا سہل ہوجاتا ہے لیکن جبکہ اللہ تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد [illegible]

کیوں تقلید کری تقلید تو واسطی ان علماء کے ہے جو مرتبہ تحقیق و اجتہاد [illegible]

ہوں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی پیچھے شافعی کی یا شافعی

کی پیچھے حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت [illegible] ارکان مقتدی

مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوۃ خلف [illegible]

فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء صحیح

والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف کذلک انتہی کلامہ

والله اعلم بالصواب عنده ام الکتاب

[illegible] | محمد [illegible]

الجواب صحیح و علیہ العمل [illegible]

[illegible]

بروایات معتمدہ سیظہر علی الناظرین حسنہا اذ اتم بعون اللہ جواب مین معیار الحق کی
جو مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ بہی رد مقدمہ لامذہبی
مین بی نظیر ہی من شا فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب محمد منصور علی حنفی
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومنقولا + واقتدار
الحنفی خلف الشافعی لاحتیاط لیس مقبولا + ومن لامذہب فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل فی یوم الجزاء کان مسئولا ومن یقول ان متبع المجتہد من المجتہدین
لاسیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
الاخرۃ ~~مذموما مخذولا~~ ومن لایذہب الی ہولاء ولا ہولاء فلن یجد لہ سبیلا
مقبولا وجواب المجیب حق ولا قبل وقال الملقب بحکیم محمد مسعود اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نے میرے پاس بہیجا اور مینے اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات منقولہ بہی نہایت مستند اور معلوم اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو جزا دیوے یعنی عند اللہ ماجور اور عند
الناس مشکور کرے اسواسطے مجہہ احقر الناس نے بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
رایت وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و حکیم قاسم علی خان
مطابقا لفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہولاء
ولا الی ہولاء ودخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
واحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا وبالفضل اولینا مولانا مولوی

[illegible]

الجواب صحیح والمجیب [illegible]

انہ صحیح واتباع الحق و [illegible] احسن [illegible]

محمد ہاشم | سبحان [illegible] | جو کہ جناب مولوی محمد [illegible]

فتوی ہیں کہ فقیر کی پاس [illegible] مقتدی [illegible]

فرمایا ہے عبارت [illegible]

کہتا ہے [illegible]

تو بی شک [illegible]

اور مجیب رحمہ اللہ [illegible]

فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین [illegible] اولی اور [illegible]

حلیا سہل ہو جاتا ہے لیکن جو کوئی اللہ تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد [illegible]

انہوں تقلید کری تقلید تو [illegible] بی علاوہ کے سے جو درجہ تحقیق و اجتہاد کو نہ [illegible]

ہوں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی پیچھے شافعی کی یا شافعی کے

کی پیچھے حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت کرے الشرائط و ارکان مقتدی کی

مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوۃ خلف الشافعیۃ

فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء صحیح

والاعلان والخصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف کذالک انتہی کلامہ

واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

محمد [illegible] | محمد [illegible]

الجواب صحیح وعلیہ العمل [illegible]

محمد شاہ [illegible]

[illegible]

بروایات معتمدہ سیظہر علی الناظرین حسنہا اذ تتم بعون اللہ جواب مین معیار الحق کی
جو مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ ہی رد مقدمہ لا مذہبی
مین بی نظیر ہی من شا فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب۔ محمد مصطفی علی
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومنقولا وآتی ارہ
الحنفی خلف الشافعی لاحتیاط لیس قولا مقبولا ومن لا مذہب فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل وفی یوم الجزاء کان مسئولا ومن یقول ان متبع المجتہدین المجتہدۃ
لاسیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
الاخرۃ مردودا ومخذولا ومن لاینسب الی نبولاء ولا ہولاء فلن یجد لہ سبیلا
مقبولا وجواب المجیب حق ولا قبل وقال الملقب حکیم محمد مسعود اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نے میرے پاس بھیجا اور مینے اول سے آخر تک بنظر خود دیکھا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہ بھی نہایت مستند اور عملو اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو خیر دیوے یعنی عند اللہ ماجور او عند
الناس مشکور کرے اسواسطے مجہہ احقر الناس نے بھی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
حکیم رستم علی خان رایت وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و
مطابقا لفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مد ظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہولاء
ولا الی ہؤلاء ودخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
واحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا وبالفضل اولینا مولانا مولوی

محمد اسحاق مہاجر فی سبیل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز | خواجہ محمد قمر الدین شملی | محمد ضیاء الدین

الجواب صحیح من کتب الحمد وادلہ الفقہ والاصول وختمت علی کلمۃ الروایات الفقہیۃ المعتبرۃ | محمد یوسف علیخان

تمت الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ مقتدی کو پس امام آمین آہستہ کہنی اولی اور انسب ہے یا پکار کی **جواب** بر ماہران تفاسیر قرآنی اور احادیث نبوی مخفی اور محتجب نہیں کہ لفظ آمین کا جو کہ بعد ولا الضالین کی کہتی ہیں دعا ہی چنانچہ ایس سی بہن ہی کیونکہ حضرت موسی اور ہارون کو اللہ تعالی نے کما فی الجلالین دعا علیہم وامن ہارون علی دعائہ قال اللہ تعالی قد اجیبت دعوتکما پس اس آیت سی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہین سی ہے اور اخفاء اسکا اولی ہی جیسا کہ کہا ہی صاحب تفسیر مدارک نے کان موسی علیہ السلام یدعو وہارون یومن فثبت ان التامین دعاء فکان اخفاؤہ اولی انتہی ما فی المدارک اور دوسری جاہی تفسیر سورہ فاتحہ مین صاحب مدارک نے لکھا ہی کہ آمین قرآن مین سی نہین ہی وقال علیہ السلام لقننی جبریل امین عند فراغی من قرأۃ الفاتحۃ الکتاب وقال انہ کالختم علی الکتاب و لیس من القران بدلیل انہ لم یثبت فی المصاحف مدارک اور یہی کہا ہی صاحب

معالم التنزیل نے کہ آمین دعا ہے اجیبت دعوتکما انما نسب الیہما والدعا
کان من موسی لانہ روی ان موسی کان یدعو وھارون یومن والتابین دعاء
اور اسی طرح سے کہا ہے صاحب تفسیر حسینی نے بھی اور کہا علما نے کہ آمین دعا ہے
جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہے اور اسی سبب سے کہ آمین قرآن میں سے نہیں ہے
کتابت بھی آمین کی قرآن میں درست نہیں ہے اور نہ آج تک کسی نے لکھا ہے جبکہ
یہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ اصل دعا میں اخفا ہے یعنی
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالی سے طلب کرے جیسا کہ خود اللہ تعالی قرآن شریف میں
فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ۔ پس اس سے کلام الہی سے آہستہ کہنا آمین کا
ثابت ہے نہ کہ پکار کے کیونکہ آیت مطلق ہے چاہیے دعا بیرون نماز ہو اور چاہے اندرون
نماز پس بسبب قاعدہ اصول فقہ مطلق اوپر اطلاق اپنے کے عمل کریگا تا وقتیکہ تخصیص اس
مثل آیت وحدیث متواتر ------ - وحدیث مشہور نہ پائی جاوے اور تخصیص
آمین کی کسی آیت یا حدیث مشہور سے نہیں پائی گئی پس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون
نماز کے آہستہ سے کہنا چاہیے جیسا کہ کہا ہے ملا علی قاری نے قلت مع ان الاصل
فی الدعاء بقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیة الخ اخفا ولا شک ان امین دعاء
ولان امین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیہ صوت القرآن کما انہ
لا یجوز کتابتہ فی المصحف ولهذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ لکونه لیس من القرآن مرقات
مختصرا یعنی اصل دعا میں اخفا ہے اور بے شک کہ آمین دعا ہے پس آمین میں بھی
اخفا چاہیے اور دلیل دوسری یہ ہے کہ آمین بالاجماع قرآن میں سے نہیں ہے پس لائق
نہیں ہے کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کے ہووے جیسا کہ اجماع اس امر پر کیا

محمد اسحاق مہاجر فی سبیل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز | خواجہ محمد نصیر الدین | محمد عباد الدین

الجواب صحیح من کتب المتداولہ الفقہ والاصول و ختمت علی کلمۃ الروایات الفقہیہ المعتبرہ — محمد یوسف علی خان

تمت الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ مقتدی کو پس امام آمین آہستہ کہنی اولی اور انسب ہے یا پکار کر **جواب** بر ماہران تفاسیر قرآنی اور احادیث نبوی مخفی اور محتجب نرہی کہ لفظ آمین کا جو کہ بعد ولا الضالین کی کہتی ہین دعا ہی چنانچہ بس سی بہتر ہی کیونکہ دعا موسی اور آمین ہارون کو اللہ تعالی نے کما فی الجلالین دعا علیہم وامن ہارون علی دعائہ قال اللہ تعالی قد اجیبت دعوتکما پس اس آیت سی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہین سی ہے اور اخفاء اسکا اولی ہی جیسا کہ کہا ہی صاحب تفسیر مدارک نی کان موسی علیہ السلام یدعو وہارون یومن فثبت ان التامین دعاء فکان اخفاؤہ اولی انتہی ما فی المدارک اور دوسری جاہی تفسیر سورہ فاتحہ مین صاحب مدارک نے لکھا ہی کہ آمین قران مین سی نہین ہی وقال علیہ السلام لقننی جبریل امین عند فراغی من قرأۃ الفاتحۃ الکتاب وقال انہ کالختم علی الکتاب و امین من القران بدلیل انہ لم یثبت فی المصاحف مدارک اور یہی کہا ہی صاحب

معالم التنزیل نے کہ آمین دعا ہے اجیبت دعوتکما انما نسب الیہما والدعا
کان من موسیٰ لانہ روی ان موسیٰ کان یدعوا وھارون یومن والتامین دعاء
اور اسی طرح سے کہا ہے صاحب تفسیر حسینی نے بھی اور کہا علماؤں نے کہ آمین دعا ہے
جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہے اور اسی سبب سے کہ آمین قرآن میں سے نہیں ہے
کتابت بھی آمین کی قرآن میں درست نہیں ہے اور نہ جیسا کہ کوئی لکھتا ہے جس حکیم
یہہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ اصل دعا میں اخفا ہے یعنی
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں
فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ ای سرا پس کلام الٰہی سے آہستہ کہنا آمین کا
ثابت ہوا نہ کہ پکار کے کیونکہ آیت مطلق ہے چاہیے دعا بیرون نماز ہو اور چاہے اندرون
نماز پس حسب قاعدہ اصول فقہ مطلق اوپر اطلاق اپنے کے عمل کریگا تا وقتیکہ تخصیص اس
مثل آیت وحدیث متواتر ——— وحدیث مشہور نہ پائی جاوے اور تخصیص
آمین کی کسی آیت یا حدیث مشہور سے نہیں پائی گئی پس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون
نماز کے آہستہ سے کہنا چاہیے جیسا کہ کہا ہے ملا علی قاری نے قلت مع ان الاصل
فی الدعاء بقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ الخ الاخفا ولا شک ان امین دعاء
ولان امین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیہ صوت القرآن کما انہ
لا یجوز کتابتہ فی المصحف ولہذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ لکونہ لیس من القرآن مرقات
مختصرا یعنی اصل دعا میں اخفا ہے اور بے شک کہ آمین دعا ہے پس آمین میں بھی
اخفا چاہیے اور دلیل دوسری یہہ کہ آمین بالاجماع قرآن میں سے نہیں ہے تو لائق
نہیں ہے کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کے ہو اسی واسطے اجماع ہے اس امر پر کہ

کہ اعوذ کو آہستہ سے پڑھے کیونکہ قرآن میں سے نہیں ہے پس ثابت ہوا کلام الٰہی سے کہ آمین کو

آہستہ سے کہے جیسا کہ احادیث نبوی موید اس امر کی ہین چنانچہ صحیح ترمذی مین وائل بن

حجر سے صحیح حدیث آئی ہے عن وائل بن حجر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب

علیہم ولا الضالین امین وخفض بہا صوتہ رواہ الترمذی یعنی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے بعد ولا الضالین کے آمین کو آہستہ سے کہا اور اس حدیث کو احمد اور ابو داود

اور طیالسی اور ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسانید مین اور طبرانی نے بیچ معجم اپنی کے اور

دارقطنی نے اپنی سنن مین اور حاکم نے اپنی مستدرک مین نقل کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے

کہ یہ حدیث صحیح ہے عینی شرح بخاری مختصرا اور مسند ابی حنیفہ مین بروایت ابراہیم

آیا ہے کہ چار چیزیں کو آہستہ سے نماز مین کہا جاتا ہے سبحانک اللہم اور اعوذ اور

بسم اللہ اور آمین عن حماد عن ابراہیم قال اربع یخافت بہن الامام

سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعوذ من الشیطان وبسم اللہ

الرحمن الرحیم وامین مسند ابی حنیفہ للحارثی اور محمد بن الحسن نے بیچ اپنی

کتاب الآثار مین اسکو نقل کیا ہے اور طبری نے تہذیب الآثار مین حدیث نقل کی

ہے کہ عمر و علی رضی اللہ تعالی عنہما آمین کو پکار کے نہ کہتے تھے بلکہ آہستہ سے کہتے تھے

حدثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید بن ابی وائل قال لم یکن عمر و علی رضی

اللہ تعالی عنہما یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بامین عینی ماسوا اسکی

حدیث سکتہ کی جو کہ صحیح ترمذی اور سنن ابی داود مین روایۃ سمرۃ بن جندب سے آئی ہے

صاف دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ولا الضالین کی آمین آہستہ سے

کہتے تھے عن سمرۃ قال سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکر

ذلك عمران بن حصين قال حفظنا السكتة فكتبنا الى ابي بن كعب بالمدينة فكتب الي
ان حفظ سمرة قال سعيد فقلنا لقتادة ما هاتان السكتتان قال اذا دخل في صلوته
واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد ذلك واذا قرأ ولا الضالين رواه الترمذي
وابوداود پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ بعد ولا الضالین کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سکتہ کرتے تھے اور اوسمیں آمین کو آہستہ سے کہتے تھے جیسا کہ کہا ہے طیبی نے
قال الطیبی والاظهر ان السكتة الاولى للثناء والثانية للتامين انتہی مرقات پس ثابت ہوا
آیت قرآنی اور احادیث نبوی سے کہ آمین کو آہستہ سے کہیں پکار کر نہ کہیں اور جو شخص
کہ پکار کر آمین کو کہتے ہیں اونکی واسطے کوئی دلیل قوی آیت قرآنی یا احادیث نبوی
علیہ الصلوۃ والسلام سے نزدیک فقیر کے نہیں پائی جاتی کیونکہ جہر بالامین میں صراحۃ
فقط دو حدیثیں صحاح ستہ میں پائی جاتی ہیں حالانکہ یہ ہر دو حدیث مجروح
اور معلل ہیں اور مخالف آیت قرآنی کی اور جو کہ اس قسم کی حدیثیں ہوں اوپر
عمل کرنا اور اوس سے مسئلہ نکالنا نزدیک ماہران احادیث اور تفاسیر اور
اصول کی ممنوع ہے اون میں سے ایک حدیث وائل بن حجر کی ہے حدثنا
بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان عن سلمة بن كهيل
عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير
المغضوب عليهم ولا الضالين وقال امين ومد بها صوته رواه الترمذي اور
ابوداود میں بجای ومد بها صوته کے رفع بها صوته آیا ہے حدثنا محمد بن کثیر
انا سفيان عن سلمة عن حجر ابي العنبس الحضرمي عن وائل بن حجر قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا قرأ ولا الضالين قال آمين ورفع بها صوته رواه ابوداود

اور ایک روایت مین ابو داؤد کی جو کہ وائل بن حجر سے کی ہی اس طرح سے آیا ہی حدثنا
مخلد بن خالد الشعیری نا ابن نمیر نا علی بن صالح عن سلمة ابن کهیل عن حجر بن
عنبس عن وائل بن حجر انه صلی خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فجهر بامین الحدیث
اور سنن ابن ماجه مین جو وائل بن حجر سے روایت آئی ہی وہ اس طرح سے ہے حدثنا محمد بن
الصباح وعمار بن خالد الواسطی قالا حدثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی اسحق عن عبد الجبار
بن وائل عن ابیه قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم فلما قال ولا الضالین قال
امین فسمعناها منه رواه ابن ماجه اور دوسری حدیث ابی ہریرہ کی ہی جس مین کہ
راوی بشر بن رافع ضعیف ہی حدثنا نصر بن علی نا صفوان ابن عیسی عن بشر بن
رافع عن ابی عبد الله بن عم ابی ہریرة عن ابی ہریرة رضی الله تعالی عنه قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیهم ولا الضالین
قال امین حتی یسمع من یلیه من الصف الاول رواه ابو داؤد اور ابن ماجه مین یہی حدیث
اس طرح سے آئی ہی حدثنا محمد بن بشار حدثنا صفوان بن عیسی حدثنا بشر بن رافع
عن ابی عبد الله بن عم ابی ہریرة عن ابی ہریرة قال ترک الناس التامین وکان رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال آمین حتی
یسمعها اهل الصف الاول فیرتج بها المسجد رواه ابن ماجه سوا ان دو حدیثون
کی جو کہ باسناد مختلفہ آئی ہین اور کوئی حدیث صراحۃ جہر بالآمین مین صحاح ستہ
کی اندر موجود نہین ہین اور یہ سب ضعیف او معلول ہین انپر عمل کرنا درست نہین ہے
یعنی ممنوع ہی کہ احکام حلال اور حرام وغیرہ کی احادیث ضعیفہ سے نکالے
جاوین ولیکن مواعظ او قصص مین بیان کرنا کچھ مضایقہ نہین ہی جیسا کہ

55

کہا ہی سید شریف جرجانی نے اپنی رسالہ اصول حدیث مین ویجوز عند العلماء التساہل فی اسانید الضعیف دون الموضوع من غیر بیان ضعفہ فی المواعظ والقصص وفضائل الاعمال لا فی صفات اللہ تعالی واحکام الحلال والحرام انتہی اور اسی طرح سی ہی اصول فقہ مین اور وجہ ضعف اور معلول کی یہہ ہین کہ حدیث ابی ہریرہ کی جو کہ ابوداود اور ابن ماجہ مین ساتھہ روایت بشر بن رافع کی آئی ہی وہ ضعیف ہی کیونکہ بشر بن رافع ضعیف ہی جیسا کہ کہا ہی تقریب التہذیب مین بلکہ یہہ حدیث قریب موضوع کے ہے کیونکہ گونجنا مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف عقل کی ہی اسواسطی کہ مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پختہ نہ تھی بلکہ درختوں کھجور کی بنی ہوئی تھی تھم اوسکے درخت کھجور کی تھی اور چھت اوسکی ٹہنیوں اور پتی کھجور کی بنی ہوئی تھی جیسا کہ حدیث صحیحین وغیرہ مین آیا ہی عن ابی سعید الخدری قال وکان المسجد علی عریش مختصر الحدیث و صحیح مسلم مین اس طرح سی آئی ہے قال ابو سعید الخدری وجاءت سحابۃ فمطرنا حتی سال سقف المسجد وکان من جرید النخل الحدیث اسی طرح سے کہا ہی شارحین نے وکان سقف مسجدہ فی زمانہ من اغصان النخل انتہی اور یہہ امر عند العقل اظہر من الشمس ہے کہ گونجنا مسجد کا پختہ گنبد دار مین ہو سکتا ہی نہ کہ اوس مسجد مین جسکی چھت پتون سی بنی ہوئی ہوا سواسطی کہ ہوا ایسی چھت مین روک نہین سکتی اور دوسری یہہ کہ مضمون حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کی آمین کہی پس کیونکر عقل مین آسکتا ہی کہ فقط ایک آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسی مسجد کہ سقف اوسکی پتون سی ہو گونج پڑے اور فقط اہل صف اول ہی کی سنین اور دوسری صف والی نہ سنین اور جو حدیث

کہ مخالف عقل صریح کی ہو وہ بہی موضوع ہوتی ہی جیسا کہ نخبۃ الفکر مین کہا ہے

و من باب اقسام موضوع او صریح العقل حیث لا یقبل شی من ذلک التاویل نخبۃ الفکر

اور دوسری یہہ کہ حدیث ہذا مدرج ہے کہ قول فرتج بہا المسجد کا حدیث ابی ہریرہ

سی ہنین ہی بلکہ یحیی کی راوی نی اسکو زیادہ کیا ہی کیونکہ ایک ہی حدیث ہی کہ

ابو داؤد کی روایت مین کلمہ فیرتج ہنین ہی اور ابن ماجہ مین یہہ کلمہ زیادہ آیا کہ مخالف

عقل صریح کی ہی اور دیگر احادیث کی بہی مخالف ہی اور تیسری یہہ کہ حدیث مین

اضطراب واقع ہی جو کہ یہہ حدیث ابو داؤد مین بروایت نضر بن علی آئی ہی اوسمین یہہ

کلمہ ہی حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول اور ابن ماجہ مین جو بروایۃ محمد بن بشار

آئی ہی اوس مین کلمہ من یلیہا ہنین بجای اوسکی اخیر مین فیرتج بہا المسجد الحق

کیا ہی جو کہ عقلا و نقلا بی معنی ہی غرض کہ اس حدیث ابی ہریرہ پر بباعث ضعیف

ہونی سندکی اور بجہت وجوہ بالا کسی طور پر عمل درست ہنین ہی باقی رہی ایک حدیث

وائل بن حجر کی وہ بہی قابل سند و عمل کی ہنین ہی کیونکہ وہ اسناد حدیث وائل

بن حجر کی جو کہ ابن ماجہ مین آئی ہی منقطع ہے کیونکہ عبد الجبار اپنی باپ سی مرسل

بیان کرتا ہی عبد الجبار بن وائل ثقۃ لکنہ ارسل عن ابیہ تقریب اور یہہ حدیث

مدلس بی ہی کیونکہ جب سماعت عبد الجبار کی اپنی باپ سی ثابت ہنوئی اور ساتہہ

عن کی روایت کی ہی پس یہی امر موجب مدلس کا ہی شاید کہ عبد الجبار نے

اپنی شیخ کو بباعث کسی جرح کی چہوڑ دیا اور اپنی باپ کی طرف نسبت حدیث

کی کی تدلیس و اخفی علیہ و اما فی الاسناد ہو ان یروی من لقیہ او عاصرہ

ما لم یسمعہ منہ علی سبیل یوہم انہ سمعہ منہ فمن حقہ ان لا یقول حدثنا

بن یقول قال فلان و عن فلان و نحو السید الشریف اور یہہ قسم مردود سی ہی پس
عمل کرنا اس پر جائز نہیں اور سوا اسکی ابو بکر بن عیاش راوی اس حدیث کو یاد داشت
حدیث کی خوب نہین ہی ابو بکر بن عیاش مما کبر ساء حفظہ تقریب پس
بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا حدیث وائل بن حجر کی ساتہہ اس اسناد کی
قابل حجت کی نہی اور نہ اس پر عمل کرنا درست ہوا اور جو کہ یہہ
حدیث وائل بن حجر کی ابو داؤد مین ساتہہ روایت علی بن صالح کے
آئی ہی وہ بہی مضطرب اور ضعیف ہی کیونکہ علی بن صالح غیر معروف ہے
اور ابو داؤد مین جو کہ حدیث بروایت مخلد بن خالد آئی ہی اوس مین
عبد اللہ بن نمیر نی علی بن صالح سی اور راوی نی سلمہ سی روایت کی ہی اور
ترمذی مین جو یہہ حدیث آئی ہی اوس مین بجای علی بن صالح کے
العلاء بن صالح ہی یعنی عبد اللہ بن نمیر عن العلاء بن صالح سی اور راوی نی
سلمہ سی روایت کی پس معلوم نہین کہ العلاء بن صالح صحیح ہے یا علی بن صالح
اور العلاء بن صالح وہمی ہی جیسا کہ کما تقریب مین علاء بن صالح الاسدی
کہ اوہام ہیں پس یہہ طریق حدیث کا بہی قابل حجت کی نہ ہا اور نہی حدیث
وائل بن حجر کی جو کہ ابو داؤد مین بروایت محمد بن کثیر آئی ہی وہ بہی
ضعیف اور مدلس ہی کیونکہ محمد بن کثیر راوی اس حدیث کا ضعیف ہے
جیسا کہ گیا تقریب مین محمد بن کثیر ضعیف اور سفیان راوی اس حدیث کا
مدلس ہی کما فی التقریب پس یہہ بہی سند قابل حجت کی نہی کیونکہ
یہہ سب قسمین مردود مین سی ہین ثابت رہی وہ سند حدیث وائل بن حجر کی

کہ مخالف عقل صریح کی ہو وہ بہی موضوع ہوتی ہی جیسا کہ نخبۃ الفکر مین کہا ہے

درباب اقسام موضوع او صریح العقل حیث لا یقبل شی من ذلک التاویل نخبۃ الفکر

اور دوسری یہہ کہ حدیث ہذا مدرج ہے کہ قول فرتج بہا المسجد کا حدیث ابی ہریرہ

سی ہنین ہی بلکہ یحیی کی راوی نی اسکو زیادہ کیا ہی کیونکہ ایک ہی حدیث ہی کہ

ابو داؤد کی روایت مین کلمہ فیرتج ہنین ہی اور ابن ماجہ مین یہہ کلمہ زیادہ آیا کہ مخالف

عقل صریح کی ہی اور دیگر احادیث کی بہی مخالف ہی اور تیسری یہہ کہ حدیث مین

اضطراب واقع ہی جو کہ یہہ حدیث ابو داؤد مین بروایت نصر بن علی آئی ہی جسمین یہہ

کلمہ ہی حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول اور ابن ماجہ مین جو بروایۃ محمد بن بشار

آئی ہی اوس مین کلمہ من یلیہا ہنین بجای اوسکی اخیر مین فیرتج بہا المسجد لاحق

کیا ہی جو کہ عقلا او نقلا بی معنی ہی غرض کہ اس حدیث ابی ہریرہ پر بباعث ضعیف

ہونی سندکے او بجہت وجوہ بالا کسی طور پر عمل درست ہنین ہی باقی رہی ایک حدیث

وائل بن حجر کی وہ بہی قابل سند او عمل کی ہنین ہی کیونکہ وہ اسناد حدیث وائل

بن حجر کی جو کہ ابن ماجہ مین آئی ہی منقطع ہے کیونکہ عبد الجبار اپنی باپ سی مرسل

بیان کرتا ہی عبد الجبار بن وائل ثقۃ لکنہ ارسل عن ابیہ تقریب اور یہہ حدیث

مدلس بہی ہی کیونکہ جب سماعت عبد الجبار کی اپنی باپ سی ثابت ہنوئی اور یسا تہہ

عن کی روایت کی ہی پس یہی امر موجب تدلیس کا ہی شاید کہ عبد الجبار نے

اپنی شیخ کو بباعث کسی جرح کی چہوڑ دیا اور اپنی باپ کی طرف نسبت حدیث

کی کی التدلیس وقد اختفی علیہ ما فی الاسناد وہو ان یروی من لقیہ او عاصرہ

ما لم یسمعہ منہ علی سبیل یوہم انہ سمعہ منہ فمن حقہ ان لا یقول حدثنا

بل يقول اقال فلان وعن فلان ونحو السيد الشريف اور یہہ قسم مردود سی ہی پس
عمل کرنا اس پر جائز نہیں اور ماسوا اسکی ابو بکر بن عیاش راوی اس حدیث کو یاد داشت
حدیث کی خوب نہین ہی ابو بکر بن عیاش بما کبر سار حفظہ تقریب پس
بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا حدیث وائل بن حجر کی ساتھہ اس اسناد کی
قابل حجت کی نہی اور نہ اس پر عمل کرنا درست ہوا اور جو کہ یہہ
حدیث وائل بن حجر کی ابو داؤد مین ساتھہ روایت علی بن صالح کے
آئی ہی وہ بہی مضطرب اور ضعیف ہی کیونکہ علی بن صالح غیر معروف ہے
اور ابو داؤد مین جو کہ حدیث بروایت مخلد بن خالد آئی ہی اوس مین
عبد اللہ بن نمیر نی علی بن صالح سی اور اونسی سلمہ سی روایت کی ہی اور
ترمذی مین جو یہہ حدیث آئی ہی اوس مین بجای علی بن صالح کے
العلاء بن صالح ہی یعنی عبد اللہ بن نمیر نی العلاء بن صالح سی اور اونسی
سلمہ سی روایت کی پس معلوم نہین کہ العلاء بن صالح صحیح ہے یا علی بن صالح
اور العلاء بن صالح وہمی ہی جیسا کہ کما تقریب مین علاء بن صالح الاسدی
کہ اوہام پس یہہ طریق حدیث کا بہی قابل حجت کی نہ ہوا اور نہی حدیث
وائل بن حجر کی جو کہ ابو داؤد مین بروایت محمد بن کثیر آئی ہی وہ بہی
ضعیف اور مدلس ہی کیونکہ محمد بن کثیر راوی اس حدیث کا ضعیف ہے
جیسا کہ گیا تقریب مین محمد بن کثیر ضعیف اور سفیان راوی اس حدیث کا
مدلس ہی کما فی التقریب پس یہہ بہی سند قابل حجت کی نہی کیونکہ
یہہ سب قسمین مردود مین سی ہین ثابت رہی وہ سند حدیث وائل بن حجر کی

جو کہ ترمذی مین ساتھہ روایت سفیان کی آئی ہی اور اوس مین کلمہ مدبہا
صوتہ کا ہی وہ بہی مدلس اور منقطع ہی کیونکہ سفیان مدلس ہی جیسا کہ کہا تقریب
مین پس سفیان نی بجای خفض بہا صوتہ کی مد بہا صوتہ کہا اور منقطع اسواسطے
ہی کہ سفیان کو سلمہ سی اس حدیث کی سماعت نہین ہو پہنچی کیونکہ سفیان نی سلمہ
سی ساتھہ عن کی روایت کی ہی اگرچہ حدیث عنعنہ کی ہم معاصرین محمول
اوپر سماع کی ہوتی ہی مگر مدلس جو حدیث ساتھہ عن کی روایت کری وہ سماعت
پر حمل نہین کی جاتی ہی وعنعنة المعاصر محمول علی السماع الا من مدلس فانہا
لیست محمولة علی السماع نخبة الفکر پس یہہ بہی سند حدیث وایل بن حجر کی
قابل حجت کی نرہی کیونکہ حدیث مدلس قابل حجت کی نہین جس مین خفض بہا صوتہ
مذکور ہی کہ پہلی اسکی گذری کیونکہ شعبہ سفیان سی اعلی درجہ کا ہی شعبة
ثقة حافظ متقن کان ثوری یقول ہو امیر المومنین فی الحدیث وکان عابدا
تقریب سفیان ثقة حافظ فقیہ امام حجة وکان ربما دلس تقریب اور سوا
اسکی یہہ حدیث اول ہی کیونکہ معنی مد بہا صوتہ کی یہہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی تعلیم صحابہ کے ہمزہ آمین کو مد سی کہا تاکہ معلوم ہو صحابہ
کو کہ آمین مین مد ہی نہ کہ قصر جیسا کہ آمین بقصر ہمزہ سی بہی آیا ہی پس ثابت
ہوا کہ جمیع طرق حدیث جہر بالآمین کی مجروح اور معلل ہین کہ اون پر عمل کرنا
درست نہین ہی کیونکہ اقسام مردودہ مین سی ہین چنانچہ بر ماہران اصول احادیث
مخفی اور محجب نہین پس جبکہ کوئی حدیث جہر بآمین کی صحت کو نہ پہنچی تو باقی
رہا عمل آیت کریمہ کا کہ اخفا ہی پس ثابت ہوا کہ آمین کو آہستہ سے کہنا چاہیے

اور اگر بالفرض والتقدیر کسی حدیث کو ان مین سی صحیح بھی مانا جاوی تو بھی ایت
کی ہوتی خبر واحد پر عمل کرنا درست نہین ہی کیونکہ آیت کریمہ وادعوا ربکم تضرعا
وخفیہ الخ مثبت ہی اس امر کو کہ آمین آہستہ سی کہنی چاہئی اور خبر واحد
مظہر ہوتی اس کو کہ آمین جہر سی کہنی چاہئی اور کتب اصول فقہ سی ظاہر اور ثابت ہی
کہ خبر واحد ناسخ آیہ قرآنی قطعی الدلالۃ کی نہین ہوسکتی پس اس خبر واحد سے
کہ مظہر جہر کی ہی مدلول آیت کا کہ اخفا آمین ہی باطل نہین ہوسکتا اور نہ اس
آیت اور حدیث مین تعارض ہوسکتا ہی کیونکہ تعارض مساوی دلائل مین کہ
ایک کو دوسری پر ترجیح نہ ہوتا ہی فرکن المعارضۃ تقابل الحجتین علی السواء لا
مزیۃ لاحدہما علی الاخر فی الذات والصفۃ نی الا تو اور آیۃ کریمہ کو ترجیح ہے اوپر
59 احادیث کی تا وقتیکہ آیت پر عمل ہو سکی حدیث پر عمل کرنا باین طور کہ مخالف حکم آیت
کی ہو ممنوع ہی کما فی کتب الاصول اور زیادتی لینی ہی حکم خبر واحد کی اوپر حکم
آیت کی نسخ ہی اور خبر واحد مخصص عموم آیت قرآنی کو بھی نہین ہوتی جیسا کہ کتب
اصول فقہ سی ثابت ہی پس اب ضرور ہوا تطبیق دینا حدیث اور آیت مین باین طور
کہ حکم آیت کا باقی رہی اور باطل نہو اور وہ اس طرح سی ہی کہ احادیث سکتہ سے
ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل شروع فاتحہ اور بعد ولا الضالین
کی سکوت فرماتی تھی پس واسطی اطلاع اور تعلیم صحابہ کی ایک دو بار آمین کو اس طرح
سی کہا تا کہ صحابہ کو معلوم ہو کہ بعد ولا الضالین کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حالت سکوت مین آمین کو کہتی ہین جیسا کہ سیاق حدیث کا دلالت کرتا ہے
باین وجہ کہ اہل صف اول کی سنتے تھے نہ کہ صف دوم والے جیسا کہ سمجھی اسکی

آمین کو [illegible] سیاق حدیث کا صاف دلالت کرتا ہی کہ جب امام آہستہ
سی آمین [illegible] کہی تو مقتدی بھی آہستہ سی آمین کہین مثل کہنی
ملائکہ کی کیونکہ موافقت [illegible] کی آمین مین اسوقت ہوسکتی ہی جبکہ مقتدی بھی آہستہ
سی کہین جیساکہ ملائکہ آہستہ سی آمین کہتی ہین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من
وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ البخاری پس نزد فقیر کے ثابت
و تحقیق ہوا کہ واسطی جہر آمین کی کوئی دلیل صحاح ستہ اور آیۃ قرآنی سی نہین پائی جاتی
اور واسطی آہستہ [illegible] آمین کی آیۃ قرآنی صاف دال ہی پس آمین کو آہستہ کہنا نمازمین
[illegible] اور مقتدی کو اولی اور انسب موافق سنت اور حکم الہی کی ہی فافہم ولا تجادل
[illegible] اللہ یحب المعتدین وما علینا الا البلاغ المبین وھو الموفق و
[illegible] اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ والباطل باطلا
[illegible] شیخ رحیم بخش دہلوی الملقب بہ محمد مسعود شاہ نقشبندی

رحیم بخش محمد مسعود شاہ

[illegible] ہجری

محمد قطب الدین عبدہ

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدین

فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد

محمد عبد القادر

اصاب من اجاب واجاب من اصاب

محمد منصور علی

محمد شاہ

والجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ اعلم وعلمہ احکم

تمت

محمد کریم اللہ

الکتاب

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی صبح و شام یہ آیات سات سات
بار پڑھے کفایت کرتا ہے اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکی کو حسبی اللہ
لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار پڑھا کفایت کرتا ہے ہر چیز سے یعنی دفع کرتا
ہے ہر برائی کو اور ایسے ہی صبح و شام کو اس اعوذ کا پڑھنا محفوظ رکھتا ہے ہر موذی
جانور سے اور ایسے ہی جو کوئی منزل پر اوترکے یہہ پڑھے تو نہیں ضرر کرتی کوئی
چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ یہہ ہے اعوذ باللہ بکلمات اللہ التامات من شر
ما خلق اور فرمایا کہ جو کوئی منزل پر اس اعوذ کو تین بار پڑھے ان تین آیتوں آخر سورہ
حشر کے ایکبار پڑھتا ہی صبح کو متعین کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر ستر ہزار فرشتے ٦٢
کہ دعا بخشش کرتے ہیں شام تک و اگر اوس دن مرتا ہی شہید مرتا ہے اور جو
کوئی شام کو پڑھتا ہے یہی درجہ پاتا ہے وہ اعوذ یہہ ہے اعوذ باللہ السمیع العلیم من
الشیطان الرجیم اور آیتیں یہ ہیں هو الله الذي لا اله الا هو الملك
القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله
عما يشركون هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح
له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم اور فرمایا ہے کہ جو کوئی
آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدا سورہ غافر کی پڑھتا ہے صبح کو محفوظ رہتا ہے یعنی سبب بلیات
اور شیطانوں سے بسبب برکت انکی کے شام تک اور جو شام کو پڑھتا ہی صبح تک
محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے آیۃ الکرسی مشہور ہے اور آیۃ ابتدا غافر
کی یہہ ہے حم تنزيل الكتاب من الله العزيز العليم غافر الذنب وقابل

وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا هو الیه المصیر اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھیگا اوسکو
ثواب مانند سو حج کرنیوالے کی اور جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑھے ہوگا اوسی ثواب مانند
ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑے جہاد کے لیئے دیئے یا فرمایا اس مضمون کی جگہہ یہہ کہ سو جہاد کیئے اور
جو لا الٰہ الا اللہ پڑھے صبح و شام سو سو بار ہوگا ثواب مانند ثواب سو غلام آزاد کرنیوالے کی کہ
وہ غلام اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیسی ہوں اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہیں ہوگا
کوئی بہتر عمل میں اوس دن اوس شخص سے لیکن وہ کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ
اسسے پڑھے یعنی وہ افضل اوس سے ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص یہہ کلمہ پڑھے بعد نماز صبح کے اور مغرب کے
ہیئت نماز بیٹھے ہوئی پہلی کلام کرنیکے اور پہرنیکے نماز سے دس دس بار لکھی جاتی ہیں اوسکے
لیئے بدلے ہر کلمہ دس نیکیاں اور مٹا جاتی ہیں دس برائیاں اور بلند کیئے جاتی ہیں اوسکے
لیئے دس درجے اور اوس دن رات میں پناہ میں رہتا ہے ہر امر بری سے اور محفوظ رہتا ہے شیطان سے
اور نہیں پہنچتا ہے کسی گناہ کو کہ لاحق ہوا اوسکے پیچھے اور ہلاک اور فضول کرتے اوسکو اوس دن
راتمیں یعنی بسبب توفیق استغفار کے معاف کردیگا سوای شرک کے یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک
کردیگا اور ہوتا ہے سب لوگوں بہتر اعمال میں مگر جو کوئی زیادہ اوس سے پڑھے اور نسائی کی
ایک روایت میں آیا ہے کہ عوض ہر کلمہ کے ثواب آزاد کرنے ایک غلام کا ہوتا ہے کلمہ یہہ ہے لا الٰہ الا اللہ
وحده لا شریک له له الملک وله الحمد بیده الخیر یحیی و یمیت وهو علی کل شیء
قدیر اور دس بار درود صبح و شام پڑھے کہ بہت فضیلت آئی ہے اوسکی اور سات بار صبح و شام کو
اللهم اجرنی من النار پڑھے تو پناہ میں رہتا ہے آگ جہنم سے بعد مرنیکے اور صبح و شام کو پڑھا کرے الحمد
سورہ فاتحہ سورہ سجدہ سورہ ملک سورہ دخان اور آیتیں آخر حشر کی بہت فضیلتیں انکی آئی ہیں اور دین
دنیا کی حاجتوں کے لیئے مفید ہے جو چاہے کہ ظفر جلیل [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱		متنازفی	متنازع فیہ
۳	۱۸	بس واسطی	پس بعد واسطی
۵	۵	من سواد	من السواد
ایضاً	۷	اربعہ کی مصلحت	اربعہ پر مصلحت
ایضاً	۱۰	مخالف ہے اہل	مخالف اجماع اہل
ایضاً	۱۴	وتقدتابعوھم	وتقدم تابعوھم
۶	۳	احمد حنبل	احمد بن حنبل
ایضاً	۱۰	ہوتی وہ	ہوتی ہی وہ
ایضاً	۱۶	سیرو!	سیروا
ایضاً	۱۹	تقلید	تقیید
۷	۱	منہاج اصول	منہاج الاصول
ایضاً	۷	استنباط کیے	استنباط کے
ایضاً	۱۱	تقلید مطلق	تقیید مطلق
ایضاً	۱۵	البعض	بعض
۸	۳	جمع کیا	جمع کیے
ایضاً	۹	تقلید بغیر ان کے	تقلید غیر
۹	۱۵	کیونکہ امام	کیونکہ کوئی امام
۱۰	۲	بہ مواطن	بہ فی موطن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۹	قال رسول	قال جمع رسول
۱۱	۲	لایخرج	لایحرج
ایضاً	۸	غیرہ خوف	عنیرہ خوف
ایضاً	۱۲	بعد ازاں چھ	بعد ازاں تکبیر جاری ہو پھر
ایضاً	۱۳	[illegible]	احادیث صحیحہ کے آخر
ایضاً	۱۴	لیوم	لیوم یستطر
۱۲	۱	عایشہ قال	عایشہ قالت
ایضاً	۱۶	احمد حنبل	احمد بن حنبل
۱۳	۱۹	پس عمل نماز	پس بعد نماز
۱۴	۷	ائمہ ثلثہ	ائمہ ثلثہ
ایضاً	۱۸	اربعہ کا کل	اربعہ کی کل
۱۵	۶	مذہب ائمہ	مذاہب ائمہ
ایضاً	۹	گذارا	گذارد
ایضاً	۱۰	دفضلا آفات	مفضلا ثقات
ایضاً	۱۱	روایات روایت آئندہ	روایات آئندہ
ایضاً	۱۳	کل کی ائمہ اربعہ	کل ائمہ اربعہ کے
ایضاً	۱۷	مقتضیہ کی مقتضی	مقتضیہ کی مقتضی
۱۶	۱۱	مقتدی مذہب	مقتدی مذہب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٧	١٢	وتر البحر	وتر البحر
ایضا	ایضا	جحتوا	جنحوا
ایضا	١٣	قواعد مذہب	قواعد المذاہب
ایضا	١٤	ہذا المعتمد	ہذا ہو المعتمد
ایضا	ایضا	جحنوا	جنحوا
ایضا	١٨	رای المقتدی	رای المقتدے
١٨	٧	اوہ سوقت	اوس وقت
ایضا	٩	یزعم فیہ	یزعم منہ
ایضا	١١	من الخارج	من الخارج
ایضا	١٢	الامام القبلۃ	الامام الی القبلۃ
ایضا	ایضا	ولا یتحرف انحرافا	ولا ینحرف انحرافا
ایضا	١٣	لفوکٹ	لفرک
ایضا	١٤	یراعی التوتیب	یراعی الترتیب
١٨	١٧	باآن طور	باین طور
ایضا	١٩	کھڑا ہوا	کھڑا ہو
١٩	٩	منی	من المنی
ایضا	١٠	الاوقت ادوان	الاوقتا دونہ
٢١	٤	الکافی باب	الکافی فی باب
٢٢	٢	شرح الکتز	شرح الکنز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٣	١	بجد	یجب
ایضا	٨	الاعتقاد	لاعتقاد
ایضا	١٥	الشافعی	شافعی
٢٤	١	اورجان الخ مکرر	صحیح فقط یکجا
ایضا	١٢	اقتدا آگیا	اقتدا کیا
٢٦	٧	کہ متحقق	کہ نہ متحقق
٢٨	٨	جحنوا	جنحوا
٣١	٩	فلو ولا	فلو یصح ولا
ایضا	ایضا	بل الصافی	بل الصلوۃ
٣٢	١٨	لوح امدائے	نوح افندی
ایضا	١٩	الخلاف المدام	الخلاف المدام
٣٣	١	اتفاق	اتفاقا
ایضا	٩	مین ہیو	مین ہو
٣٤	١٨	فی شرح الکنز مکرر	فی شرح الکنز یکجا
٣٥	٧	الی وحد	الی التفرد
٣٦	٥	اولی ہی ساقطہ	اولی ہی اولیستی ساقطہ
ایضا	١٠	اربعہ مین ممنوع	اربعہ مین سی کیونکہ خروج ائمہ اربعہ سی ممنوع
٣٧	١٣	افضل	بفضل
ایضا	١٥	پیزکو	پسینرکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۶	قبیل الاشربه	قبیل کتاب الاشربۃ
ایضا	۹	اعتق وکونه	اعتقد کونه
ایضا	۱۰	مذاهب	مذهب
ایضا	۱۶	سبانات	مباحات
ایضا	۱۷	کرنا مذہب	کرنے مذاہب
۳۹	۱۷	اقوال	احوال
۴۰	۷	اور جبکہ	اور جگہ دوسرے
۴۱	۳	مجتہدین	متبعین
ایضا	۹	مجتہدین	مجتہد معین
ایضا	۱۵	حرافا	خوفا
ایضا	۱۶	لبعض الکتب	لبعض کتب
۴۲	۱	تداہب	کی مذاہب
ایضا	ایضا	فی عبارته	فی ان عبارات
ایضا	۵	الطحاوے	الطحطاوے
ایضا	۶	الطحاوی	الطحطاوی
ایضا	۱۵	وجب	واجب
۴۴	۶	واجب	واجبة
ایضا	۱۴	واجب	واجبة
۴۶	۸	بین دو	معین تجیہ دو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۲	تتفق علیه	متفق علیه
ایضا	برحاشیہ	والی سکے	واحد سکے
۴۹	۱۲	تجرولوے	جزادیوے
۵۰	۱	عباد الدین	بہاؤ الدین
ایضا	۱۱	فی بیان کی الخ	تعالیٰ کی دعا کر کرین کیا کی فدا جلیت
ایضا	۱۷	لفلینی	لقف
ایضا	۱۸	الفاتحة	فاتحة
۵۱	۲	والتابلین	والتابعین
ایضا	۴	اور ایسی	اور اسی
ایضا	۸	تضیرعا	تضرعا
ایضا	۱۴	سخفا	احفا ء
۵۲	۴	الضالین آمین	الضالین قال آمین
ایضا	۱۲	للخازرمی	للخوارزمی
ایضا	۱۵	لم یکن له عمر	لم یکن عمر
۵۳	۱	عمر بن حصیار	عمران بن حصین
ایضا	۲	اسکنتان	السکتات
ایضا	۴	بین اس	بیں اس
ایضا	۶	والاطهر	و الاطہر
۵۵	۴	وه ضعف	وجوه، ضعف

صحیفه	سطر	خطا	صواب
[illegible]	۱۲	رنك	رك
[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۶	تحبة الفكر	نخبة الفكر
[illegible]	۳	الخ متشبث	الخ ... متشبث
	۱۰	الموفق	الموفق
[illegible]	[illegible]	دسيل ...	دسيل ...

[illegible] رساله تحفة العروس [illegible]

[illegible]

[illegible] طبع [illegible]

[illegible] عنقریب

[illegible]